بعہد دولت مہد بندگانعالی متعالی سرکہیار راجہ

دھراج راج راجیندر سرآمد راجہائے ہندوستان

میجر جنرل ہز ہائنیس سری سوائی مادہو سنگھ جی بہادر جی سی ایس آئی - جی سی

آئی ای - جی سی وی او - ایل ایل ڈی - دام قبالہ و اجلالہ

و بزمان مصاحبت آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علیخان

جی بہادر کے سی آئی ای - کے سی وی او - سی ایس آئی - بالقابہ

مجموعہ
ہدایات عدالت دیوانی راج سوائی جے پور
جلد اول

مرتبہ خان بہادر محمد احمد علی خان جی ممبر محکمہ محتشمہ عالیہ

کونسل راج سوائی جے پور صیغہ عدالتین و ریٹائرڈ جج ممالک متحدہ

آگرہ و اودہ و ممبر انڈین لا پورٹ ٹرانسلیشن سوسائٹی

باہتمام رائے بہادر رائے صاحب سیٹھ نور نگ رائے کھیتان

سپرنٹنڈنٹ جیلہائے راج موصوف

بماہ دسمبر ۱۹۱۴ع جیل پریس جے پور میں طبع ہوا

التماس

چونکہ عدالتہائے راج مین کوئی مکمل مجموعۂ ہدایات دیوانی کا موجود نہ تھا۔
لہذا حسب ارشادِ آنریبل نواب ممتازالدولہ سر محمد فیاض علیخان جی بہادر بالقابہ
خاکسار نے یہ مجموعۂ ہدایات دیوانی بڑی جانفشانی وجانکاہی سے عرصۂ زایداز دوسال مین
مرتب کیا ہے۔ جسقدر دِقّت اور محنت اسکی ترتیب مین ہوئی ہے دل ہی جانتا ہے۔ ہدایات کا
کوئی مکمل ذخیرہ عدالت العالیہ کونسل مین موجود نہ تھا۔ اوّلاً کل ہدایات کو دفتر کونسل و دفاتر
عدالت ہائے ماتحت سے فراہم کیا بعدہٗ سعی بلیغ کرکے اونکو مضمون وار ترتیب دیا پھر اون کو
ضابطہ کی شکل مین ڈھالا۔ جو ہدایت کسی دوسری مابعد کی ہدایت سے ترمیم ہوگئی تھی اونکے متعلق
یاد داشت مؤلف نے درج کردی ہے۔ غرضکہ ایک ایسا مجموعہ تیار کیا گیا ہے جسکو عدالت ہائے
راج بآسانی کام مین لاسکتی ہین۔ جہانتک ممکن ہوا کوئی ہدایت فروگذاشت نہین کی گئی۔
دستورالعمل و ہدایت کا حوالہ بقید نمبر و تاریخ دیا گیا ہے۔ جو دو مجموعہ ہدایات منشی حکیم الدین و مہتاب خانجی
کے تھے اون سے کچھ مدد نہین ملی۔ اوّلاً اون مین ہدایات پوری پوری درج نہین ہین
ہدایات کا صرف خلاصہ دیا گیا ہے۔ دوم مضمون وار نہین ہین۔ اگر ایک مضمون کی ہدایت صفحہ ۲۰
پر ہے تو دوسری اوسی مضمون کی صفحہ ۳۰۰ پر ہے۔ غرضکہ یہ دونون مجموعے بیکار ہین۔ خاکسار نے
کل ہدایات ایک مضمون کی ایک جگہ ترتیب وار درج کی ہین تاکہ ایک مکمل مجموعہ ضابطۂ دیوانی کا
جوڈیشل حکام راج کے ہاتھ مین رہے اور تصفیۂ مقدمات مین ہمیشہ پوری پوری مدد ملے۔
لہذا یہ مجموعۂ ہدایات دیوانی من ابتدائے ۱۸۶۳ء لغایت ۱۹۱۴ء بہ امید شرف قبول پیش کیا جاتا
ہے۔ فقط

خاکسار
محمد احمد علی خان جوڈیشل ممبر محکمۂ محتشمۂ عالیۂ کونسل
راج سوائی جیپور
تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین مجموعہ ہدایات عدالت دیوانی

تمام شد

تحصیلدار

ہدایت نمبری ۹۴ مجریہ ۱۹- ستمبر ۱۸۸۶ء و ۱۱- نومبر ۱۸۹۶ء

جملہ تحصیلدار باستثنائے تحصیلداران مقام[91] نظامت بصیغہ عدالت دیوانی ۵۰ روپیہ تک کی مالیت کے مقدمات کی سماعت اور فیصلہ کر سکتے ہین بعلّت عدم ایفائے زر ڈگری ایک ماہ تک مدیون نادہند کو تحصیلدار مقید کر سکتا ہے

مجریہ ۲۱- دسمبر ۱۸۹۶ء

پچاس[92] روپیہ تک کی مالیت کے مقدمات صیغہ دیوانی ہر قسم کے تحصیلدار سماعت کر سکتے ہین۔ بشرطیکہ فریقین یا ایک فریق بھی کاشتکار پیشہ ہو[93]۔

---

[91] تحصیلدار سوائی جیپور کو اختیارات جوڈیشل بذریعہ حکم مورخہ ۲۰- اپریل ۱۹۱۳ء عطا کیے گئے ہین جس سے ہدایت مجریہ ۱۹ ستمبر ۱۸۸۶ء ترمیم ہوئی۔ من مؤلف

[92] بذریعہ اس ہدایت کے ہدایت نمبری ۱۶۵- مورخہ ۳۰- دسمبر ۱۸۹۰ء منسوخ کی گئی جسکا مضمون یہ تھا کہ تاریخ یکم جنوری ۱۸۹۱ء سے تحصیلدار ۵۰ روپیہ تک کے مقدمات عدالت دیوانی ایسے سماعت کیا کرین جنمین کوئی ایک فریق کاشتکار ہو۔ اور جسمین کہ دونون فریق کاشتکار ہون اوس مقدمہ کو گو کہ ۵۰ روپیہ کے اندر ہی ہو تحصیلدار سماعت نہ کیا کرین نظامت مین سماعت ہوا کرین۔ من مؤلف

[93] پہلے پانچ تحصیلدارونکو اختیارات عدالتین بدین غرض عطا کیے گئے تھے کہ رعایائے راج خصوص کاشتکار لوگ چھوٹے چھوٹے مقدمات کے انفصال کیلیے نظامتونمین بفاصلہ دور و دراز تکلیف نہ اٹھاوین اور اونکی کاشتکاری مین ہرج واقع نہو۔ بعدمین اسی منشا سے محض مقدمات عدالت فوجداری کے اختیارات سماعت بذریعہ ہدایت نمبر ۹۴ ۱۸۸۶ء سولہ تحصیلدارونکو اور عطا کیے گئے۔ اور تمین مقدمات صیغہ دیوانی ۵۰ روپیہ تک کی مالیت کی سماعت کی اجازت بلا کسی قید کاشتکار وغیرہ کے دیگئی۔ زان بعد صیغہ کلکٹری مین یہ بات دریافت ہوئی کہ تحصیلدار کل رعایائے غیر کاشتکار کے مقدمات بھی کہ جنمین ایک فریق بھی کاشتکار نہین ہے سماعت کرتے ہین جس سے ہرج کار سرکار صیغہ کلکٹری کا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہدایت نمبری ۱۶۵ ۱۸۹۰ء جاری کی گئی کہ ابتدائے یکم جنوری ۱۸۹۱ء سے تحصیلدار پچاس روپیہ تک کے مقدمات عدالت دیوانی ایسے سماعت کیا کرین جنمیں ایک فریق کاشتکار ہو۔ اور جسمین کہ دونون فریق کاشتکار نہون اوس مقدمہ کو گو ۵۰ روپیہ تک کے اندر ہی ہو تحصیل مین سماعت نہ کرین۔ نظامت مین سماعت ہوا کرین۔ ناظم گنگاپور نے بروقت دورہ کارروائی تحصیل ہنڈون پر اعتراض کیا اور تحصیلدار نے جواب دیا کہ گو مدعی قوم سے مہاجن ہے مگر زیادہ تر وجہ معاش (باقی نوٹ بصفحہ آیندہ)

مجریہ ۸ جنوری ۱۹۰۳ء	پچاس روپیہ تک کے مقدمات جائداد غیر منقولہ کی سماعت تحصیلدار کرسکتے ہین مگر جن دعاوی کی رسوم مشخص نہین ہوسکتی اور بالمقطع دو روپیہ کے اسٹامپ پر سماعت ہوسکتی ہین مثلاً طلاق۔ چھٹکارہ۔ سگائی۔ دخل زوجیت وغیرہ۔ اونکی سماعت کا اختیار تحصیلات کو نہین ہے۔

نایب ناظم

ہدایت نمبری ۱۱ مجریہ ۱۹۔ ستمبر ۱۸۸۷ء	مقدمات عدالت دیوانی مین سو[1] روپیہ تک سماعت کا اختیار نایب ناظمان کو حاصل ہے۔

منصفان

ہدایت نمبری ۵ مجریہ ۲۲۔ مئی ۱۸۸۳ء	مقدمات متعلقہ عمارت بلاقید تعداد دعویٰ منصفی مین سماعت نہ کیے جاوین بلکہ تین سو روپیہ تک کے دعاوی متعلق جائداد منقولہ وغیر منقولہ دایر و فیصل ہوتے رہین۔

(بقیہ نوٹ از صفحہ گذشتہ) کاشتکاری ہے۔ لہذا وہ کاشتکار ہی سمجھے گئے۔ بتصواب نظامت پر سرداران اپیل نے یہ رائے دی کہ جو شخص کاشتکاری کرتا ہے وہی کاشتکار کہلاتا ہے قومیت کی کوئی قید نہین ہے۔ لہذا تحصیل کا جواب ٹھیک ہے صیغہ کلکٹری مین پر دو دیوانی سے رائے طلب ہو کر یہ رائے قائم ہوئی کہ کاشتکار وہی سمجھے جاوینگے جو قدیم سے پیشہ کاشتکاری کرتے ہین۔ جو شخص وجہ معاش کی غرض سے دیگر پیشہ اختیار کرے وہ اوس پیشہ کے ساتھ منسوب نہین ہوسکتا بلکہ قدیمی پیشہ کے ساتھ منسوب ہوگا۔ اجلاس سے کاغذات بدین حکم صیغہ ہذا مین آئے کہ تحصیلدار جو کاشتکار پیشو نکے دعاوی کی سماعت کریگا تو وہ دعوے کس قسم کے ہونگے اسکی توضیح ہو کر پیش ہو۔ چنانچہ منشائے ہدایت سابقہ کو دیکھا تو تحصیلدارونکو محض چھوٹے چھوٹے مقدمات کی سماعت کے اختیارات دیے گئے ہین وہ بغرض آسایش رعایا خصوص کاشتکارونکے لیے دیے گئے ہین تاکہ نظامتون مین دور دور دراز اونکو جانا نہ پڑے اور کاشتکاری مین حرج واقع نہ ہو۔ پس جو رائے سرداران اپیل نے اندرس ماب دی ہے (بلاقید قومیت جو شخص کاشتکاری کرے وہی کاشتکار کہلائیگا) درست ہے۔ کیونکہ بیروی مقدمات مین قدیمی اور جدید کاشتکار کا خرچ دور نظامتون مین جانے سے برابر ہی ہوگا۔ رہا یہ امر مستفسرہ اجلاس جملہ ممبران کہ وہ دعوے کس قسم کے ہونگے سو پچاس روپیہ تک کی مالیت کے مقدمات صیغہ دیوانی ہر قسم کے تحصیلدارونکو سماعت کرنے چاہیین بشرطیکہ فریقین یا ایک فریق بھی کاشتکار پیشہ ہو۔ اسمین اگر تفریق کیجائے تو بہت بڑا بکھیڑا پڑیگا اور باہر کی رعایا کو اسمین بہت دقت اوٹھانی پڑیگی اور جو مقصود عطائے اختیارات کا ہے وہ جاتا رہیگا۔ پس حسب مندرجہ صدر کارروائی ہونیکی منظوری دیگئی (ہدایت نمبری ۶۔ تاریخی ۲۱۔ دسمبر ۱۸۹۶ء۔ من مؤلف

[1] الفاظ ہدایت مبہم ہین مگر بالعموم تمام نایب ناظم سو روپیہ تک کے زر نقد کے دعوے سماعت کرتے ہین اور کسی قسم کے دعاوی گو اون کی مالیت سو روپیہ کی ہو سماعت نہین کرسکتے۔ من مؤلف

ہدایات نمبری ۵۳ مجریہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء و دفعات دستور العمل مین ابتدائے ۲۱۸ لغایت ۲۲۴

(۱) ہر دو منصف علٰحدہ علٰحدہ کام عدالت منصفی کا کرتے ہین اسیطرح آیندہ بھی جملہ مقدمات کی تحقیقات و تجویز کرتے رہین لیکن جو مقدمات بابت جائداد منقولہ یالیتی عہ۵۰ روپیہ تک کی دایر ہونگے وہ باتفاق رائے ہر دو منصفان قابل اجرا سمجھے جاوینگے۔

(۲) ایسے مقدمات ابتدائی مذکورۂ بالا کا جو فیصلہ اور نیز اونکی اجرائے ڈگری مین جو تجویز اخیر باتفاق رائے ہر دو منصفان ہونگی وہ ناطق و مختتم سمجھی جاوینگی اور اونکا مرافعہ عدالت بالادست مین نہ ہوسکیگا۔

(۳) درصورتیکہ کسی ایسے مقدمہ مین اتفاق رائے ہر دو منصفان کا نہ ہو تو وہ مقدمہ مع تجویز ہر دو منصفان عدالت دیوانی مین بھیجا جاویگا اور جس تجویز سے دو[۱] مختاران عدالت اتفاق کرینگے وہ تجویز قابل اجرا سمجھی جاویگی اور ایسی تجویز مختاران عدالت کا بھی مرافعہ محکمہ اپیل مین نہین ہوگا۔ اور درصورتیکہ مختاران عدالت کے باہم بھی اتفاق رائے کا نہ ہو تو حسب ضابطہ محکمہ اپیل مین مقدمہ کو بھیجنا ہوگا۔

(۴) عملدرآمد اسکا عدالت منصفی مین ہونا واجب ہے اور ایسے مقدمات ابتدائی اور نیز اجرائے ڈگری کا رجسٹر علیحدہ بنانا اور نقشہ کارگزاری ایسے مقدمات کا مرتب کرکے گوشوارہ ارسال کرتے رہنا مناسب ہے۔

(۵) جو مقدمہ کہ عدم ثبوت یا عدم پیروی مین ڈسمس کیا جاوے اور جس مقدمہ مین کہ بعد تحقیقات ڈگری بحق مدعی صادر ہووے اگر اونمین سے فریقین مقدمہ کو کوئی واجبی عذر ہو تو اختیار ہوگا کہ تاریخ فیصلہ اخیر سے ایک ہفتہ کے اندر نظر ثانی کی درخواست وجوہ موجہہ کے ساتھ عدالت منصفی مین پیش کرین اور ایسی درخواست گذرنے پر بموجب ضابطہ کے کارروائی نظر ثانی کی باتفاق رائے ہر دو منصفان کیجاوے۔

(۶) جو ڈگریات کہ یکطرفہ بغیر اطلاعیابی مدعاعلیہم بابت ارجاع مقدمات صادر کیجاوینگی اونکے

---

[۱] اسوقت مختاران عدالت دیوانی علحدہ علحدہ کام کرتے ہین۔ اسلیئے مقدمات خفیفہ حسب منصفی سے بوجہہ اختلاف رائے عدالت دیوانی مین آتے ہین تو جس مختار عدالت کی حدود سماعت کے اندر جو مقدمہ ہو وہ مختار عدالت ایک رائے کے ساتھ فیصل کرتا ہے۔ من مولف

مدیونان کو اگر کوئی واجبی عذر ہو تو اختیار ہوگا کہ درخواست اجرا کے گذرنے پر زرڈگری نقد عدالت مین داخل کرکے اوسکے ساتھ درخواست نظرثانی وجہہ موجہہ کے ساتھ پیش کرین اور جب ایسی درخواست پیش ہو تو بموجب ضابطہ کے اوسپر کارروائی ہو کر اگر درخواست نظرثانی قابل پذیرائی متصور نہ ہو تو نامنظور ہو کر حکم دیے جانے زرڈگری مدخلہ مدیون کے ڈگریدار کو صادر کیا جاویگا اگر دعوی مدعی تمام وکمال یا کم ڈسمس کیا گیا تو کل روپیہ یا جسقدر زاید ہو مدیون کو فوراً واپس دیا جاویگا اور باقی روپیہ ڈگریدار کو ملیگا۔

(۷) بعد فیصلہ ایسے مقدمات کے اگر فریقین نقل حکم لینا چاہین تو بیشک نقل حکم مذکور حسب ضابطہ دیجاوے لیکن فیصلہ کی پشت پر لکھدیا جاوے کہ بموجب ہدایت فلان اس حکم کا مرافعہ حکام بالادست کے محکمہ مین نہ کرسکیگا۔ اوسپر دستخط حکام محکمہ ثبت ہونگے۔

ہدایت نمبری ۲۷ مجریہ ۷ اگست ۱۸۸۸ء — مقدمات بابت دلاپانے زرکرایہ مکانات و دوکانات عدالت منصفی مین دایر ہونگے ایسے مقدمات داخل مقدمات متعلق جائداد غیرمنقولہ متصور نہین ہوسکتے۔

ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۱۶ فروری ۱۸۹۱ء — جو منصف ابتدائی مقدمہ خفیفہ فیصلہ کرے وہی منصف اوسکی اجرا اور عذرداری کی سماعت کیا کرے۔ ایسا نہ ہوگا کہ دوسرا منصف جو اتفاق کرے وہ سماعت کا مجاز سمجھا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۴ مجریہ ۱۱ فروری ۱۸۹۳ء — دعوی متعلق حقیت مین تجویز منصفی ناطق متصور نہین ہوسکتی چنانچہ دعوی حقیت المالیتی ۵۰ روپیہ تک مین مرافعہ عدالت دیوانی مین سماعت ہوگا۔

ہدایت نمبری ۲۶ مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۵ء — منصفان کو ناطق اختیار ۲۵ روپیہ تک کی جائداد منقولہ کے ہین[۱]۔

---

[۱] جس مقدمہ خفیفہ مین بحث ولایت ہو اوسکے اختیارات ناطق منصفی کو بروئے ہدایت ۷ اگست ۱۸۸۸ء نہین ہین چنانچہ بمقدمہ نمبری ۱۳۰۶ سمبت ۱۹۶۱ جو نولال نابالغ کی جانب سے بولایت گنیش لال ولد دھنالال و ایسرلال ولد گنیش لال مہاجن بنام سورجمل و مانگی لال و چمن لال ولد جگل کشور و بھگوتی لال و گنگابخش ۱۲ ۰ ۵ بابت کرایہ دوکان دائر عدالت منصفی ہوا۔ سورجمل نے نفس مقدمہ سے غیر یہ عذر کیا کہ نابالغ کا ولی جایز چمن لال اور بھگوتی لال ہے گنیش لال و ایسرلال کو نالش کا منصب نہین ہے اور چمن لال و بھگوتی لال کے ہوتے نابالغ کے کیجدی رشتہ دار ہین درخواست منظوری مدعی بنائے جانیکی پیش کی اور ظاہر کیا کہ ہماری موجودگی مین گنیش لال و ایسرلال ولی نہین ہوسکتے۔ بعد تحقیقات منصف نے حکم دیا کہ چمن لال و بھگوتی لال کے ہوتے ہوئے ایسرلال و گنیش لال ولی نہین ہوسکتے درخواست چمن لال و بھگوتی لال منظور کیجاکر بعد ناطق ہونے اس حکم کے چمن لال و بھگوتی لال کو ولی قایم کیا جاکر مقدمہ مین (باقی بصفحہ آیندہ)

ناظم

ہر قسم کے مقدمات ابتدائی مین خواہ وہ متعلق زر نقد ہون یا متعلق جائداد منقولہ یا غیر منقولہ یا متعلق کسی دیگر حق مرافق کے ہون اختیارات ناظمان اندر حدود علاقہ نظامت غیر محدود حاصل ہین

جزو ہدایت نمبری ۹۹ مجریہ ۱۹ ستمبر ۱۸۸۸ء | فیصلہ تحصیلدار کا مرافعہ نظامت مین ہوگا۔

ہدایت نمبری ۳۲۸ مجریہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء | نایب[1] ناظمان کو مقدمات مالیتی ۱۰۰ تک کے اختیارات بصیغہ عدالت دیوانی حاصل ہین۔ ایسے خفیف مقدمات کے مرافعہ جات صدر مین مختاران عدالت دیوانی کے روبرو پیش ہوا کرتے ہین اسمین فریقین کو مفصلات سے بار بار آنے مین نہایت پریشانی اور تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ مرافعجات نایب ناظمان کیلیے یہ قاعدہ مقرر کردیا جاوے کہ فیصلہ جات نایب ناظمان کا مرافعہ اسی نظامت مین پیش ہوا کرے اور جو تجویز کہ مرافعجات مذکور پر ناظم صادر کرے اوسکا اپیل محکمہ سرداران اپیل مین ہوا کرے جیسا کہ دیگر مقدمات منفصلہ نایب ناظمان مین ہوتا ہے اور فیصلہ اپیل جو متعلق زر نقد ہو بقدر سو روپیہ ہونا قابل اپیل متصور ہو۔

مختاران عدالت

مختاران عدالت کو حدود علاقہ عدالت کے اندر ہر قسم کے مقدمات ابتدائی مین خواہ وہ متعلق زر نقد ہون یا متعلق جائداد منقولہ یا غیر منقولہ یا متعلق کسی دیگر حق مرافق کے ہون غیر محدود اختیارات حاصل ہین

(بقیہ نوٹ از صفحہ گذشتہ) کارروائی کیجاوے۔ ایسرلال گنیش لال کا نام حذف کیا جاوے۔ اس حکم کا مرافعہ گنیش لال و ایسرلال نے عدالت دیوانی مین کیا۔ عدالت نے اس حکم سے واپس دیا کہ مدخفیفہ کا مرافعہ ضابطۃً عدالت ہذا مین سماعت نہین ہوتا جب تجویز اخیر کا مرافعہ قابل سماعت نہین رکھا گیا تو ضمنی حکم کا کب ہوسکتا ہے۔
اپیلانٹ نے بذریعہ عرضی مرافعہ محکمہ اپیل مین پیش کیا۔ وہان سے درخواست اپیلانٹ نامنظور کیگئی بران اپیلانٹ نے مرافعہ بذریعہ درخواست محکمہ عالیہ مین پیش کیا اور عذر کیا کہ یہ معاملہ دادوستد عصہ روپیہ تک کا نہین ہے اسمین بحث ولایت کی واقع ہوئی ہے۔ اس پر بعد ملاحظہ ہدایت متعلقہ تجویز کیگئی کہ واقعی بحث ولایت ایسی نہین ہے کہ جسمین اختیارات لفظ مفصلی کو حاصل ہوا اور بتوسط محکمہ اپیل عدالت دیوانی کو لکھا گیا کہ اس مرافعہ کو حسب ضابطہ سماعت کرکے فیصل کیا جاوے۔ من مولف

[1] بروے ہدایت ہذا ہدایت نمبری ۴۹ مجریہ ۱۰ جون ۱۸۹۱ء منسوخ ہوچکی جسکے ذریعہ سے مرافعہ جات نایب ناظمان مختاران عدالت دیوانی سماعت کرتے تھے۔ من مولف

ہدایت نمبری ۵ مجریہ ۲۳ مئی سنہ ۱۸۵۳ء	مقدمات متعلق عمارت عـہ سے زیادہ کی مالیت کے عدالت دیوانی مین سماعت ہوا کرین ۔
ہدایت نمبری ۲۱۵ مجریہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء	(منصفی کے جملہ مقدمات منفصلہ کے مرافعہ عدالت دیوانی مین ہوتے ہین باستثنائے اون مقدمات کے جنمین منصفون کو اختیار ناطقہ حاصل ہین) منشاء ہدایت ہذا یہ ہے کہ ایسے فیصلہ جات عدالت دیوانی کے مرافعہ جنمین تجویز منصفی سے اتفاق ہوا ہو محکمہ عالیہ کونسل مین گذرا کرین اور جن مقدمات مین کہ عدالت سے فیصلہ منصفی ترمیم یا منسوخ ہوجاوین اونکا مرافعہ محکمہ اپیل مین ہوا کرے ۔
ہدایت نمبری ۹۵ مجریہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۹۰ء	عـہ تک کی مالیت کے مقدمات دادوستد مین منصفی کی رائے سو عدالت دیوانی اتفاق کرے تو وہ تجویز عدالت دیوانی ناطق ومختتم متصور ہوگی ۔ اور جب کوئی شخص ایسی مقدمہ کی نقل تجویز عدالت سے حاصل کرے تو سرخ سیاہی سے پشت نقل پر سررشتہ دار لکھدیا کرے کہ بموجب ہدایت مجریہ فلان اس فیصلہ کا مرافعہ نہ ہوگا ۔
ہدایت نمبری سمبت ۱۹۵۶ مجریہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۰ء	دعاوی[1] دلاپانے کاغذات از قسم نوشت و رہن نامہ وغیرہ جسکی رسوم بالمقطع عـہ مقرر ہے عدالت دیوانی مین سماعت کیے جاوین ۔

[1] سرداران اپیل نے لکھا کہ اس امر کے ظاہر ہونے پر کہ دعاوی دلاپانے کاغذات از قسم نوشت و رہن نامہ وغیرہ جسکی رسوم بالمقطع دو روپیہ مقرر ہے ہر دو محکمہ عدالت دیوانی و منصفی مین سماعت کیے جاتے ہین عدالت دیوانی اور منصفی سے دریافت ہوا کہ آیندہ ایسے دعاوی کا منصفی مین پیش ہوتا رہنا مناسب ہے یا عدالت دیوانی میں یا ہر دو جگہ ۔ حکام منصفی کی رائے ہوئی قانون اسٹامپ مین للعـہ تک کے دعاوی کی سماعت کی عـہ رسوم مقرر کیگئی ہے اور منصفی کو عـہ تک جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے دعاوی کی سماعت کا اختیار ہے اسلیے قاعدہ متقضی اس امر کا ہے ۔ اور مناسب بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن جن مقدمات مین رسوم بالمقطع عـہ مقرر ہے وہ سب منصفی مین سماعت ہوا کرین ۔ حکام عدالت دیوانی نے لکھا کہ بموجب تحریر محکمہ اپیل مورخہ ساون سدی ۹ سمبت ۱۹۱۸ مقدمات گودنشینی ۔ نسبت ۔ شادی ۔ جو کوئی ایک عورت پر دوسری عورت کو لاوے ۔ عورت کو بقصور چھوڑنا چاہے ۔ ذات سے باہر نکالدے ۔ ذات مین شامل کرے ۔ جس کسی نے خلاف مرجاد قوم کے کوئی امر ہوا ہو ۔ دعوی نان و پارچہ ۔ تنازعہ سرحدات ۔ دعوی برت ۔ جس کسی نے روپیہ دیدیے ہون خط اوسکا نہ دیا ہو ۔ جو کسی نے بہی کھاتہ دبا رکھا ہو ۔ محنتانہ وکلائے عدالت دیوانی ۔ دایر ہوتے رہتے ہین ۔ سنہ ۱۹۹۱ء مین حسب قانون اسٹامپ بنا اکثر دعوے ان مین سے بالمقطع دو روپیہ کی رسوم مین شامل ہو گئے مگر باستثنائے مقدمات نمبری ۱۰-۱۱-۱۲ کل دعوی بصرحہ صدر عدالت دیوانی مین رجوع وفیصل ہوتے ہین منصفی مین ایسے مقدمات کا رجوع ہونا بسلسلہ کارروائی سابقہ قرار نہین پاتا ۔ صرف سنہ ۱۹۹۸ء مین دعاوی دلاپانے کاغذات کے منصفی مین رجوع و فیصل ہوئے ہین اس سے پہلے کا پتہ نہین چلتا ۔ پس دعاوی دلاپانے کاغذات کے عدالت دیوانی مین ہی رجوع و فیصل ہونے کے قابل ہین ۔ بران بتاریخ ۱۲ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۰ء محکمہ عالیہ سے حکم ہوا کہ باتباع تحریر محکمہ ہذا مورخہ ساون سدی ۹ سمبت ۱۹۱۸ اس قسم کے دعاوی کا عدالت دیوانی مین ہی رجوع و فیصل ہونا مناسب ہے ۔ من مؤلف

ہدایت نمبری ۱۰ ۔ ہشت ۱۹۰۶ء مجریہ ۸ ستمبر ۱۹۱۰ء

اون مقدمات زمینداری مین جنمین خالصہ کا تعلق ہو خواہ ہر دو فریق خالصہ کی ہون یا ایک فریق تو مقدمہ قابل سماعت کلکٹری ہو گا لیکن اگر مقدمات زمینداری مین راج کا کوئی تعلق نہ ہو تو قابل سماعت عدالت دیوانی ہو گا ۔

مجریہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۲ء

ہر ایک مختار عدالت اپنی پیشی کے مقدمات نمبری و اجرائے ڈگری متفرقات فیصل کیا کرین ایک دوسرے کی پیشی مین بنا بر اتفاق نہ بھیجا کرین اور ہر ایک مختار عدالت کی فیصلہ کے مرافعہ جات براہ راست محکمہ اپیل مین ہوا کرین تاکہ فضول توقف تصفیہ مقدمات مین نہ ہو ۔

سرداران اپیل

سرداران اپیل کے اختیارات سماعت مرافعجات غیر محدود ہین اور جملہ مقدمات منفصلہ مختاران عدالت و ناظمان کے مرافعجات سماعت کر سکتے ہین اِلّا باستثنائے اُن مقدمات کی جنمین احکام عدالتہا ئے ماتحت ناطق او محکم ہین یا عدالت دیوانی کے ایسے فیصلے جنمین تجویز منصفی سے اتفاق ہوا اور جنکا مرافعہ محکمہ عالیہ کونسل مین بروئے ہدایت نمبری ۲۱۵ ۔ مجریہ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۶ء ہوتا ہے ۔

ہدایت نمبری ۷۰ ۔ مجریہ ۱۵ ۔ ہیئے ۱۸۹۰ء

بعد معلوم بندگا نعالی متعالی سری جی دام اقبالہ یہ ہدایت عام جاری کیجاتی ہے کہ جو قاعدہ ۱۸۸۲ء مین درباب اختیارات سرداران اپیل جاری ہو چکا ہے اوس سے مراد صرف نمبری دا و دستد کے مقدمات کی نسبت ہی نہین ہے بلکہ جملہ مقدمات دعاوی جائداد منقولہ عدالت دیوانی مالیتی پانصد روپیہ تک کی نسبت ہے خواہ نمبری ہون یا اجرائے ڈگری وغیرہ کے ہون ان جملہ مقدمات مین حکم سرداران اپیل بصیغہ مرافعہ ناطق متصور ہو گا اور اُسکا مرافعہ بحث روئدادی پر محکمہ عالیہ مین سماعت کے قابل نہین سمجھا جاویگا ۔ البتہ بربنا طلگی کی وجہہ پر مرافعہ کرنیکا اختیار ہو گا اور وہ مرافعہ سماعت کیا جاویگا ۔

ہدایت نمبری ۸۶ مجریہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء

اگر صیغۂ اجرائے ڈگری مین حصہ داران جائداد مشترکہ تقسیم جائداد برضامندی باہمی بطور خود نکرین اور حصہ داران کو نسبت حصۂ مدیون کے کسیطرح کا عذر ہو تو حاکم عدالت کو

بعد تحقیقات سرسری مثل عذرداری کے اسکی نسبت تجویز مناسب صادر کرنی چاہیے۔ جو مقدمات کہ بابت تقسیم جائداد مذکورۂ بالا اپیل مین فیصل ہونگے اونمین تجویز سرداران اپیل ناطق و مختتم سمجھی جائیگی[۱]

محکمۂ صحت شمۂ عالیہ کونسل

مجریہ ۱۳- نومبر ۱۸۵۸ء

عدالت العالیہ کونسل کو جملہ مرافعجات عدالتہائے ماتحت کی سماعت کا اختیار حاصل ہے باستثنائے اون مقدمات کے جن مین تجویز عدالت ہائے ماتحت ناطق اور مختتم قرار دیگئی ہے۔

نزاع فیصل شدہ

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۳

جو نالش کہ سابق مین رجوع و فیصل ہوچکی ہے وہ نالش اون ہی اشخاص یا ایسے اشخاص کی طرف سے کہ اونکے ذریعہ ایک فریق یا فریقین مقدمہ ہون مکرر قابل سماعت کے نہوگی۔

مجریہ ۵- فروری ۱۸۹۶ء

جب منجملہ رقم متدعویہ کے وقت تجویز مقدمہ کوئی رقم بوجہہ مشکوکی بہی کہاتہ یا جہوٹی شہادت بنانیکے منہا کرکے مدعی کو زیر دفعہ ۱۹۳ سپرد فوجداری کیا گیا ہوا ور فوجداری مین جرم منسوبہ غیر ثابت قرار پاکر مقدمہ خارج ہوجاوے تو وہ شخص کہ جسکو بعلت مذکورہ سپرد فوجداری کیا گیا تہا بوجہہ اخراج مقدمہ فوجداری رقم منہا شدہ کی بابت مکرر دعوی بعینہٖ عدالت دیوانی مین نہین کرسکتا ایسا دعوی نزاع فیصل شدہ قرار پاویگا۔

ہدایت نمبری ۱۲ ۵ سمبت ۱۹۶۰
مجریہ ۱۳- جولائی ۱۹۰۶ء

جب مقدمہ بلا قرار داد تنقیحات کسی فریق کے مقابلہ مین دخل دفتر کیا جاوے تو دوبارہ درخواست پر نزاع فیصل شدہ قرار نہین پاسکتا۔

نالشات ناقابل سماعت

نالشات بمقابلہ بلا زمان بخشتا نہ ہونج کہ

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۲

بموجب ہدایت مجریہ ۲- جنوری ۱۸۶۸ء یہ بات قرار پائی کہ جسقدر قرضہ سپاہ

---

[۱] ہدایت ۲- ستمبر ۱۸۶۸ء در باب نیلام جائداد شتر کہ مدیون ڈگری جسمیں کہ بابت اجراء ڈگری وفیصل متعلقہ شرکت نیلام مین ملاحظہ طلب ہے۔ من مولف

حسب ذیل نزاع مابین اونہین فریقین یا اونکے قایم مقامو نکے قطعی طور پر عدالت مجاز سے عدالتانہ کارروائی کے بعد طے ہوجاویگی تو وہی نزاع مابین اونہیں فریقین یا اونکے قایم مقامونکے مکرر قابل سماعت نہوگی۔ من مولف۔

ملازمان راج کا اخیر دسمبر ۱۸۸۶ء تک واجب الادا ہے اوسکے ایصال کی سبیل کا حسب قاعدہ عملدرآمد بدستور عدالتہائے راج مین رہیگا مگر یکم جنوری ۱۸۸۷ء سے کوئی شخص کسی ملازم فوج کو بلا اجازت بخشیخانہ فوج کے قرضہ دیگا تو اوسکی سماعت کسی محکمۂ راج مین نہوگی اور نہ ایصال اوسکا کرایا جاویگا۔ بلکہ جو شخص قرضۂ سابق کی کوئی رقم یکم جنوری ۱۸۸۷ء کے بعد کی قرضہ مین شامل کرکے نالش کریگا تو اوسکی بھی سماعت نہ ہوگی۔

| ہدایت نمبری ۸۔ مجریۂ ۱۷۔ فروری ۱۸۹۴ء | بذریعۂ[۵۱] اشتہار ۲۔ جنوری ۱۸۸۷ء جو ممانعت فوج کو قرضہ دینے کی ہوئی وہ صرف دادوستد سودی کی بابت ہے۔ دیگر معاملات جو آپسمین ایک غیر شخص اور ایک |

ملازم فوج کے ہون اونکی ممانعت نہین ہے۔

| ہدایت نمبری سمیت ۱۹۵۵ مجریۂ ۱۱۔ جنوری ۱۸۹۶ء | پنشنی فوج مثل ملازمان فوج مستثنےٰ نہین ہین اون پر نالش ہوسکتی ہے۔ |

| مجریۂ ۱۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء | جو دادوستد ملازمان فوج قبل از اجرائی اشتہار کا ہے تو اوسکا سو اشتہار کے اثر سے موثر نہین ہوسکتا |

| مجریۂ ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۰ء | کوئی شخص ملازم فوج ہوکر ضمانت دے تو اگر ضامن نے قبل از ممانعت قرضہ |

لیا وضمانت دی ہے تب تو وہ ذمہ وار ادائے قرضہ متصور ہوگا۔ بصورت بعد از ممانعت ہونیکے اوسکے مقابلہ مین بھی اثر اشتہار لیا جاویگا۔

| مجریۂ ۱۲۔ ستمبر ۱۹۱۳ء | آیندہ[۵۲] جو اشخاص ملازمان بجٹ متعلقہ بخشیخانہ فوج سے تنخواہ پاتے ہین وہ سب |

ملازم فوج سمجھے جاوینگے[۵۳] اونکو بمنشائے اشتہار مجریۂ ۱۸۸۷ء کوئی شخص بلا اجازت بخشیخانہ فوج قرضہ سودی دیگا تو اوسکی سماعت کسی محکمہ راج مین نہوگی اور نہ ایصال کرایا جاویگا۔ کسی ملازم فوج کو جائداد غیر منقولہ رہن و بیع کرنیکی ضرورت ہو یا قرضہ سودی لینے کی ضرورت پیش آوے تو بخشیخانہ فوج مین

[۵۱] اشتہار مجریۂ ۲۔ جنوری ۱۸۸۷ء شامل ضمیمۂ مجموعہ ہذا ہے۔ من مولف

[۵۲] متعلق ہدایت ہذا جو اشتہار مورخہ ۲۱۔ ستمبر ۱۹۱۳ء جاری ہوا وہ شامل ضمیمۂ مجموعہ ہذا ہے۔ من مولف

[۵۳] ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۰ء کو یہ ہدایت جاری ہوئی تھی کہ ملازمان فوج کو قرضہ دینے اور دعویٰ ناقابل سماعت ہونیکی بابت ۲۔ جنوری ۱۸۸۷ء کو جو اشتہار جاری ہوا ہے اوسکا اثر سجر سیاہ کے اہلکاران وغیرہ ملازمان بخشیخانہ فوج پر نہین پڑسکتا اور نہ قیمت اشیا یا رقم وغیرہ کا دعوے نسبتی ملازمان فوج ممنوع السماعت ہے۔ کیونکہ اشتہار صرف بابت دادوستد قرضہ سودی کے جاری ہوا ہے۔ یہ ہدایت ۲۱۔ ستمبر ۱۹۱۳ء کی ہدایت سے ترمیم ہوئی۔ من مولف

درخواست بحال اصل پیش کرے وہاں سے اجازت ہونے پر کارروائی انتقال جائداد و داد و ستد کی جب ویگی۔ اگر بلا اجازت ایسی کارروائی ہوگی تو قابل سماعت متصور نہ ہوگی۔ قرضہ بلا اجازت کا ایصال تنخواہ یا جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے نہ ہوسکیگا اور انتقال جائداد بذریعہ رہن و بیع ہبہ وغیرہ قابل جواز متصور نہ پاویگا۔

مجریہ ۲۸۔ مارچ ۱۹۱۲ء | جو اشتہار جاری ہوا ہے اوس سے شاہیان کو مستثنٰے سمجھا جاوے۔

نالشات بمقابلہ جاگیرداروا ودکی وانعامی

مجریہ ۲۸۔ اگست ۱۸۹۲ء | محکمہ عالیہ کونسل[1] سے اشتہار عام جاری کیا گیا کہ کوئی جاگیردار بضرورت قوی دیہات جاگیر سے رہن رکھکر روپیہ قرض لینا چاہے تو اول درخواست اپنی باندراج حال ضرورت محکمۂ عالیہ مین پیش کرے۔ محکمۂ موصوف سے اگر مناسب ہوگا منظوری دیجاویگی مگر بلا حصول اجازت راج کیطرح رہن رکھنا دیہات جاگیر کا جائز نہ سمجھا جاویگا اور ایسے رہن کی بنا پر جو نالشات محکمہ جات راج مین دایر ہونگی اونکی سماعت نہ ہوگی۔ علاوہ ازین اگر کوئی شخص بلا رہن رکھنے دیہات کے کسی جاگیردار کو بلا اجازت راج قرض دیگا اور ایسے قرضہ کی بنا پر حسب ضابطہ ڈگری حاصل کرے اوسکا اجرا دیہات جاگیر سے کرانا چاہیگا تو ڈگری مذکور کا اجرا دیہات جاگیر سے نہ ہوگا۔

ہدایت نمبری ۱۲۱ مجریہ ۲۴۔ ستمبر ۱۸۹۰ء | جبکسی اودکی کی زمین کسی سبب سے دیوانی مین خالصہ کیجاوے تو وہ اودکی اوسکی بابت عدالت دیوانی مین راج پر نالش کرنیکا مجاز نہین ہے۔

ہدایت نمبری ۱۳۔ مجریہ ۸۔ اگست ۱۸۹۴ء | ۱۸۹۲ء مین جو اشتہار ممانعت دیے جانے قرضہ جاگیرداران کے جاری ہوا ماتحتان مین اوسکے مضمون کی غلط فہمی سے جملہ داد و ستد قرضہ جاگیرداران کیا زر نقد اور کیا جنس یا دیہہ گوٹا سوداسلعت وغیرہ سب پر اثر اوس اشتہار کا سمجھا جاتا ہے لیکن

---

[1] اشتہار مجریہ ۲۸۔ اگست ۱۸۹۲ء جو شامل ضمیمہ نمبر چوتھہ ہذا ہے۔ من مولف

یہ ہدایت عام جاری کیجاتی ہے کہ اشتہار مجریۂ مذکور صرف بابت سودی زر نقد کے جاری کیا گیا ہے باقی سود اسلف جنس پارچہ گوٹا وغیرہ کا دادوستد اوس اشتہار کی بحث مین داخل نہین چلو لین دین جو بلا تمسک سود اسلف وغیرہ کا ہو وہ اس اشتہار سے مستثنے سمجھا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۷۔ مجریۂ ۲۱۔ جولائی ۱۸۹۷ء	ٹھکانہ کا وکیل ابتدائی مقدمہ بلا کسی اختیار جاگیر کے رعایائے ٹھکانہ کی طرف سے دایر کرے تو بیضابطہ ہے اور ایسا مقدمہ متدائرہ وکیل ناقابل سماعت ہے
ہدایت نمبری سمبت ۱۹۶۵ مجریۂ ۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء	جاگیرداروںکے ذمہ قرضۂ سودی بابت دانہ گھاس کے ہو اوسکی سماعت کیجانا بموجب عملدرآمد کے جایز ہے۔[۵۱]
ہدایت نمبری سمبت ۱۹۶۳ مجریۂ یکم ستمبر ۱۹۱۳ء	اشتہار[۵۲] میعادی چھ ماہ جاری کیا گیا کہ جن ٹھکانجات جاگیر و بھوگ پر جسقدر قرضہ قرض دہندگان ہے وہ میعاد معینہ کے اندر نالش کرلین اگر بعد میعاد معینہ کے قرضۂ بلا اجازتی کی نالش کریگا تو وہ نالش سماعت نہو گی۔ اور اگر غلطی سے کوئی شخص ڈگری بھی حاصل کرلیگا تو وہ قابل اجرا نہین ہوگی۔ اور جو روپیہ بکفالت جائداد بلا حصول اجازت راج لیا گیا ہے وہ جسطرح ابتک ناجایز سمجھا گیا ہے آیندہ بھی بموجب اشتہار مجریۂ سابقہ ناجایز متصور ہوگا۔
اشتہار مجریۂ ۱۶ جون ۱۹۱۴ء	بذریعہ اشتہار[۵۳] ۱۶۔ جون ۱۹۱۴ء یکم جولائی ۱۹۱۴ء سے دسمبر ۱۹۱۴ء تک چھ ماہ کی میعاد اور اضافہ کیگئی

نالشات متعلق پنچایانہ

ہدایت نمبری ۷ مجریہ ۲۔ جنوری ۱۸۹۱ء و ہدایت نمبری ۳/۱۰ سمبت ۱۹۵۶ مجریۂ ۱۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء	مقدمات[۵۴] عدالت دیوانی متعلق پنچ پانئہ شخاوائی حسب ایک عرصہ سے صیغۂ کلکٹری مین بلا رسوم سماعت ہوتے ہین تو آیندہ بھی اسیطرح کارروائی ہوتی رہے۔

[۵۱] یہ ہدایت اگرچہ متناعی نہین لیکن ہدایات ماسبق کے ساتھ پڑھی جانیکے قابل ہے اسلیے یہان درج کیگئی ہے۔ مؤلف
[۵۲] اشتہارات یکم ستمبر ۱۹۱۳ء و ۱۶۔ جون ۱۹۱۴ء شامل ضمیمہ مجموعۂ ہذا ہین۔ من مؤلف
[۵۴] یہ ہدایت اس مقام پر اسلیے درج کیگئی ہے کہ یہی نالشات صیغۂ دیوانی مین دایر ہونے سے بذریعۂ ہدایت ہذا مستثنیٰ قرار پائین۔ من مؤلف

محض سود کی نالش

ہدایت نمبری ۸۹ سمبت ۱۹۵۸ محریہ ۲-اپریل ۱۹۰۱ء

اصل مطالبہ کو چھوڑ کر صرف اوسکے سود کی نالش کیجاوے تو وہ نالش ناقابل سماعت ہے۔

نالشات پھاٹکہ

ہدایت نمبری ۱۹ سمبت ۱۹۷۰ محریہ ۴- نومبر ۱۹۱۳ء

بذریعہ اجرائے اشتہار مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۲ء رعایائے شہر کو توجہ دلائیگئی تھی کہ ہر ماہ کے سودائے افیون کے کرنے سے باز رہین۔ ناجا بزوسیلہ سے معاش پیدا کرنا یا اوسکی رغبت رکھنا درست نہین ہے۔ بعض نے اسپر عمل کر لیا مگر بعض روزانہ سودائے افیون مثل ماہواری کے کرنے لگ گئے مکرر بحث درمیان مین آکر ۱۳- دسمبر ۱۸۹۶ء کو یہ حکم جاری کیا گیا کہ جو عملدرآمد جاری ہے وہی بدستور رہے جدید کارروائی کے اجرا کی کوئی ضرورت نہین ہے جیسے کہ سودا پھاٹکہ افیون کی سماعت عدالت مین نہین ہوتی ہے اسیطرح اس سودائے روزمرہ کی بھی نہین ہوگی۔

سرداران اپیل نے یہان کو پھر لکھا کہ کونسے سودونکی نالشات ممنوع السماعت ہین کہ سودا پھاٹکہ کئی ترکیب سے ہوتا ہے چنانچہ ساہوان بازار سے دریافت کیا جا کر ۱۸- مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا کہ سودا پھاٹکہ و دڑہ روزمرہ جو آنکونکے حساب پر ہوتا ہے جسمین داد وستد مال کی نہین ہوتی اوسکی نالشات تو حسب ہدایت سابق ممنوع ہین۔ رہے وہ سودے جو بذریعہ چھٹہ دلالان و نوندہی وغیرہ ہوتے ہین وہ ناقابل سماعت قرار نہین پا سکتے کسلیے کہ اکثر ساہوکارون مین حاضر مال و اگوج بتی کا۔ روئی۔ افیون۔ غلہ۔ نقرہ۔ طلا۔ مہر۔ کلدار روپیہ کے ہوتے ہین اور ساہوکار مال اور نفع نقصان لیا دیا جاتا ہے مگر باوجودیکہ پھاٹکہ کی نالشات کو ناقابل سماعت قرار دیدیا گیا تھا۔ لوگون نے نئی پرداز کھڑی کرلی۔ بعض شریف معاوب سے کہا نہ لکھا کہ سیقدر

وصول درج کرالیا یا دستاویز ہنڈوی لکھالی۔ دساوروں مین آڑھتیونکی معرفت سودے کرنے شروع کردیے۔ آڑھتیونکے دعاوی رجوع ہونے لگے۔ کچی اور پکی آرتھ کی بحث شروع ہوئی۔ دراصل معاملہ وہی پھاٹکہ ہوتا ہے کہ جسکی نالشات ناقابل سماعت قرار دیدی گئی ہین۔ اگرچہ پھاٹکہ کی قطعی مسدودی کے احکام تو بہت عرصہ پہلے ۱۸۸۸ء مین بعد معلوم جاری ہو کر بیوپاریان بازار کے پچھلے ہوچکے ہین مگر ۱۸۸۹ء مین مکرر بحث ہوکر ایسے سودون کی نالشات کو ناقابل سماعت قرار دیدیا گیا ہے تو قطعی حکم امتناعی کے اجرا کی کوئی ضرورت نہین ہے مگر جو نئی صورتین حسب صراحت مندرجۂ بالا اور پیدا ہوگئی ہین اونکی بابت انتظام کیا جانا ضروری ہوا۔ لہذا سرداران اپیل کو لکھدیا گیا کہ پہلے اس امر کی تشریح تو ہوچکی ہے کہ جن سودونمین دادوستد مال کا نہین ہوا کرتا اونکی نالشات حسب ہدایت سابق ممنوع ہین۔ توضیحاً یہ اور درج کیا جاتا ہے کہ معاملات خرید و فروخت مال دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک تو وہ کہ جسمین حوالگی اور ادائگی اصل مال کی ہوکر نفع و نقصان لیا دیا جاوے۔ دوسرے وہ کہ حوالگی اور ادائگی اصل مال سے تو کوئی سروکار نہ رکھا جاوے محض نرخ بازاری پر ہی سودا کیا جاوے اور نفع نقصان لیا دیا جاوے نہ بایع کے پاس وقتی کوئی مال ہو اور نہ خریدار کے پاس وقتی روپیہ خریداری مال کیلیے ہو۔ پس اوّل قسم کا سودا جایز اور پختہ سمجھا جاویگا۔ اور دوسری صورت کا سودا داخل پھاٹکہ شمار ہوکر دعاوی ناقابل سماعت ہونگے۔ عدالت کو منشا اور نیت متعاقدین معاہدہ پر غور کرنا ضروری ہوگا کہ آیا منشا اور نیت بروقت سودا وقتی مال کی حوالگی اور ادائگی کی تھی یا محض نفع و نقصان بلحاظ نرخ بازاری مقصود تھا۔ نیت معاہدین کی اونکی حیثیت ظاہر کر سکتی ہے اور صاف اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ حیثیت بھی بڑے سودے کرنیکی رکھتے ہین یا نہین۔

ملخص ہدایت نمبری (۸) تجریہ ۲۹۔ جنوری ۱۸۸۹ء	معاہدات شرطیہ بجواختیاری کہوان ناقابل سماعت ہین۔ وکیل کا علاوہ حق محنتانہ کے اپنے موکل سے ایسا معاہدہ کرانا کہ مقدمہ جیت جاونگا تو مقدر

روپیہ وکیل کو دونگا۔ اسوجہہ سے ناجایز قرار دیا گیا کہ جتنا مقدمہ کا باختیار وکیل نہین بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ جو شرط کہ اختیاری نہین ہے وہ مثل قمار بازی کے متصور ہوا کرتی ہے۔ مینھ کے سودے کے مقدمے ناقابل سماعت ہین کیونکہ بارش کا ہونا نہونا اختیاری نہین ہے۔

مقامِ سماعتِ نالشات

دفعہ ۴۵۔ دستورالعمل[1] ہر نالش ابتدائی عدالت مین جو اوسکی تجویز کرنیکی مجاز ہو رجوع کیجاویگی نالشات متعلقہ جائداد غیر منقولہ اوسی عدالت مین دایر ہوا کرینگی جنکے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر جائداد واقع ہوا ور جو مقدمہ بابت جائداد غیر منقولہ کے ایسا ہو کہ جائداد دو یا تین عدالتونکی حدود مین واقع ہے تو جس عدالت کی حد مین زیادہ جائداد ہو وہان سماعت اور تجویز مقدمہ کی ہونا مناسب ہے اور سرٹیفکٹ تبنیت اور وراثت کے مقدمات اوس جگہ سماعت ہونگے کہ جہان سکونت گود گیرندہ کی ہو۔

دیگر نالشات۔

ہدایت نمبری ۲۔ مجریہ ۵۔ مارچ ۱۸۹۳ء	(۱) اوس عدالت مین جہان مدعا علیہ کی (فی الواقع[1] وقت نالش) سکونت ہو۔ یا (۲) اوس علاقہ کی عدالت مین جہان لین دین ہوا ہو۔ یا

(۳) اوس عدالت مین جسکی حدود ارضی کے اندر بنائے مخاصمت پیدا ہوئی ہو سماعت ہونگی۔

ہدایت نمبری ۳ ۲ سمبت ۱۹۵۴ مجریہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۸ء	خانہ بدوشونکے مقدمات وہان سماعت و فیصل کیے جاوین کہ جہان بنائے دعوی پیدا ہو یا ہنگام نالش جس جگہ اونکی بود و باش ہو۔

[1] از دستورالعمل منظور شدہ۔

تعین اسمائے فریقین

دستور العمل منظور شدہ
دفعات ۷ و ۸ و ۹ -

نالش[1] مین جملہ اشخاص مقدمہ کو جو فی الواقع مدعی ہون شامل ہونا چاہیے -
اسیطرح جملہ مدعا علیہم کو مدعا علیہ قرار دینا چاہیے -

عدالت کو جایز ہے کہ ہر مقدمہ مین ایسے مدعی اور مدعا علیہم کی نسبت کہ جو فی الواقع مدعی یا مدعا علیہم نہ ہون خود یا کسی فریق کی درخواست پر حکم مناسب دیوے -

کوئی شخص بغیر اپنی رضامندی کے مدعی نہ بنایا جاویگا مگر زمرۂ مدعا علیہم مین بغیر اوسکی صامندی کے مدعا علیہ قرار دیا جاویگا -

ہدایت نمبری ۱۲ مجریہ
۱۴ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ع

نالش دایر ہونے پر کوئی عذر دار درخواست کرے کہ ہمارا بھی اسمین حصہ ہے تو تجویز کو چاہیے کہ مدعی سے اوسکا جواب لے - اگر مدعی اقبال کرے اور عذر دار کی شرکت مین عذر نہ ہو تو درخواست عذر داری ہی کو مرتب سوال تصور کر کے عذر دار کو بھی بزمرۂ مدعیان قایم کرے اور اگر مدعی عذر دار ہو تو بھی کھاتہ بنائے دعوے کو دیکھنا چاہیے - اگر اوس سے شرکت عذر دار کی پائیجاوے تو مقدمہ کو اس بنیاد پر کہ "جبتک شریک ثانی کو شامل کر کے مدعی دعوے نہ کرے - مقدمہ طے نہین ہو سکتا" داخل دفتر کر دے اور مدعی کو ہدایت کر دے کہ شریک ثانی کو مدعی قایم کر کے دعوی ہو گا - تب مقدمہ سماعت کیا جاویگا -

اور اگر بہی کھاتہ سے شرکت عذر دار کی نہ پائیجاوے یا شرکت پائیجاوے مگر مدعی کا کوئی عذر انکار شرکت کا قوی نظر آوے تو عذر دار کو ہدایت میعادی کر دینی چاہیے کہ مدعی کے نام بر حسب ضابطہ نالش کرے اس نالش کو دایر ہونے پر اصل مقدمہ کو تا تصفیہ اس نالش کے ملتوی رکھا جاوے -

[1] عبارت اس ہدایت کی نہایت مبہم ہے - واضح ہو کہ وہ تمام اشخاص جنکو نزاع مقدمہ سے تعلق ہوا ور رجوع خواستگار کسی دادرسی کے ہون - زمرۂ مدعیان مین شامل ہونا چاہیین اور جملہ وہ اشخاص جنکے مقابلہ مین بنائے مخاصمت پیدا ہوئی ہو اور جنکے مقابلہ مین کسی دادرسی کی استدعا ہو - زمرۂ مدعا علیہم مین شامل ہونا چاہیین - من مولف

بعد ناطق ہونے فیصلہ مذکور کے جو نتیجہ برآمد ہو اوسکے موافق دعوی مدعی مین بعد تحقیقات تجویز کرنا چاہیے۔ اور چونکہ ہر مقدمہ کی صورت جدا جدا ہوتی ہے مجوز کو چاہیے کہ مقدمہ کے حالات پر خیال کرکے اور انصاف کیطرف توجہ رکھکر ایسی کارروائی کرے جسمین کسیکی حق تلفی نہ ہو اور کارروائی مین نقص نہ رہے۔

| ہدایت نمبری ۹۳ الممیث ۱۹۰۶ع مجریہ ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۱۱ع | پیروی مقدمات مین جنمین میونسپل کمیٹی کوئی فریق ہو سر رشتہ دار عمارت کو بحیثیت وکیل سرکار فریق مقدمہ بنایا جانا مناسب نہین۔ وکیل میونسپل کمیٹی کو مدعا علیہ قایم کیا جاوے کیونکہ وکیل مذکور بحیثیت قایم مقام میونسپل کمیٹی کے ہے[۵۱]۔

| ہدایت نمبری ۱۱ سمبت ۱۹۶۲ مجریہ ۸ - دسمبر سنہ ۱۹۰۵ع | جاگیردار نابالغ پر کوئی نالش دایر ہو تو بمقابلہ وکیل کا مدار ٹھکانہ کارروائی کی جاوے[۵۲]۔

| مجریہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۸ع | اگر عدالت کو کسی گماشتہ کی نسبت کسی قسم کا شک واقع ہو تو اوسکا دفعیہ کرنیکے بعد بحیثیت مدعی گماشتہ دعوی دایر کرے تو دعوی منجانب گماشتہ سماعت کرنا جایز ہے۔

| مجریہ ۲۲ - اگست سنہ ۱۸۹۵ع | فریقین مین سے کسیکو کسیکا قایم مقام مقرر کرنا ہو بذریعہ مرمت سوال کے کرنا چاہیے۔ بلا مرمت سوال قایم کرنا خلاف قاعدہ ہے۔

| ہدایت نمبری ۳۹ سمبت ۱۹۶۸ مجریہ ۱۵ - اگست سنہ ۱۹۱۱ع | اگر کوئی فریق مقدمہ مر جاوے تو ایک سال کی میعاد مین درستی عنوان ہو کر مقدمہ کی کارروائی اسطرح پر ہونی چاہیے کہ وقت پر کسی فریق کو درستی عنوان کرانیمین مجبوری ہو تو مقدمہ داخل دفتر کیا جاکر برائے آیندہ ہدایت کردینی چاہیے کہ اندر میعاد ایکسال بذریعہ درخواست مقدمہ کو سرسبز کرائے اور درستی عنوان کراکے تجویز مقدمہ کرانیکا اختیار فریقین کو

---

[۵۱] بمقدمہ ناتھو ولد ملنگ قوم مسلمان سکنہ جے پور بنام وکیل سرکار ودلتمدار مدعا علیہ۔ دعوے عدم شکستگی جیوبارہ شمال رویہ منزل دوم کہ جو بالائے یکڈھالیہ شمال رویہ پر تعمیر کراتا تھا۔ بموجب خط سمبت ۱۹۶۱ - ہدایت صدر رجیہ بالا نافذ ہوئی۔ من مولف۔

[۵۲] بمقدمہ گماشتہ سیٹھ گوکل داس جی بنام گماشتہ سحرانٹھ کاشی ناتھ جی نابالغ دعوے مال للعہ ۵ ۱۲ معہ باث برحد نقصان آراضی محکمہ منصفی مین بحث یہ آئی کہ نابالغ کا کوئی ولی نہین ہے۔ انتظام کارخانہ نین کے سبب بلا قاعدگی لاتیت نقص ضابطہ رہتا ہے۔ عدالت نے لکھا کہ بصورت معتبری ٹھاکر ٹھکانہ کے دیگر کاروبار بھی انجام پاتے ہین اور وکیل یا کامدار ٹھکانہ کے مقابلہ مین کارروائی ہوسکتی ہے۔ سرداران اپیل نے استصواب کیا اور راوسکی پر حسب بالا منظوری ہوئی۔ من مولف

ہوگا۔ بعد ایک سال گذرنیکے کوئی لحاظ نہین کیا جاویگا مگر جو ایام کسی عدالتی کارروائی مین مثل ماتمی وغیرہ صرف ہونگے وہ قابل مجرائی ہونگے ۔

نالشات ازجانب یا بنام اشخاص نابالغ وفاتر العقل

دستور العمل منظور شدہ از دفعہ ۱۴۸ تا ۱۴۹

ایسے اشخاص کی طرف سے نالش اونکے رفیق یا ولی جایز کی طرف سے گذریگی اور بغیر معرفت دار کوئی نالش پیش ہو تو مدعا علیہ عذر اخراج نالش کا کریگا اور عدالت اوسپر تجویز مناسب صادر کریگی کہ آیا کسکی طرف سے پیروی نالش مذکور کی ہوسکتی ہے اگر نالش نابالغ پر دایر ہوا اور اوسکا کوئی ولی مقرر نہ ہوا ہو تو عدالت بلحاظ نابالغ مدعا علیہ کو کسی شخص مناسب کو ولی تا دوران مقدمہ کریگی اور عمر نابالغی واسطے لڑکے کے ۱۸ سال اور واسطے دختر کے عمر ۱۴ سال متصور ہوگی ۔

نسبت تقرری ولی تا دوران مقدمہ درخوست کسی فریق نابالغ پر یا درخوست مدعا علیہ پر نسبت مدعی نابالغ کے جداگانہ مقدمہ مرتب ہوکر تجویز مناسب کیجاویگی ۔

عرضی نالش یا بیان دعوی کی ترتیب

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱ وہدایت نمبری ۸۳ مجریہ ۲۰۔ جولائی ۱۸۸۶ء

عرضی نالش یا بیان دعوی کی ترتیب حسب ذیل ہونی چاہیے ۔

(۱) پیشانی عرضی پر نام عدالت جہان عرضی گذرانی جاوے لکھنا چاہیے ۔

(۲) عرضی نالش خوشخط لکھی جاوے ۔

(۳) حتے الوسع مشکوک ومحکوک نہ ہو ۔

(۴) عبارت طول اور فضول نہ درج کیجاوے ۔

(۵) جملہ فریقین کے نام مع ولدیت وقومیت وسکونت جہانتک کہ ٹھیک ٹھیک معلوم ہون تحریر کیے جاوین ۔

(۶) عرضی کے اندر بجائے مدعیان و مدعا علیہم مین "وغیرہ" کا لفظ لکھنا نہین چاہیے جو اشخاص کہ

سائل دعویٰ ہین اونکے نام جہانتک معلوم ہون صاف صاف لکھے جاوین۔

(۷) اگر کوئی نالش منجانب نابالغ یا فاترالعقل یا مجنون ہو تو یہ الفاظ اوسکے نام کے ساتھ اور اوسکے ولی کا نام درج ہونا چاہیے۔ اگر منجملہ فریقین کے کوئی پردہ نشین عورت ہے تو عورت کے نام کے ساتھ پردہ نشین کا لفظ بھی ہونا چاہیے۔

(۸) منشائے دعوے ایسے واضح طور پر لکھا جاوے کہ جس سے صلت فوراً سمجھ مین آجاوے اور بنائے دعویٰ بقید تاریخ درج کرنا چاہیے اور تشریح اوسکی بخوبی کیجاوے کہ کہان اور کسطور پر پیدا ہوا۔

(۹) استدعائے دادرسی صاف صاف لکھنی چاہیے۔

(۱۰) جو شخص کہ کیسکی طرف سے ناشی ہو اوسکو اپنا منصب صاف صاف لکھدینا چاہیے کہ وکیل ہے یا مہتمم یا وصی ہے۔

(۱۱) جن جن دستاویزات سے کہ مدعی اپنے دعوے کو ثابت کرسکتا ہے اونکو یا اونکی نقل کو عرضی کے ساتھ پیش کرنا لازم ہوگا اور جو بھی دستاویزات عرضی کے ساتھ پیش کیجاوین اونکی فہرست عرضی کے تحت مین لکھدینی چاہیے۔ اگر بہت بڑی فہرست ہو تو جداگانہ لکھکر عرضی کے ساتھ منسلک کردیجاوے۔ اور درصورتیکہ مقدمہ متعلق وراثت ہے تو کرسی نامہ اپنے خاندان کا جس سے تبلیغ وراثت کی معلوم ہوسکے شامل عرضی دعویٰ کے کرنا ہوگا۔

(۱۲) تفصیل جائداد زرعی کی مع حدود اربعہ و مقدار اراضی لکھنا چاہیے۔ اگر نالش بابت مکانات کے ہو تو پیمایش زمین بقدر عرض و طول لکھنی چاہیے اور حدود اربعہ بھی درج ہون۔

(۱۳) بعد ختم مضمون عرضی کے تاریخ تحریر کی ہمیشہ اور ضرور درج ہونی چاہیے۔

(۱۴) اگر سایل عرضی کو خود بدستخط خاص تحریر کرے تو بعد ختم عرضی کے اپنے نام کے نیچے مہر یا بقلم خود کا لفظ درج کرے۔

(۱۵) اگر کاتب عرضی اور ہو اور سایل دستخط لکھنا جانتا ہو تو اپنا دستخط اپنے نام کے نیچے فارسی یا

انگریزی یا ہندی مین لکھکر لقلم خود کا لفظ بھی لکھدیوے اور درصورتیکہ سایل لکھنا نہین جانتا ہو تو آخر عرضی پر کاتب عرضی سے لکھا دیوے گا کہ مجھکو دستخط لکھنا نہین آتا۔

(۱۶) کاتب عرضی بعد ختم مضمون عرضی کے لکھدیویگا کہ یہ عرضی بموجب کہنے سایل کے مینے لکھدی اور اپنے دستخط اوسکے تحت مین مع اپنی ولدیت و قومیت کے خوشخط واضح طور پر لکھدینے چاہئین

(۱۷) جسقدر کہ مدعاعلیہم ہون اوسیقدر سادہ کاغذ پر نقول عرضی دعوے کی لکھی ہوئی شامل عرضی دعوے کے کرنا لازم ہوگا۔

(۱۸) کیسکی نسبت کلمات تہتک یا گستاخی یا دیا غت یا توہین کے واضح طور پر یا اشارتاً یا کنایتاً بالکل نہ لکھے جاوین۔

(۱۹) جو امور کہ سایل بایقین صحیح نہ جانتا ہو یا اوسکے صحیح باور کرنیکی وجہ نہ رکھتا ہو اون کو عرضی مین درج نہ کرے۔

(۲۰) نالش کی عرضی حتے الامکان ایسی مرتب کیجاوے کہ تمام مراتب متنازعہ کی نسبت تجویز قطعی کرنیکی وجہ پائیجاوے۔ کوئی شخص ایسی رقوم مین سے کہ جنکے واسطے ایک مرتبہ دعوے دایر کرنا حسب ضابطہ واجب ہے کیقدر روپیہ[1] شمول دعوی سے چھوڑدیگا تو پھر بعد مین دوسرا دعوی اوسکی بابت دایر نہین کرسکیگا۔

نالش کے رجوع کے بیان مین

ہدایت نمبری ۲۷ مجریہ ۲۶ مئی ۱۸۸۲ء دستور العمل دفعہ (۱۱)

کوئی عرضی نالش ہو (درخواست اپیل یا اور کوئی درخواست کسی قسم کی ہو) سایل کو اصالتاً یا بمعرفت وکیل کے جو حسب ضابطہ مقرر کیا گیا ہو پیش کرنی چاہیے اگر بذریعہ ڈاک عدالت مین پیش کریگا اور خود اصالتاً یا وکالتاً بمیعاد ہفتہ حاضر ہوکر پیروی اور خبرگیری نہ کریگا تو کچھ لحاظ نہو گا اور داخل دفتر کردیجاویگی۔

[1] یہ ہدایت محدود نالشات زرنقد پر نہین ہوسکتی بلکہ ہر قسم کی نالشات پر حاوی ہونا چاہیے۔ فقط۔ من مؤلف

[1] یہ ہدایت محدود نالشات زرنقد پر نہین ہوسکتی بلکہ ہر قسم کی نالشات پر حاوی ہونا چاہیے۔ فقط۔ من مؤلف

دستور العمل منظور شدہ ومطبوعہ دفعہ (۱۱) اگر عرضی نالش بروقت داخل ہونیکے قابل ترمیم پائیجاوے تو اوسی وقت ترمیم کرا لیجاوے یا ترمیم کیلیے واپس کیجاوے لیکن پشت عرضی نالش پر جسوجہہ سے کہ واپسی قرار دیگئی درج ہوکر بعد ثبت دستخط حاکم اور اندراج رجسٹر باخذ رسید واپس دیجاویگی۔

ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۸۲ء اگر عرضی نالش بوجہہ کم قیمت اسٹامپ یا جن وجوہات سے بنابر تکمیل واپس دینے کے قابل سمجھی جاوے تو اوسی روز اوسکی تصریح اوسپر لکھکر اصل بعد ثبت دستخط اور اندراج کتاب اجرا اوسیوقت سایل کو باخذ رسید مندرجۂ کتاب کردیجاوے۔

مجریہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۲ء اگر مدعیان عرضی نالش مین ولدیت و قومیت اور سکونت کی تشریح درج نکرین تو جس امر کی فروگذاشت ہوا وسکا اندراج کرکے بتحریر حکم مدعی کو واپس دیدیجاوے تاکہ مدعی عرضی نالش مین درج کرکے داخل کردے اور اگر اوسکا دریافت کرنا مدعی کے حیطۂ قدرت سے باہر ہو تو دو آنہ کے اسٹامپ کی درخواست کیساتھ عرضی نالش کو اس استدعا سے پیش کرے کہ عدالت سماعت مقدمہ مین امور مذکور کو دریافت کرکے درج کرادے۔

ہدایت نمبری ۱۸ مجریہ ۲۶ اگست ۱۸۹۵ء جس عدالت مین جو دعوے پیش ہوا ور بیان دعوی مین ثبوت تحریری[1] کیواسطے یہ درج ہو کہ بعد مین پیش کیا جاویگا تو فوراً عرضی نالش بتحریر اس حکم کے واپس کردیجاوے کہ جو ثبوت تحریری رکھتے ہوا وسکی نقل پیش کرو۔ اور اگر ثبوت تحریری کسی دوسرے کے قبضہ مین ہوا وسکی بابت مدعی درج بیان دعوی کردے کہ ثبوت مذکور فلان شخص کے قبضہ مین ہے بلا اعانت سرکاری پیش نہین کراسکتا۔

مجریہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۱ء منشاے دعوی یا دیگر اسناد جو بخط ہندی وغیرہ پیش کرنی ہوون اونکا ترجمہ بھی پیش کنندہ بخط اردو شامل کیا کرے۔

جزو دفعہ ۱۱ دستور العمل (عرضی نالش) قابل منظوری ہو تو اوسپر حکم درج رجسٹر اور تقرر تاریخ پیشی اور اجراے سمن بنام مدعا علیہ ثبت کیا جاویگا او پیش کنندہ عرضی کو اوسی وقت ایک پرچہ کاغذ پہ تاریخ پیشی تحریر

---

[1] یہ ہدایت غالباً متعلق اوس شہادت تحریری کے ہے جسکا پیش کرنا ثبوت دعوی کیواسطے ضروری ولازمی ہو ورنہ ایسی شہادت تحریری جسکا بعد ادخال جواب کے پیش کرنا ضروری ہو عرضی نالش کے ساتھ کیونکر پیش ہوسکتی ہے۔ من مولف

تحریر کرکے بطور یادداشت دیا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۲۳ مجریہ ۴۔ اگست ۱۸۸۲ء | جب کوئی مقدمہ ابتداً دایر ہو تو جس تاریخ کو دایر ہوا اوسی تاریخ کو رجسٹر رجوعدین درج ہو کر مقدمات زیر تجویز مین اوسکا شمار کیا جاوے ایسا نہین ہونا چاہیے کہ ایک ماہ یا دو ماہ یا بوقت فیصلہ اوسکو رجسٹر مقدمات متدائرہ مین درج کرایا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۴ مجریہ ۱۔ جنوری ۱۸۸۳ء | جس تاریخ کو مقدمہ رجوع ہو وہی تاریخ رجوع مقدمہ لکھی جاوے۔

تقرر تاریخ پیشی و اجرائے سمن ہا

ہدایت نمبری ۱۵ مجریہ ۱۷۔ فروری ۱۸۸۲ء | جب عرضی گذرے اور اطلاعنامہ مدعا علیہ کے نام جاری ہو اسیوقت تاریخ پیشی مقدمہ حکم مین درج کیجاوے۔

دستور العمل منظور شدہ و مطبوعہ۔ دفعہ ۱۲ | تاریخ پیشی مقرر کرنیمین یہ بات قابل لحاظ ہوگی کہ مدعا علیہ کو تاریخ مقررہ تک جوابدہی کرنیکی مہلت کافی ہے یہ بھی اوسیوقت طے کیا جاویگا کہ آیا سمن صرف واسطے قرار داد امور تنقیح طلب کے ہوگا یا واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے۔ اور ایسی صورت مین مدعی کو ہدایت کیجاویگی کہ تاریخ پیشی پر اپنے گواہ حاضر کرے یا حاضر کرانیکے لیے فوراً درخواست پیش کرے۔ اور سمن مین مدعا علیہم کے نام بھی ہدایت مذکور لکھی جاویگی۔

ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۱۶۔ فروری ۱۸۸۳ء | سمن چھپے ہوئے مستعمل کیے جاوین اور اونکی پشت پر نام بندہ درج کیا جاوے

ہدایت نمبری ۱۵۷ مجریہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۸۵ء و دستور العمل منظور شدہ مطبوعہ دفعہ ۱۳ | ہر ایک سمن کے دو پرت ہونگے اور اوسکے ایک پرت پر مہر و دستخط حاکم عدالت کے ثبت ہونگے اور معرفت کسی اہلکار کے اجرا سمن مذکور کا مع نقل عرضی نالش کے اسطرح پر عمل مین آویگا کہ جس شخص کے نام کا سمن ہے وہ سمن اوسکو دیا جاویگا اور دوسری سمن کی پشت پر اوسکی رسید اوس سے لکھا لیجاویگی۔

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۷ | اگر مدعا علیہ کا وکیل یا گماشتہ یا کارکن ہوگا تو سمن اوسکے سپرد کیا جاویگا اور اوس سے رسید حسب شرح مندرجہ صدر لیجاویگی۔

دستور العمل منظورشدہ و مطبوعہ دفعہ ۱۸- و ہدایت مجریہ ۲۷- جنوری ۱۸۹۷ء

جب مدعا علیہ نہ ملے اوسکا وکیل یا گماشتہ وغیرہ کوئی نہ ہو تو اوسکے گھر مین کسی اہل ذکور کو سمن دیا جاویگا - اگر وہ لینے سے انکار کرے تو مدعا علیہ کی بود و باش کے مکان کے دروازہ پر چسپان کرا دیا جاویگا مع نقل عرضی نالش کے اور اہل محلہ مین سے کم از کم دو شخصونکی گواہی پشت سمن پر کرالیجاویگی -

ہدایت نمبری ۱۸ مجریہ ۲۴- فروری ۱۸۹۳ء و ہدایت نمبری ۲۸ مجریہ ۲۶- اپریل ۱۸۹۳ء آلہ ابلور ضمیمہ

جب مدعا علیہ مکان پر نہ ملے اور اوسپر تعمیل سمن نہ ہو سکے تب وہ سمن اوسکے مکان پر چسپان کیا جاوے اور اوسکے ہمسایہ بطور شہادت چسپانیدگی سمن اگر گواہی کرنے سے انکاری ہون تو برندہ سمن جس پولس کے حلقہ مین مدعا علیہ کا مکان واقع ہے وہانکے اہالیان پولس کی شہادت سے سمن چسپان کرے -

ہدایت نمبری ۵۷ اگست ۱۸۹۶ء مجریہ ۲ جنوری ۱۹۱۲ء

تعمیل سمن مین جہانتک ممکن ہو حسب منشا ئے ہدایت ۲۷- جنوری ۱۸۹۷ء بشہادت اہل محلہ ہی تعمیل ہوا کرے اور چپراسی تعمیل کنندہ کو لازم ہے کہ وہ اہل محلہ کو سہولیت سے سمجھا کر کہ اس کارروائی مین تمہاری ایسی کوئی ذمہ واری نہین ہے کہ جس سے تم سے کسی قسم کا مواخذہ ہو - اس تعمیل کو انجام دیا کرے - اگر ایسی حالت مین بھی محلہ واران مین سے کوئی گواہی نہ کرے یا کوئی اور صورت ایسی پیش آوے کہ جس سے اہل محلہ کی گواہی ناممکن ہو تو اوس حالت مین پولس کی شہادت سے تعمیل ہونا چاہیے مگر اس امر کا خیال رہے کہ جہانتک ممکن ہو بشہادت اہل محلہ اس تعمیل کو کیا جاوے - بصورت دیگر پولس کے متعلقہ کام مین ہرج ڈالکر پولس کو بلایا جاوے -

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۱۲- نومبر ۱۸۸۷ء

تحصیلات مین سمن و اطلاعنامے وغیرہ معرفت غیر ملازمان کے جاری کیے جاوین انکا اجرا معرفت ڈیلان تحصیل کیا جاوے اور اونکو اجرت امن بابت کچھ نہ دلائیجاوے -

ہدایت نمبری ۴ مجریہ ۷- جنوری ۱۸۸۸ء

مقدمات جائداد غیر منقولہ مین جبتک تخمینہ ہوکر پوری رسوم داخل نہ ہو مدعا علیہ کے نام اجرائے سمن بیضابطہ ہے -

ہدایت نمبری ۸۵ مجریۂ ۲۰- ستمبر ۱۸۸۸ء

بموجب ہدایات ۹- ستمبر ۱۸۸۳ء و ۲۷- اکتوبر ۱۸۸۴ء و ۴- نومبر ۱۸۸۴ء و ۲۷- مئی ۱۸۸۵ء کوئی شخص نذرانہ جو رہ کسی ملازم یا غیر ملازم کو بابت اجرائے سمن و حکمنامہ جات وغیرہ برخلاف اس حکم کے کبھی کچھ نہ دلاوے ورنہ اہلکار کو سخت سزا دیجاویگی اور حاکم سے سخت بازپرس ہوگی -

مجریۂ ۲۴- جولائی ۱۹۰۱ء

سمن کی تعمیل وقت پر ہوجایا کرے -

دیگر عدالت و دیگر محکمہ کی معرفت تعمیل سمن کا قاعدہ

دستور العمل دفعہ ۱۴-

اگر مدعا علیہ علاقۂ عدالت دیگر مین رہتا ہو تو معرفت اوس عدالت کے جسکی حد مین رہتا ہے سمن جاری کیا جاویگا -

ہدایت نمبری ۷۶- مجریۂ ۲۹- نومبر ۱۸۸۶ء و ہدایت نمبری ۶ مجریۂ ۸ جنوری ۱۸۸۹ء

تعمیل کیلیے سمن جداگانہ کیفیت کے ساتھ بھیجے جانیمین طول امل ہے نقل سمن کی پشت پر صرف اسقدر عبارت لکھدینا کافی ہے کہ اصل سمن بذریعۂ اس نقل کے واسطے تعمیل ضابطہ کے پاس فلان تھانہ دار یا فلان تحصیلدار کے مرسل ہو- بتوسط نظامت مثل سابق بھیجنا مناسب نہین - علے ہذا جب وہ لوگ تعمیل اوسکی کردین تو اوسی حکم کے تحت مین رپورٹ تعمیلی لکھکر محکمۂ مذکور جہان سے اوسکا اجرا ہوا تھا- واپس بھیجدیا کرین -

ہدایت نمبری ۶۸ مجریۂ ۳- جولائی ۱۸۸۸ء

جن تحصیلداران کو اختیارات جوڈیشل حاصل ہین اونکے پاس درباب اجرائے سمن وغیرہ منصفی سے کوئی حکم پہونچے تو اوسکی باضابطہ تعمیل کرادیاکرین اور جن تحصیلداران کو اختیارات حاصل نہین ہین اونکے علاقہ کی تعمیل نایب ناظمان اپنے سررشتہ کی معرفت کرادیاکرین -

ہدایت نمبری ۹۰- مجریۂ ۴- دسمبر ۱۸۹۳ء

اگر محکمۂ اپیل یا عدالت دیوانی یا منصفی سے صیغۂ عدالت دیوانی کی تعمیل سمن وغیرہ کے واسطے نظامت کو لکھا جاوے یا طلبی اسامی کیلیے تحریر ہو تو وہ نایب و اہلکاران متعلقہ صیغۂ پیداوار لیتین سو نظامت مین ہی تعمیل کرائیجاوے معرفت تحصیلداران عمل مین نہ آوے -

دستور العمل منظورشدہ دفعہ ۱۶

اگر مدعا علیہ جیل مین قید ہوگا تو معرفت سپرنٹنڈنٹ جیل سمن جاری کیا جاویگا -

ہدایت نمبری ۷ - مجریہ ۱۷ - فروری ۱۸۹۲ء

اگر کوئی شخص قرضہ لینے کے بعد ملازم فوج ہو جاوے تو نالش ہونے پر بخشی جی فوج تعمیل سمن کی مدعا علیہ پر کراوین -

ہدایت نمبری ۹ - مجریہ ۱۷ - فروری ۱۸۹۴ء

سمن موسومہ ملازمان فوج کی تعمیل بخشی جی کرادیا کرین - اگر تحقیقات سے قرضہ بعد ممانعت کا ثابت ہوگا خود عدالت بموجب منشائے حکم مجریہ خارج کردیگی سمن کی تعمیل نہ رُکنی چاہیے -

مجریہ ۱۵ - جنوری ۱۹۰۲ء

جب کسی اہلکار محکمہ دیوانی مال کو صدر یا نظامت مین طلب کرنا ہو تو تعمیل سمن معرفت دیوانی مال ہوا کرے -

ہدایت نمبری ۱۷ - مجریہ ۲۴ - جون ۱۸۸۹ء

ٹھکانجات سیکر و کھیتڑی کے وہ مقدمات جو ٹھکانے سے متعلق ہین اور ٹھکانہ کے وکیلونکی طرف سے دایر ہوتے ہین درصورتیکہ وکیل ٹھکانہ کے مستغیث نہ ہون تو اون مقدمات مین فیس طلبی ہمراہ عرضی وصول ہونی چاہیے اور جب آسامی معرفت ٹھکانہ کے طلب کیجاوے تو فیس طلب نہ کیجاوے اور جب کسی وجہ سے بالا بالا آسامی طلب کیجاوے تو فیس طلبی کی اوس آسامی پر عاید کیجاوے اوس بابت ٹھکانہ سے مواخذہ نہ ہوگا -

علاقہ غیر کی معرفت سمن کے اجرا کا قاعدہ

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۵

۱- اگر مدعا علیہ علاقہ غیر کا رہنے والا ہو تو سمن معرفت محکمہ عالیہ کرزیڈنسی سے اجرا کیا جاویگا اور اوسکا جو خرچہ لگیگا مدعی کو جمع کرانا ہوگا -

ہدایت مجریہ ۸ - مارچ ۱۹۰۳ء

جو سمن علاقہ غیر مین تعمیل کیلیے بھیجے جاوین وہ محکمات ماتحت سے اُردو مین مرتب ہو کر آیا کرین اور محکمہ عالیہ دفتر صیغہ علاقہ غیر سے فارم بخط انگریزی مکمل ہو کر جاری ہوتے رہین -

ہدایت نمبری ۹ - مجریہ ۶ - جولائی ۱۸۹۶ء

انگریزی ملازمان کے سمن مین یہ بھی لکھدیا جایا کرے کہ تخمیناً اتنے دنون مین فیصلہ ہوتا معلوم ہوتا ہے اور میعاد رخصت ملازم مذکور کے اندر ہی فیصلہ کردیا جاویگا اور سمن اونکی طلبی کے ایسے وقت مین جاری ہوا کرین کہ ایام رخصت بیکار وضایع نہ ہون -

مجریہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء سمن یا بندہ سوالات کے ساتھ علاقہ انگریزی مین تعمیل ہونیکے لیے ٹکٹ نہ بھیجے جاوین نقد روپیہ بھیجا جاوے۔

مجریہ ۲۷۔ اگست ۱۹۰۵ء جب طلبانہ کیلیے دو روپیہ بھیجے جاوین تو اونکے ساتھ ایک آنہ فیس منی آرڈر کا بوجہہ تبدیل ہوجانے قانون ڈاکخانہ انگریزی کے بجائے دو آنے کے آیندہ بھیجا جاوے۔

مجریہ ۳۔ مارچ ۱۹۰۵ء مدعا علیہ اگر باشندہ علاقہ غیر ہو تو جسطرح بحالت عدم موجودگی مدعا علیہ سمن مسکن مدعا علیہ پر آویزان کرادیا جاتا ہے ویسے ہی مدعا علیہ باشندہ علاقہ غیر کے مسکن پر باخذ فیس معرفت محکمہ رزیڈنسی چسپان کرادیا جانا مناسب ہے۔

ہدایت نمبری ۸۔ مجریہ ۲۔ جولائی ۱۹۱۰ء خاص شہر حیدرآباد (دکن) مین تعمیل ہونیکے لیے پانچ ہفتہ اور علاقہ نظام مین تعمیل ہونیکے لیے دو ماہ کی میعاد کا سمن جاری ہوا کرے۔

مجریہ ۱۳۔ نومبر ۱۸۹۶ء و ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۴ء بابت اجمیر و ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۵۔ ستمبر ۱۸۹۲ء بابت بمبئی ریاست ٹونک ۔ بوندی ۔ میواڑ ۔ کوٹہ ۔ جھالاواڑ ۔ شاہپورہ ۔ اور ضلع اجمیر مین تعمیل سمن کے لیے فیس طلبانہ نہ بھیجی جایا کرے ؏

ملخص ۹۔ مئی ۱۹۱۴ء خط وکتابت جوڈیشل ڈپارٹمنٹ ریاست بوندی سے ہوگی اور وہان سے سکرٹری جی کونسل جیپور کے نام تحریر آئیگی۔ جب سمن محکمہ عالیہ مین بھیجا جاوے تو افسر مذکور (جوڈیشل ڈپارٹمنٹ کی معرفت تعمیل کرانیکی بابت درخواست کیجایا کرے۔

(ریاست جودھپور کیلیے) خط وکتابت والیس پریسیڈنٹ ایجنسی کونسل جودھپور سے ہوگی (باقی ہدایت بمضمون صدر)

(کوٹہ کیلیے) خط وکتابت صاحب سشن جج کوٹہ سے ہوگی۔ (باقی ہدایت بمضمون صدر)۔

(جھالاواڑ کیلیے) خط وکتابت صاحب جج اپیلیٹ کورٹ جھالراپاٹن (باقی ہدایت بمضمون صدر)

مجریہ ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۳ء ریاست بیکانیر مین تعمیل سمن ہونیکے لیے آٹھ آنے بابت طلبانہ بھجوائے جایا کرین[۱]۔

---

[۱] یہ ہدایت ہدایت آیندہ مورخہ ۹۔ مئی ۱۹۱۴ء سے منسوخ ہوگئی۔ من مؤلف

ملخص ۹-مئی ۱۹۱۲ء | تحریر چیف کورٹ ریاست بیکانیر کے نام بھیجی جاویگی اور وہان سے سکرٹری جی کونسل جیپو کے نام تحریر آویگی-جب سمن محکمۂ عالیہ مین بھیجا جاوے افسر مذکور (یعنی چیف کورٹ ریاست بیکانیر) کی معرفت تعمیل کرانیکی بابت درخواست کیجا یا کرے-(بسلسلۂ بلا ادائے فیس طلبانہ ہوگا)

مجریہ ۱۴ مئی ۱۹۰۳ء | ریاست کشنگڈھ مین سمنونکے ساتھ فیس طلبانہ نہ بھیجی جایا کرے-

مجریہ ۲۹-ستمبر ۱۹۰۴ء | ریاست الور مین سمنونکے ساتھ صرف آٹھ آنے بابت طلبانہ اور ایک آنہ فیس منی آرڈر کا بھیجا جایا کرے-

مجریہ ۴-جون ۱۹۰۸ء | ریاست ہائے مندرجۂ ذیل مین جہان سمن بھیجنے کی ضرورت ہو آیندہ فیس نہ بھیجی جاوے-اوس افسر ریاست کے نام لکھکر صیغہ علاقہ غیر مین بھیجدیا جاوے اور ریاست ہائے مندرجۂ فہرست کی تحریر بنام سکرٹری جی کونسل آتی رہیگی-

ریاست	افسر	ریاست	افسر	ریاست	افسر
دتیا	دیوان	الورن	مجسٹریٹ	پنّا	دیوان
میہر	دیوان	چرکھاری	دیوان	کوتی	دیوان
نیماور	دیوان	سوہال	دیوان	خیرپور	دیوان
دھار	ڈسٹرکٹ جج-	باونی	کامدار	بروانی	چیف جج
عجب گڈھ	دیوان	جھنا	دیوان	دیہورتی	کامدار
دیواس کلان	سپرنٹنڈنٹ	بیجنا	کامدار	دیواس خورد	ڈسٹرکٹ جج
ٹوری فتحپور	کامدار	اورچھا	مدارالمہام	علی پور	جاگیردار یا چیف اورچھا
سرلیہ	کامدار	بھوپال	مدارالمہام	رتلام	سارنیا یا منشی ریاست
راجگڈھ	دیوان	سیتامئو	جج	نرسنگڈھ	سپرنٹنڈنٹ
کھلچی پور	دیوان	جاورہ	چیف جج	پیپلودہ	مجسٹریٹ ریاست
ناگود	دیوان	کاروی	کامدار	برمدا	دیوان

بیری	کامدار	بھیت	کامدار	گلے	کامدار

مجریہ ۱۰ اگست ۱۹۰۸ء | در باب تعمیل سمن ریاست ہائے سنٹرل انڈیا ہدایت کیجاتی ہے کہ دربار ریوان مین بجائے جوڈیشل کمشنر کے مہاراجہ صاحب کے سکرٹری کے نام خط وکتابت ہوا کرے۔

مجریہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء | جو سمن باشندگان قرولی کے نام ہون اونکی ہمراہ فیس طلبانہ نہ بھیجی جاوے۔

ملخص ہدایت ۹ مئی ۱۹۱۲ء | چیف ممبر اسٹیٹ قرولی کے ساتھ خط وکتابت ہوگی اور وہان سے سکرٹری جی کونسل جیپور کے نام تحریر آویگی جب سمن (قرولی مین تعمیل ہونیکے لیے) محکمہ عالیہ مین بھیجا جاوے افسر مذکور (چیف ممبر اسٹیٹ قرولی) کی معرفت تعمیل کرانیکی بابت درخواست کیجایا کرے۔

مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء | جو سمن باشندگان بھرتپور کے نام ہون اونکی ہمراہ فیس طلبانہ نہ بھیجی جاوے۔

ملخص ہدایت ۹ مئی ۱۹۱۲ء | ڈسٹرکٹ وسشن جج بھرتپور کے ساتھ خط وکتابت ہوگی اور وہان سے سکرٹری جی کونسل جے پور کے نام تحریر آویگی جب سمن (بھرتپور مین) تعمیل ہونیکے لیے محکمہ عالیہ مین بھیجا جاوے افسر مذکور (یعنی ڈسٹرکٹ وسشن جج بھرتپور) کی معرفت تعمیل کرانیکی بابت درخواست کیجایا کرے۔

مقامات مندرجہ ذیل ایسے ہین کہ جنکا تذکرہ ہدایات سابقہ مین نہین آیا ہے اور بذریعہ ہدایت ۹ مئی ۱۹۱۲ء اون مقامات مین تعمیل سمن بلا فیس طلبانہ ہوگی۔ ہدایت مذکور مین دکھلایا گیا ہے کہ ہر ایک مقام کے کس افسر سے سکرٹری جی کونسل جے پور کی تحریر ہوگی۔ منشائے ہدایت ہے کہ جب سمن محکمہ عالیہ مین بھیجا جاوے اوسی افسر کی معرفت تعمیل کرانیکی بابت درخواست کیجایا کرے۔

دھولپور	جوڈیشل سکرٹری دھولپور	آگرہ	ڈسٹرکٹ جج آگرہ
سروہی	سکرٹری صاحب اعلیٰ سروہی	جیسلمیر	دیوان ریاست جیسلمیر[1]

تاریخ پیشی کا ذکر

ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۲۳ جون ۱۸۸۳ء | مناسب ہے کہ رجسٹر تاریخ پیشی کا مرتب رہے اور اوسکے اندر ہر ایک مسل اوس

[1] بوندی - بھرتپور - قرولی - جودھپور - بیکانیر - کوٹہ - جھالاواڑ کے متعلق بھی ۹ - مئی ۱۹۱۲ء کو محکمہ عالیہ سے قاعدہ نافذ ہوا ہے جو اپنے اپنے مقام پر درج ہوا - من مؤلف

تاریخ مین کہ جسمین اوسکی پیشی مقرر ہے درج ہوتی رہے -

ہدایت نمبری ۱۰۰ مجریہ ۱۰ - جنوری ۱۸۸۶ء

ہر روز صبح سر رشتہ دار ہر ایک محکمہ کا فہرست مقدمات پیشی بسلسلۂ مقدمات مندرجۂ رجسٹر پیشی رجسٹر سے نقل کرکے دروازۂ عدالت پر چسپان کرا دیا کرے تاکہ عام لوگونکو معلوم ہوجاوے کہ آج اسقدر مقدمات اس سلسلہ مین پیش ہونگے اور وہ لوگ اوس سلسلہ کے لحاظ پر بندوبست حاضری کا رکھین اور اسی سلسلہ پر سر رشتہ دار کو مقدمات کا پیش کرنا اور حاکم کو سماعت کرنا لازم ہوگا -

ہدایت نمبری ۲۶ مجریہ ۱۰ - اپریل ۱۸۵۹ء

مقدمہ کی تاریخ پیشی تعطیل کے دن مقرر نہ کیجاوے اور بروز تعطیل مقدمہ فیصل نہ کیا جاوے -

ہدایت نمبری ۱۰۹ مجریہ ۳۰ - اگست ۱۸۶۰ء

بروقت تجویز تقرر تاریخ پیشی مقدمہ لحاظ وخیال رکھنا چاہیے کہ بموجب ہدایت ۱۸ - اپریل ۱۸۵۹ء تاریخ مقررہ حاضری فریقین کیلیے کافی ہے یا کہ اوس روز یوم تعطیل تو نہین ہے اور رجسٹر پیشی مقدمات مین تاریخون پر حال تعطیلونکا پیشتر سے درج کردینا چاہیے - اسکی طرف پوری توجہ رکھی جاوے -

ہدایت نمبری ۲۹ مجریہ ۳ - ستمبر ۱۸۵۳ء

تاریخ معینہ پر ہمیشہ مسل پیش ہونی چاہیے - اگر اوس روز پیشی ملتوی رہے تب دوسری تاریخ ضرور مقرر ہوکر اسکی اطلاع فریقین کو اوسی وقت دیجاوے اور حکم کے اندر لکھا جاوے کہ فلان فلان شخص کو اطلاع دیگئی تاکہ دوسری تاریخ کے روز وہ لوگ حاضر ہوسکین -

فریقین کی حاضری وغیر حاضری کے نتایج اور یکطرفہ ڈگری

جزو ہدایت نمبری ۲۹ مجریہ ۳ - ستمبر ۱۸۵۳ء

درصورتیکہ فریقین حاضر نہ ہون اور اونکو اطلاع حاضری اوس تاریخ کی پہلے ہوچکی ہے تو غیر حاضری کا قصور اونکے ذمہ ہے -

ہدایت نمبری ۶۷ مجریہ ۲۲ - اکتوبر ۱۸۵۹ء

جب اول مرتبہ تاریخ پیشی کی اطلاع باضابطہ فریقین کو ہوجاوے اور تاریخ مقررہ پر کوئی فریق حاضر نہ ہوا اور تاریخ دوسری تبدیل کیجاوے تو

تاریخ مرتبہ دوم کی اطلاع فریق غیر حاضر کو دیا جانا ضروری نہین ہے کیونکہ قصور فریق غیر حاضر کے ذمہ رہیگا۔ ہان اگر عدالت تصفیہ مقدمہ کا بحاضری فریق غیر حاضر مناسب سمجھے تو معرفت ناظر کے طلب کر لینا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۲۔ فروری ۱۸۷۸ء و دستور العمل مطبوعہ منظور شدہ دفعات از ۲ تا ۱۲

فریقین مقدمہ کی حاضری و غیر حاضری کے نتایج اور ڈگری کی بابت حسب ذیل عملدر آمد ہونا چاہیے۔

(۱) اگر تاریخ پیشی مقدمہ پر فریقین مین سے کوئی بھی عدالت مین حاضر نہ آئے تو مقدمہ خارج کیا جاویگا۔ الا تاریخ مذکور سے تیس دن کے اندر بگذارش درخوست ضابطہ مدعی وجہہ کافی اپنی عدم حاضری کی بتاریخ مذکور ظاہر کردوے تو پھر مقدمہ برآمد ہوکر دوسری تاریخ مقرر کیجاویگی اور کارروائی اجرائے سمن حسب ضابطہ عمل مین آویگی۔

(۲) اگر تاریخ پیشی پر مدعی حاضر ہوا اور مدعا علیہ حاضر نہ ہوا اور یہ بات پائیجاوے کہ سمن حسب ضابطہ جاری ہوگیا تو یکطرفہ کارروائی عمل مین آویگی۔ الا اگر مدعا علیہ اسکے بعد اپنی غیر حاضری کی وجہہ کافی ثابت کردیوے تو عدالت کو مناسب ہوگا کہ مدعا علیہ کو جوابدہی کی اجازت دیوے یا درصورتیکہ اجرا سمن کا حسب ضابطہ نہ پایا جاوے یا یہ ثابت ہوجاوے کہ اجرائے سمن تو ہوگیا مگر مدعا علیہ کی حاضری کیلیے گنجایش کافی نہین تھی تو دوسری تاریخ مقرر ہوکر اجرا سمن کا عمل مین آویگا۔

(۳) اگر بروز تاریخ پیشی مدعا علیہ حاضر ہوا اور مدعی غیر حاضر ہو تو جسقدر دعوے کی بابت مدعا علیہ اقبال کریگا از روئے کاغذات کے صاف صاف ظاہر ہوا اور مدعا علیہ کا عذر بالکل لغو معلوم ہو یا از روئے کاغذات کے اوس سے زیادہ بلاشک وشبہ صاف ثابت ہو تو اوسقدر کی ڈگری بحق مدعی صادر کیجاویگی یا درصورت انکار و عدم ثبوت مقدمہ ڈسمس کیا جاویگا۔ اور ایسی صورت مین مدعی کو اختیار نہین ہوگا کہ اوسی بنائے دعوی کی نئی نالش کرے مگر واسطے منسوخی حکم مذکور کے تیس دن کے اندر درخواست پیش کریگا

اختیار رکھیگا اور اگر ثابت ہو جائیگا کہ کسی وجہہ موجہہ سے حاضر نہ ہو سکا تو پھر بمنسوخی حکم سابق از سر نو تاریخ پیشی مقرر کرکے اجرائے امن کا حسب ضابطہ عمل مین آویگا۔

(۴) اگر ایک مدعی حاضر ہوا اور باقی غیر حاضر تو بھی مدعی حاضر کی طرف سے غیر حاضران کی پیروی سمجھی جاویگی۔

(۵) اگر ایک سے زیادہ مدعا علیہم ہون اور اونمین سے ایک یا چند حاضر ہون اور باقی غیر حاضر۔ تو بھی مقدمہ کی کارروائی جاری رہیگی اور بروقت فیصلہ کے اون مدعا علیہم غیر حاضر کی نسبت بھی جو مقتضائے انصاف ہو حکم صادر کیا جاویگا۔

(۶) بعد اطلاعیابی مدعا علیہ اگر بروز پیشی مقدمہ مدعا علیہ حاضر نہ ہوا اور اوسکی غیر حاضری مین ڈگری یکطرفہ صادر ہو جاوے تو تاریخ فیصلہ سے تیس یوم کے اندر درخواست باظہار وجوہ غیر حاضری پیش کرسکتا ہے اور اگر بغیر اطلاعیابی مدعا علیہ ڈگری یکطرفہ صادر ہو جائے تو مدعا علیہ بہنگام اجرائے ڈگری کے اطلاع کی تاریخ سے دو ہفتہ کے اندر یا جبکہ تاریخ پیشی مقدمہ کی دو ہفتہ کے اندر مقرر ہوئی ہو تو اوس تاریخ کو درخواست نظر ثانی وجہہ موجہہ کے ساتھ پیش کرسکتا ہے اور عدالت بعد اطلاع دہی طرف ثانی کے اگر طرف ثانی کی جانب سے کوئی تردید ایسی پیش نہ ہو کہ جس سے درخواست مدعا علیہ قابل نامنظوری کے پائیجاوے حکم متضمن منسوخی ڈگری اور اجرائے کارروائی مقدمہ صادر کریگی۔

دیگر ہدایات متعلق عدم حاضری المدعی

ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۰ء

جبکہ مقدمہ صیغۂ عدالت دیوانی کا مدعی کی عدم پیروی مین خارج ہو گیا ہو اور میعاد مرافعہ بھی منقضی ہو چکی اور مدعی اپنی بیماری کا عذر کرکے چاہتا ہے کہ دوبارہ اوس سے رسوم لیکر اوسکا دعوی سماعت کیا جاوے تو مقدمہ خارج شدہ عدم پیروی مین دوبارہ رسوم لیکر سماعت کرنیمین ہرج نہین ہے۔

ہدایت نمبری ۷۔ مجریہ ۲۲۔ فروری ۱۸۹۲ء جب مقدمہ مدعی کی عدم پیروی مین داخل دفتر ہوجاوے اور اوسکی نظرثانی نامنظور ہو جاوے تو پھر اوسکی نظرثانی نہین ہوسکتی۔

ہدایت نمبری ۱۶ مجریہ ۱۶۔ فروری ۱۸۹۳ء ہدایت نمبری ۱۰۔ مجریہ ۳۔ فروری ۱۸۹۰ء کی دفعہ اول مین صاف طور پر صراحت ہے کہ اگر عدم حاضری مین کاغذات داخل دفتر کیے جاوینگے تو تیس دن کے اندر مدعی اپنی عدم حاضری کی وجہہ کافی درج کرکے نظرثانی پیش کرکارروائی کرا سکیگا۔ پس اگر تیس دن مین مدعی نظرثانی نہ کریگا تو اوسکو دوبارہ رسوم داخل کرکے نالش کرنیکی ممانعت نہین ہے البتہ عدم پیروی مدعی مین جو مقدمہ داخل دفتر ہوگا اوسکا مرافعہ نہین ہوسکتا۔ کیونکہ نفس مقدمہ کی بابت جب کوئی تجویز ہی نہ ہوئی تو پھر اوسکا مرافعہ کیسے ہوسکیگا۔

ہدایت نمبری ۲ مجریہ ۱۹۰۵ء ۲۸۔ مئی ۱۹۰۱ء جب کسی مقدمہ مین عدم پیروی مدعی کی ثابت ہو تب تو مقدمہ عدم پیروی مین داخل دفتر کرنا چاہیے مگر جبکہ مدعا علیہ سے کوئی جواب ہی بابت دعوی مدعی نہ لیا جاوے اور مدعی کی پیروی کی کوئی ضرورت ہی مقدمہ مین نہ ہووے اور پھر خواہ مخواہ عدم پیروی مین داخلدفتر کر دیا جاوے یہ ٹھیک نہین ہے۔ اگر مدعی پیش کرنیسے عاری ہے تو اوسکا دعوی عدم ثبوت مین خارج کرنا چاہیے۔ عدم پیروی اوس صورت مین بھی لازم نہین آسکتی۔ پس نظرثانی پر مقدمہ عدم پیروی مین داخل دفتر نہ کیا جایا کرے۔

مجریہ ۱۲۔ فروری ۱۸۹۶ء جب مدعی نے دعوی کیا اور وہ عدم پیروی مین داخلدفتر ہوگیا اور پھر مدعی نے نظرثانی کی وہ بھی عدم پیروی مین داخلدفتر ہوگئی تو دوبارہ مدعی نظرثانی نہین کرسکتا۔ ہان اگر دوسرا فریق نظرثانی کرے تو اوسپر اطلاق دوسری نظرثانی کا نہ ہوگا۔

مجریہ ۲۷۔ اپریل ۱۸۹۶ء جب مقدمہ عدم پیروی مین داخلدفتر ہوجاوے اور پھر مدعی اوسکی نظرثانی کرے۔ ثبوت بھی داخل کرے۔ تحقیقات بھی ہوگئی ہو مگر کسی تاریخ پیشی پر مع دیگر ثبوت مطلوبہ حاضر نہ آوے تو تحقیقات اور ثبوت موجودہ پر مقدمہ فیصل کرنا چاہیے۔ عدم پیروی مین فیصل کرنا ٹھیک نہین ہے۔ کیونکہ عدم پیروی وہ ہوتی ہے کہ جب مدعی خبرگیران بالکل ہی نہ ہو۔

مجریہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۰ء

جب نظر ثانی عدم پیروی مین داخل دفتر ہوجاوے تو وہی نتیجہ رہیگا جو مقدمہ کی عدم پیروی مین داخل دفتر ہونیکا ہے۔

دیگر ہدایات متعلق غیر حاضری مدعا علیہ

ہدایت نمبری ۹۶ مجریہ ۳۔ ستمبر ۱۸۹۰ء

جب منشائے ہدایت مجریہ ۳۔ فروری ۱۸۸۹ء دربارۂ نتیجہ حاضری وغیر حاضری فریقین و یکطرفہ ڈگریات کے کسی مقدمہ مین تجویز اخیر لکھی جاوے تو حوالہ ہدایت مذکور کا بقید دفعہ و نمبر ہدایت مذکور کے تحریر ہو کہ آیا کس دفعہ ہدایت مذکور کے مطابق مقدمہ فیصلہ کیا گیا اور اخیر پر بحوالہ دفعہ ہدایت مذکور یہ لکھدینا چاہیے کہ اس تجویز کا فریق ناراض مرافعہ کرنیکا مجاز نہین ہے لیکن حسب ہدایت ۳۔ فروری ۱۸۸۹ء دفعہ فلان درخواست نظر ثانی کی پیش کر سکتا ہے۔

ہدایت نمبری ۱۲۳ مجریہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء

مقدمات فیصل شدۂ یکطرفہ مین منجانب مدیون ڈگری نمبری نالش تنسیخ ڈگری کی قابل سماعت نہین ہے بیجا ہے کہ مدعی یا مدعا علیہ کی طرف سے بعد فیصلہ ایک مقدمہ کے اوسی مقدمہ مذکور کی بابت نالش نمبری تنسیخ ڈگری سابقہ سماعت کیجاوے بموجب ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۳۔ فروری ۱۸۸۹ء دفعہ ۶ کارروائی کیجاوے جسمین صاف صاف لکھا گیا ہے کہ اگر حسب ضابطہ جاری ہونے سمن کے بعد مدعا علیہ بروز پیشی مقدمہ حاضر نہ آوے اور ڈگری یکطرفہ صادر ہوجاوے تو تیس دن کے اندر اگر بروز پیشی مقدمہ غیر حاضری کی وجہہ موجہہ بیان کر دیگا تب حکم منسوخی ڈگری صادر ہو کر کارروائی مقدمہ کی از سر نو جاری کیجاویگی اور اگر بغیر اطلاع مدعا علیہ کے یکطرفہ ڈگری ہو گئی ہو تو ہنگام اجرائے ڈگری یا صدور ڈگری سے ایک ہفتہ کے اندر درخواست نظر ثانی گذر سکتی ہے۔[1]

---

[1] ہدایت نمبری ۳۔ مجریہ ۲۸۔ جنوری ۱۸۹۲ء ضمیمہ ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۳۔ فروری ۱۸۸۹ء و نمبری ۹۶ مجریہ ۳۔ ستمبر ۱۸۹۰ء و نمبری ۱۲۳ مجریہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء درباب ممانعت ارجاع نالشات تنسیخ ڈگریات یکطرفہ جو بغیر اطلاع مدعا علیہ کے صادر کیگئی ہون حسب ذیل ہے۔ رپورٹ مختاران عدالت نے ذریعہ کیفیت ۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۱ء کے چند شبہات اور اعتراض در بارۂ ہدایت تنسیخ ڈگری تحریر کرکے بھیجے مختاران مذکور پہلا شک ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۳۔ فروری ۱۸۸۹ء اور ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء مین ہے اوسکو اسطرح ظاہر کرتے ہین کہ ہدایت مین جو یہ عبارت لکھی ہے کہ (اگر بغیر اطلاع مدعا علیہ کے یکطرفہ ڈگری ہو گئی ہو تو ہنگام اجرائے ڈگری یا صدور ڈگری سے ایک ہفتہ مین درخواست نظر ثانی گذر سکتی ہے) اس عبارت سے بہت سے امر بحث طلب ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ بروقت تیاری ہدایت مذکور کے غور نہین کیا گیا (باقی آئندہ)

ہدایت نمبری ۲۹۳ مجریہ ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء — اگر تاریخ پیشی اوّل پر مدعا علیہ باوجود اطلاعیابی حاضر نہ ہو یا کوئی درخواست مہلت نہ گذرے اور مدعی مع ثبوت کے حاضر ہو۔ عدالت کو بموجب ہدایت نمبری ۱۰۔ مجریہ ۳۔ فروری سنہ ۱۸۹۵ء عمل کرنا ہوگا۔ بصورت پیش ہونے درخواست مہلت کے دوسری تاریخ مقرر کرنی ہوگی البتہ دوسری دفعہ مہلت کا دیا جانا لازمی نہ ہوگا۔ عدالت کو ضرورتِ مدعا علیہ پر لحاظ کرکے حکم دینا مناسب ہوگا۔ البتہ عدم حاضری مدعا علیہ کی کہ جب وہ باوجود اطلاعیابی حاضر ہی نہ ہوا اور نہ درخواست مہلت پیش کرے جداگانہ ہے۔

ہدایت نمبری ۱۳۷۴ مجریہ ۱۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۲ء — بضمیمۂ ہدایت نمبری ۱۰۔ مجریہ ۱۸۹۵ء و نمبری ۳۔ مجریہ ۱۸۹۲ء مناسب ہے کہ جب فیصلۂ یکطرفہ کی نظر ثانی پیش ہوا اور نظر ثانی کنندہ ثبوت معذوری داخل کردے تو محض تاریخ مقرر کرکے فریق ثانی کو اطلاع دینے کا حکم لکھا جاوے اور کوئی لفظ منسوخی ڈگری وغیرہ کا نہ لکھا جاوے البتہ فیصلۂ اخیر کے وقت جو تجویز ہو وہ مفصل درج ہونی چاہیے۔

(بقیہ از صفحہ ماسبق) ہدایت نمبری ۱۰۔ مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت مسطورہ دربارہ تشریح قواعد و ضوابط فریقین مقدمہ کی حاضری و غیر حاضری کے نتایج مین اور یکطرفہ ڈگری کے بیان مین جاری ہوئی ہے اور یہ ہدایت جب جاری کیگئی تھی کہ محکمجات ماتحت مین یہ بیضابطگی دیکھی گئی کہ ڈگریان یکطرفہ بحق مدعی بلا اطلاع و حاضری مدعا علیہ کے صادر ہوگئیں تو جب اجراء ڈگری مذکور پر مدیون کو ڈگری سے خبر ہوئی تب نقل ڈگری مذکور کی لیکر محکمۂ بالادست مین روبکاری مرافعہ پوری قیمت کی کاغذ پر پیش کیا جو بیضابطہ تھا۔ مگر حکام ماتحت نے اوسکو سماعت کرکے روبکاری تجویز صادر کی اور یہ ناقص دستور جملہ محکمہ جات مین جاری ہوگیا مگر یہ قاعدہ بالکل بیضابطہ تھا۔ کیونکہ روبکاری مرافعہ جب ہوسکتا ہے کہ جوابدہی کے بعد مقدمہ کا فیصلہ ہو۔ پہلے قاعدہ مین بابت غیر حاضری فریقین کے لکھا گیا ہے کہ اگر پیشی مقدمہ کے روز فریقین مین سے کوئی حاضر نہ ہو تو مقدمہ خارج کیا جاویگا۔ مگر تیس دن کے اندر مدعی کو استحقاق ہوگا کہ درخواست باظہار وجہ عدم حاضری کی پیش کرے۔ یہ آسان طریقہ واسطے حق رسی مدعیان کے تجویز کیا گیا تھا۔ کیونکہ پہلے مدعی کی ایسی صورت مین دوبارہ نالش سنی جاتی تھی۔ دوسرے قاعدہ مین اوسی صورت کا ضابطہ مقرر کیا گیا ہے کہ مدعی حاضر ہوا ور مدعا علیہ غیر حاضر ہو۔ تیسرے قاعدہ مین مدعا علیہ کی حاضری اور مدعی کی غیر حاضری مین طریقۂ کارروائی بتلایا گیا ہے۔ چوتھے اور پانچوین قاعدہ مین کئی مدعیان و مدعا علیہم مین سے ایک کی حاضری کی حالت مین کارروائی مقدمہ جاری رکھنے قرار پائی ہے۔ چھٹے قاعدہ مین یکطرفہ ڈگری کا ذکر ہے کہ جسکی بابت مختاران عدالت نے اپنی رائے مذکور لکھی ہے اوس قاعدہ مین یہ لکھا ہے کہ باوجود حسب ضابطہ جاری ہونے سمن کے مدعا علیہ بروز پیشی مقدمہ حاضر عدالت نہ آوے اسکی غیر حاضری مین یکطرفہ ڈگری بحق مدعی صادر ہوجاوے تو بغرض انصاف رسانی اور سہولیت کے محکمۂ عالیہ کونسل سے یہ بات قرار دیگئی کہ ایسی ڈگری کی تاریخ صدور سے ایسا مدعا علیہ اگر تیس دن کے اندر عدالت کو اطمینان دلادیویگا کہ فلان ضروری سبب سے بروز تاریخ پیشی حاضر عدالت نہ ہوسکا۔ تو عدالت کو اختیار دیا گیا کہ درخواست نظر ثانی کو منظور کرکے حکم منسوخی ڈگری اور اجرائے کارروائی جدید مقدمہ مذکور کا صادر کرے اور یہ طریقہ اوس صورت مین جاری ہوگا کہ جب مدعا علیہ کو حسب ضابطہ ارجاع نالش سے اطلاع ہوگئی ہو مگر مجبوراً بروز تاریخ پیشی حاضر نہ ہوسکا ہو۔

یہ دوسری صورت کیواسطے قاعدہ مقرر کیا گیا کہ اگر مدعا علیہ کی اطلاعدہی نہ ہوئی ہو یعنی مدعا علیہ کے پاس تک سمن نہ پہنچا ہوا ور اوسنے سمن کو لیکر رسید نہ لکھدی ہو۔ الا دوسری صورتون پر سمن کا اجرائے قانونی نہ ہوا ہو۔ اور مدعا علیہ حاضر نہ آیا ہوا ور یکطرفہ ڈگری بحق مدعی صادر ہوجاتی تو مدعا علیہ کیواسطے بہ انصاف دادرسی محکمۂ عالیہ کونسل سے یہ طریقہ آسان جارہ جوئی کا تجویز کیا گیا کہ جسوقت کہ اوسکو اطلاع ملی (باقی بصفحہ آئندہ)

بیانات تحریری جو فریقین مقدمہ داخل کرین اور انکی زبان بندی کا ذکر

> دستور العمل منظور شدہ و مطبوعہ صفحات از ۲۵ تا ۲۷۔

اس امر کی ممانعت نہین ہے کہ فریقین یا کوئی ایک فریق اپنا بیان یا جواب تحریری داخل کرے لیکن[ف] عدالت کو ممانعت یہ ہے کہ کاغذات مذکور کی داخل کرنیکی خود ہدایت کرے بلکہ عدالت کو واجب ہے کہ فریقین کے اظہارات اپنے مواجہہ اور نگرانی اور اہتمام مین ایسے قلمبند کراوے کہ امور تنقیح طلب اوس سے صاف صاف پیدا ہوجاوین اور جب کوئی فریق بیان تحریری پیش کرے تو حاکم عدالت صرف اوسی پر قناعت نہ کرے بلکہ اوسکے مضامین مندرجہ کے علاوہ جو جو امور کہ دریافت و تحقیق طلب ہون بذریعہ اظہار دریافت اور تحقیق کر لیوے تاکہ انفصال مقدمہ کے وقت کوئی امر غیر تحقیق شدہ باقی نہ رہجاوے مقدمہ کی پیشی کے دن یا اوس سے پہلے اگر فریق مقدمہ از خود اپنے بیانات تحریری داخل کرنا چاہین تو

[ف] یہ ممانعت نہ خلاف قانون بلکہ خلاف عقل معلوم ہوتی ہے بیشک یہ امر ضروری ہے کہ عدالت فریقین کے اظہارات قلمبند کرے مگر بیان تحریری داخل کرنے کے حکم کو ممنوع قرار دینا مناسب نہین ۔ من مؤلف

(بقیہ از صفحہ ماسبق) صدور ڈگری سے ایک ہفتہ کے اندر اور بہنگام اجراء ڈگری خواہ اوس روز کے بعد خواہ ایک برس کے بعد خواہ کئی برس کے بعد۔ تو مدعاعلیہ صدور ڈگری مذکور کی اطلاع سے ایک ہفتہ کے اندر درخواست نظر ثانی نوجوہات موجبہ غیر حاضری پیش کرسکتا ہے اور حاکم عدالت اگر درخواست قابل منظوری کے سمجھے تو منظور کرسکتا ہے۔ مختاران عدالت نے اس بات پر غور نہین کیا کہ جو ہدایت مین یہ بات لکھی ہے کہ بلا اطلاعیابی مدعاعلیہ ڈگری ہوگئی ہو۔ اس سے کیا مطلب ہے۔ چنانچہ مطلب اونیظاہر کیا گیا۔ اور مختاران عدالت نے بلا اطلاع کے لفظ کو غلط سمجھا اور یہ اعتراض کیا ہے کہ بغیر اطلاع مدعاعلیہ کے تو کسی سمن کا اجرا ملتوی نہین ہوسکتا خواہ اصالتاً مدعاعلیہ کو اطلاع دیگئی ہو یا دوسرے طریقون مقررۂ قانون کے موجب اطلاع دیگئی ہو تو یکطرفہ ڈگری بلا اطلاع مدعاعلیہ کے کسطرح ہوسکتی ہے۔ یہ ہدایت کی غلطی ہے اور ایسا لفظ ہدایت مین کیوں درج کیا جاتا ہے۔ سو مختاران عدالت کو واضح رہے کہ اسمین کوئی غلطی واقع نہیں ہوئی ہے۔ ہدایت کو بخوبی غور سے دیکھنا چاہیے۔ اور اگر پھر بھی سمجھ مین نہ آوے تو سمجھ لیا جاوے۔ کیونکہ بدایات محکمہ عالیہ کو بلاغور ناحق کے جاری نہین ہوئین۔ بلا اطلاع مدعاعلیہ کے لفظ کی تشریح اور اجرائے سمن کی تشریح اوپر لکھدیگئی اور پھر بھی لکھی جاتی ہے کہ اجرائے سمن کئی طرح مین ہوسکتا ہے جیساکہ دستور العمل مین درج ہے منجملہ اوسکے ایک صورت یہ ہے کہ اصل سمن مدعاعلیہ کے ہاتھ مین دیاجاوے اور نقل پر رسید اوسکی لیجاوے۔ اس صورت مین اطلاع ہوجانی ممکن ہے۔ اور دوسری صورت مین اطلاع کا ہوجانا گو کہ سمن جاری ہوگیا اور کارروائی ضابطہ پوری کردیگئی لیکن مدعاعلیہ کی اطلاعیابی اوس صورت مین نہین ہوتی ہے اسی واسطے منظر ترحم محکمہ عالیہ سے ایسے مدعاعلیہون کیواسطے قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ دوسرا اعتراض انکا یہ کرتے ہین کہ ہدایت مذکورہ مین جو یہ بات درج ہے کہ بہنگام اجراء ڈگری ایسے مقدمہ کے کہ جسکی مدعاعلیہ کو اطلاع ارجاع مقدمہ کی نہ ہوئی ہو سو اس سے کیا منشا نکلتا ہے۔ سو مختاران عدالت کو واضح رہے کہ ہدایت مذکور کی دفعہ ۱ کے فقرۂ آخر کو بغور دیکھا نہین گیا۔ اسکا منشا یہ ہے کہ اگر صدور ڈگری کی بعد ایک ہفتہ کے اندر مدعاعلیہ کو ڈگری کی اطلاع ہوجاوے یا بالکل اطلاع نہ ہو مگر بہنگام اجراء ڈگری کی جب مدعاعلیہ کو ڈگری مذکور کی اطلاع ملے تب ہر دو حالت مین ایک ہفتہ کے اندر نظر ثانی کی درخواست پیش کرسکتا ہے۔ یہ ہدایت بہت ٹھیک ہے اسمین کوئی نقص یا غلطی نہین ہے البتہ فہمید طلب معاملہ ہے کہ بغیر غور کے سمجھ مین نہین آتا ہے۔ اور یہ بھی اعتراض ہے کہ ڈگری جب ناطق ہوجاتی ہے کہ چالیس روز گذر جاتے ہین۔ اور ہدایت مذکورہ کے حکم سے برس روز کے بعد بھی بہنگام اطلاع اجراء ڈگری مدعاعلیہ نظر ثانی کرسکتا ہے سو یہ کیسی ہدایت ہے۔ مختاران عدالت کو واضح رہے کہ وہ چالیس دن کی میعاد ناطق ہوجانے اوس ڈگری کی ہے کہ جو یکطرفہ نہ ہوئی ہو نہ اس ڈگری کی کہ جو یکطرفہ بغیر اطلاعیابی نالش کے ہوگئی ہو کہ جسکے واسطے یہ طریقہ آسان مقرر کیا گیا ہے۔ بعد مین یہ اعتراض کرتے ہین کہ جب نالش تنسیخ ڈگری کی نہین سماعت کیجاویگی تو پھر جو قانون میعاد سماعت مین تنسیخ ڈگری کی میعاد درج ہے وہ کیون درج کیگئی ہے۔ مختاران عدالت کو واضح رہے کہ ایسی ڈگریونکے واسطے کہ جو یکطرفہ بغیر اطلاعیابی مدعاعلیہ ہوئی ہون قاعدہ ارجاع نالش تنسیخ ڈگری کا مقرر (باقی صفحہ آئندہ)

بہ ثبت دستخط و تصدیق جسطرح کہ عرضی نالش پر ہوتی ہے داخل کرینگے[۱] - اگر باوجود اسکے عدالت کے نزدیک کسی فریق کا بیان قلمبند کیا جانا بھی مناسب اور ضروری ہو تو عدالت اوسکو اسیوقت قلمبند کریگی -

عرضی[۲] نالش کی مرمت کی درخواست امور تنقیح طلب کے قرار دیے جانیسے پہلے گذر سکتی ہے -

ہدایت نمبری ۸ مجریہ ۲۲ مئی ۱۸۵۳ء

اظہار یعنی بیان حکام کے روبرو تحریر ہونا چاہیے - ہر ایک بیان سر اجلاس تحریر ہوا کرے اور ختم ہونے پر بعد تحریر تتمہ جات وغیرہ فوراً تصدیق ہو جایا کرے - یہ ہرگز نہین ہونا چاہیے کہ تحریر و تصدیق اظہارات کے درمیان کچھ عرصہ گذرے اور تصدیق اظہارات کیلیے فریقین بلائے جاوین -

ہدایت نمبری ۱۰۲ مجریہ ۱۶ مارچ ۱۸۵۵ء

جبکہ فریقین مقدمہ حاضر عدالت ہون تو نقلبندی اونکے بیانات اور ضروری بحث کے مقدمہ کی کارروائی کو جلد طے کرنا مناسب ہے اس سے کچھ فائدہ نہین کہ فریقین کے بیانات نہ لکھے جاوین اور مقدمہ کو طے نہ کیا جاوے اور انتظار مدت دراز تک پیش کرنے جواب دعوی و جواب الجواب بعد جواب کا ہوتا رہے پس اگر کوئی فریق تحریری جواب دعوی یا جواب الجواب پیش کرے تو اوسکو قبول کرنا ناواجب نہین ہے لیکن ان کاغذات کے ادخال کے انتظار مین مقدمہ کو پڑا رکھنا اور بیوم

---

[۱] بیانات تحریری بلحاظ حالات مقدمہ اختصار کے ساتھ لکھے جائینگے دلایل کے ساتھ مرتب ہونیکی ضرورت نہین بلکہ حتی الامکان اونھین واقعات کا بیان ہو کہ جنکو وہ فریق جسنے بیان تحریری پیش کیا ہو نفس مقدمہ باور کرے یا جنکو وہ تسلیم کرتا ہو یا سمجھتا ہو کہ وہ اونکو ثابت کریگا ایسا ہر بیان تحریری فقرات مین منقسم کیا جاویگا جن پر نمبر مسلسل ثبت ہوگا اور ہر دفعہ مین جہانتک ممکن ہو ایک جدید بات لکھی جاویگی - اگر عدالت کے نزدیک کوئی بیان تحریری جسے کسی فریق نے داخل کیا ہو بحث یا دلایل کیساتھ لکھا گیا ہو یا طول طویل ہو یا مقدمہ سے غیر متعلق امر کی بابت ہو تو عدالت مجاز ہے کہ اسیوقت اسکی اصلاح کریا اوسکی اوپر حکم لکھکر اسکو نامنظور کرے یا پیش کنندہ کو اصلاح کیلیے میعاد مقرر کرکے واپس دے - من مؤلف

[۲] یہ قید درست نہین معلوم ہوتی - دیگر ممالک مین تجویز آخر سے قبل کسیوقت عرضی نالش ترمیم ہو سکتی ہے بشرطیکہ نوعیت نالش تبدیل نہو جاوے - من مؤلف

(بقیہ از صفحہ ماسبق) نہین کیا گیا اور نیز ہو مقدمات کیواسطے بہ میعاد سماعت ایک سال تجویز کی گئی ہے بلکہ ایسی ڈگریات کی تنسیخ کیواسطے یہ میعاد مقرر کی گئی ہے کہ جب کوئی ڈگری کسیکی بابت کسی حق کے حسب ضابطہ صادر ہو جاوے اور فریق ثالث کے حق مین وہ مضر ہو تو چونکہ اوس مقدمہ مین وہ فریق ثالث کوئی فریق نہین ہے کہ وہ مرافعہ کرنیکا منصب رکھے اسواسطے اسکو نالش تنسیخ ڈگری کی دایر کرنیکا اختیار دیا گیا اور ایک سال کی میعاد مقرر کی گئی -

حکم روبکار میر مختاران عدالت تحریر کرتے ہین کہ یہ عملدرآمد تنسیخ ڈگری کا قدیم سے جاری ہے - پس ہدایت مذکور پر غور مکرر ہو کر جدید ہدایت جاری کیجاوے - مختاران عدالت کو واضح ہے کہ جو دستور غلط فہمی سے کہین جاری ہو گیا وہ قابل تمثیل اور تعمیل کے نہین ہے - اسواسطے کہ جب مدعا علیہ ہونکے حق مین ڈگری یکطرفہ بغیر اطلاع مدعی کی صورت مین تنسیخ ڈگری کی نالش کرنی پڑتی تھی تو بڑی ناانصافی ہوتی تھی - کہ خرچہ ناحق مدعا علیہ کے ذمہ پڑتا تھا یا مدعی کے ذمہ - حالانکہ دونو کا کچھ قصور نہین تھا - اسواسطے یہ طریقہ آسان دادرسی کا تجویز کیا گیا ہے - اور جو مختاران عدالت تنسیخ ڈگری کی میعاد ایک سال کی بموجب حکم دفتر خاص نظم نومبر ۱۸۶۵ء کے اطلاع دیتے ہین اسکی کیا ضرورت ہے محکمہ عالیہ سے کوئی ہدایت ایسی جاری نہین ہوئی کہ جس سے ایک سال کی میعاد تنسیخ ڈگری منسوخ کیگئی ہو - اور علاوہ ازین جو قاعدہ کہ ایک دفعہ جاری ہو جاتا ہے اور بعد ازان اوسمین تغیر و تبدل مقتضائے انصاف معلوم ہوتا ہے تو طریقہ اوّل کا تبدیل کرنا کوئی بیجا امر نہین ہے - اور جو مختاران عدالت تحریر کرتے ہین کہ لفظ ہنگام اجرائے ڈگری جو محکمہ عالیہ کی ہدایت مین درج کیا گیا ہے یہ گول مول ہے اسمین تعین میعاد کا نہین کیا گیا - سو گول مول بالکل نہین ہے بلکہ بہت صاف ہے - چنانچہ اوسکی تشریح اوپر آچکی اندک فکر و تامل سے اصل مطلب ہدایت کا معلوم ہو سکتا ہے - لہذا نقل اسکی بحکمہ عدالت دیوانی بجا مرسل ہوا اور لکھا جاوے کہ آیندہ جب کوئی امر مندرجہ ہدایت سمجھ مین نہ آوے یا اوسمین کوئی شبہ ہو - بتحریر مفصل یا زبانی اوسکا تشفی کر لینا مناسب ہے - اور اسطرح سے ہدایت مجریہ محکمہ عالیہ کونسل کی نسبت خیال کرنا مناسب نہین ہے اور جو ہدایات کہ اس بارہ مین جاری ہوئی ہین اور اونکے برخلاف کارروائی کبھی کبھی ہوتی ہے انکو قطعی مسدود کر دینا چاہیے اور ہدایات کے بموجب عملدرآمد رکھنا واجب ہے فقط - من مولف

حاضری فریقین اونکے بیانات کاقلمبند نہ کرنا اور مقدمہ کی کارروائی کو بند رکھنا واجب ہے۔

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۱۲ نومبر ۱۸۹۳ء	بیانات فریقین حکام اپنے روبرو اپنی نگرانی مین تحریر کراوین۔ اور بعد تحریر بیان

سے اظہار دہندہ کو سنا کر جبکہ وہ اقرار کرے کہ میرا یہی بیان ہے تب اوس پر عبارت تصدیق کرنے اظہار دہندہ کی لکھکر بعد تحریر تاریخ کے اپنا دستخط کر دیا کرین۔

مجریہ ۱۱ اگست ۱۹۰۲ء	عملدرآمد عدالت ہائے راج کا قدیم سے ایسا ثابت ہے کہ مقدمات مین مدعا علیہ کا

اظہار حلفاً نہین لیا جاتا تو اسکی کوئی ضرورت بھی نہین معلوم ہوتی۔ علی ہذا مدعیان کا بیان بھی حلفی تحریر کرنا بالعموم لازمی قرار دیا جانا خلاف عملدرآمد اور غیر ضروری ہے۔ البتہ عدالت بنظر انکشاف اصلیت مقدمہ یا کسی خاص واقعہ کے مدعی کا بیان حلفی لے سکتی ہے۔ اور مدعی اگر مدعا علیہ پر حصر کرے تو مدعا علیہ بھی رضامندی سے حلفاً اظہار دیسکتا ہے۔ اسیطرح مدعا علیہ کے حصر کرنے پر مدعی برضائے خود حلف اوٹھا سکتا ہے مجبور نہین کیا جا سکتا۔ گواہان فریقین مقدمہ کا اظہار حلفیہ ہوتا ہے آیندہ بھی اسیطرح ہوتا رہے۔ *

امور تنقیح طلب

دستور العمل منظور شدہ و مطبوعہ دفعات ۲۸ و ۲۹	بابت امر نزاعی کے فریقین سے بخوبی دریافت و تحقیق کرنیکے بعد جو امور متعلق

نفس مقدمہ پیدا ہونگے کہ جنکو ایک فریق بیان کرے اور دوسرے فریق کو اوس سے انکار ہو وہ علیحدہ علیحدہ کاغذ پر علیحدہ علیحدہ ہر ایک امر لکھا جاویگا اور اوس کاغذ کا نام فرد امور تنقیح طلب ہوگا۔

عدالت اونھین امور کی تنقیح کرنیکے بعد یا جو کسی وقت آیندہ کوئی اور امر تنقیح طلب پیدا ہوا اوسکی تنقیح کرکے مقدمہ کو فیصل کریگی اور ہر ایک امر تنقیح طلب کے مقابل عدالت تحریر کریگی کہ اسکا بار ثبوت کس فریق پر ہے۔

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۳۰	اگر بعد تجویز امور تنقیح طلب کے کوئی امر قانونی یا واقعاتی ایسا ہو کہ جسکی اوسوقت

* جگہ لفظ علیحدہ علیحدہ غلط معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی کاغذ پر جملہ امور تنقیح طلب بنمبر جداگانہ قایم ہوسکتے ہین۔ من مولف

تنقیح ہوسکتی ہو تو عدالت اوسی وقت اوسکی تنقیح کرکے اگر عدالت کے نزدیک وہ تنقیح کافی ہو تو فوراً مقدمہ فیصل کریگی ورنہ دوسری تاریخ مقرر کرکے فریقین کو ہدایت کریگی۔ تاریخ مذکورہ پر ثبوت و تردید جو کچھ اونکے پاس ہو تمام وکمال حاضر کرین یا معرفت عدالت کے گواہونکو یا کسی سند کو کہ جو کسی کے پاس ہو طلب کرانیکے لیے جلدتر درخواست کرین۔

سرکلر نمبری ۳۱ مورخہ ۱۸۹۰ء

امور تنقیح طلب کی نقول بلا دستخط ومہر سادہ کاغذ پر معرفت سرشتہ دار یا دیگر اہلکار لکھا کر فریقین کو دیجاویگی اور حکم کے اندر اوسکے دیے جانیکا ذکر لکھا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۱۶۔ فروری ۱۸۹۵ء

فریقین کے بیانات قلمبند ہوکر اوسیوقت اونکی حاضری مین تنقیح طلب امور قرار دینے چاہیین۔ کارروائی کو زیادہ عرصہ تک بڑھانیکے لیے بلا ضرورت تحریری جواب پیش کرنیکے لیے ہدایت کرنا بیفائدہ ہے۔

ہدایت نمبری ۹۔ مجریہ ۲۸۔ اپریل ۱۸۹۵ء

مقدمات کی تحقیقات اور تصفیہ تنقیحات قرار دیکر کیے جاوین ہر ایک تنقیح و تجویز علیحدہ علیحدہ فیصلہ مین دکھائیجاوے۔

ہدایت نمبری ۱۵ مجریہ یکم اگست ۱۸۹۵ء

فریقین مقدمہ خواندہ ہون تو خود تنقیحات کی نقل لے لیوین یا اونکے وکیل نقل کرلیوین۔ اگر ناخواندہ ہون تو اونکے وکلا نقل لے لیوین اور وکیل بھی نہو تو نقل نویسون سے بہ اجرت نقل کرادیجاوے۔

مجریہ ۹۔ جون ۱۸۹۶ء

جب مقدمہ متدائرہ پیشی اوّل پر پیش ہو تو تاریخ پر وکلائے فریقین یا فریقین سے بحث کیجاکر امور تنقیح طلب قایم کیے جاوین اور راون پر فریقین کے دستخط کرائے جاوین اور جس تنقیح کا جواب جس فریق سے متعلق ہوا اوسکو عدالت ثبوت و تردید وغیرہ پیش کرنیکی ہدایت کرے۔ اور اگر کسی مسل کے دفتر سے برآمد کرانیکی ضرورت ہوا اوسکی بابت حکم صادر کرے اور پھر اور تاریخ پیشی مقرر کرکے فریقین کو اطلاع دیدے اور بوقت فیصلہ تصفیہ اونھین تنقیحات قرار دادہ کا کیا جاوے۔

مجریہ ۱۵۔ اگست ۱۸۹۹ء

جبکہ بحاضری فریقین تنقیح قایم ہوتی ہین تو فریق ناخواندہ کی بابت جسکا وکیل بھی نہو حکم مین یہ صراحت ہوسکتی ہے کہ نقل نویس سے بہ اجرت نقل کرادیجاوے اور اگر کسی فریق کی

غیرحاضری مین تنقیح قرار دیجاوین تو فریق غیرحاضر کی درخواست پیش ہونے پر کارروائی ممکن ہے اور اگر فریق درخواست دہندہ نقل تنقیح لینے نہ آوے تو نقل مذکور شامل مسل کردیجایا کرے۔ بہر وقت حاضری باضابطہ درخواست پیش ہونے پر دیجاوے۔ زر اجرت نقلنویسی کے حساب مین شامل رہیگا اور نقل تنقیح دینے کیلیے تاریخ مقرر کرنیکی ضرورت نہین ہے جہانتک ممکن ہو فوراً دیدیجاوے اور ہنگام فیصلہ تصفیہ اوسکا کیا جاوے۔

ہدایت نمبری ۹۲ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹... تحریریہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء | امور تنقیح طلب اوسوقت پیدا ہوتے ہین کہ جب کوئی فریق کسی امر نفس مقدمہ متعلقہ واقعات یا قانون کو ظاہر کرے اور فریق ثانی اوس سے انکار کرے۔ اور وہ امور دو قسم کے ہوا کرتے ہین۔ اوّل واقعاتی۔ دوم قانونی۔ پس اوّل عدالت پر فرض ہے کہ بیان دعوی کے پیش ہونے پر فریق ثانی کے نام بلحاظ عرصہ تعمیل سمن۔ سمن جاری کرے۔ جسوقت بروز تاریخ پیشی فریقین حاضر ہون اوّل عرضی دعوی کو دیکھکر فریق ثانی کا بیان قلمبند کرے۔ یا فریق ثانی نے جواب دعوی تحریری پیش کیا ہوا ور کوئی امر ضروری فریقین سے دریافت طلب نہ ہو تو عرضی دعوی و جواب دعوی کی روسے بمواجہہ فریقین امور تنقیح طلب قایم کیے جاوین اور اونکے موافق فریقین کو تاریخ آیندہ پر ثبوت پیش کرنیکی ہدایت ہوا کرے جب فریقین امور تنقیح طلب کا جواب پیش کرین یا اوس جواب کی ہمراہ ثبوت تحریری یا بیانی داخل یا پیش کرین اوسکے موافق بعد تکمیل تحقیقات مقدمہ کا فیصلہ کیا جاوے۔

ضابطہ دیوانی ... دفعہ ۱۴۸ | اگر حاکم عدالت کے نزدیک کوئی امر تنقیح طلب ایسا ہو کہ اوسکی تنقیح معرفت مہاجنان ساہوکاران وغیرہ اشخاص بموجب بہی کہاتہ و کاغذات حساب فریقین ہونی ممکن اور واجب ہو تو حاکم عدالت کو مناسب ہوگا کہ معرفت ایسے معتبر اشخاص مذکور کے اون مدارج کی تنقیح کرالیوے لیکن امر تنقیح طلب مذکور کو اوّل حاکم عدالت قلمبند کر کے اشخاص مذکور کو دیدیگا تاکہ اسکے بموجب تنقیح عمل مین آوے بغیر صاف صاف لکھدینے امور مذکور کے کوئی مقدمہ ایسے اشخاص کو سپرد نہین کیا جاویگا[1]

[1] تنقیحات کے متعلق عدالت کو اختیار ہے کہ ڈگری صادر ہونے سے پہلے کسی وقت امور تنقیح طلب کو اون شرایط سے جو مناسب معلوم ہون ترمیم کرے۔ یا اون مین اور امور تنقیح طلب شامل کرے۔ اور ایسے امور تنقیح طلب جو براہ غلطی قرار دیے گئے یا بڑہائے گئے معلوم ہوتے ہون خارج کردے۔ من مؤلف

طلبی گواہان اونکی حاضری یا غیر حاضری اور طریقۂ تحریر شہادت

ہدایت نمبری ۱۱۶ - مجریۂ ۵ - مارچ ۱۸۸۵ء و ہدایت نمبری ۱۵۷ اسمبت ۱۹۶۷ مجریۂ ۲ - جنوری ۱۹۱۲ء و دستور العمل منطور شدہ از دفعہ ۳۲ تا ۴۰

دفعہ ۳۲ (۱) فریقین کو اختیار رہے کہ اپنے گواہونکے نام جنکی حاضری ادائے شہادت یا دستاویز پیش کرنیکے لیے ضروری سمجھین بقید ولدیت و قومیت و سکونت و پتہ مفصل و تشریح دستاویز کے فوراً عرضی کے اندر درج کرکے عدالت مین کہ جہان مقدمہ دایر ہو پیش کرین۔

دفعہ ۳۳ (۲) عدالت کو مناسب ہوگا کہ فریقین کے گواہونکے نام جدا جدا اطلاعنامہ دو دو پرت ایک اصل اور ایک نقل تیار کراوے کہ جسکے اندر فریقین مقدمہ کے نام اور نام اوسکا کہ جس نے گواہی دینے کو بلوایا ہے - بصراحت تاریخ و یوم و وقت اور مقام کے اور نیز اس امر کے کہ کیا کیا سند یا کوئی دستاویز اپنے ساتھ حاضر لانا چاہیے درج ہوا ور تاریخ مقررہ سے اسقدر پہلے جاری کراوے کہ جسقدر ضروری اور مناسب معلوم ہوا ور اس بات کی تصریح صاف صاف لکھدینی چاہیے کہ گواہ کا اصالتاً حاضر آنا عدالت کو منظور ہے یا بذریعہ تحریر کے گواہی لینی منظور ہے -

دفعہ ۳۴ (۳) اطلاعنامہ مذکور بذریعہ ملازمان تنخواہ دار عدالت کے ناظر یا کسی دیگر اہلکار کی معرفت جاری ہوا کریگا - اور اسیطرح پر اوسکا اجرا عمل مین آویگا کہ ایک پرت اطلاعنامہ کی گواہ کو یا اوسکے قریبی رشتہ دار یا کارندہ کو یا وکیل یا ملازم کو سپرد کیجاویگی اور دوسری پرت کی پشت پر اوسکی رسید لکھائیجاویگی -

دفعہ ۳۵ (۴) گواہ مذکور کو لازم ہوگا کہ بتعمیل اطلاعنامہ مذکور تاریخ اور وقت معینہ پر عدالت مین حاضر ہوکر گواہی دیوے اور جبتک حاکم عدالت رخصت نہ کرے اس جگہ ٹھیرے -

دفعہ ۳۶ (۵) حاکم عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک رجسٹر مین جو رجسٹر حاضری گواہان کے نام سے نامزد ہوگا

---

(۱) دستور العمل کی دفعات کا نمبر دفعات کے ساتھ ہے اور مضمون کے ساتھ جو نمبر ہین وہ ہدایت نمبری ۱۱۶ ۱۸۸۵ء کے ہین - ہدایت مجریۂ ۲ - جنوری ۱۹۱۲ء مین صرف یہ حکم ہے کہ ہدایت نمبری ۱۱۶ کے مطابق عمل ہونا چاہیے - دفعہ ۴۰ کے اندراج کے بعد ہدایت نمبری ۲۷۲ - درج ہے - اوسکے بعد دستور العمل کی دفعات و ہدایت ۱۸۸۵ء کے نمبرون کا پھر آغاز - من مؤلف

اور تاریخ واسمائے گواہان قبل تاریخ پیشی مقدمات کے درج ہونگے - بروقت حاضری گواہ یا پیش کرنے تحریری شہادت کے فورًا اوسکی حاضری اور پیش کرنے تحریری شہادت کا ذکر بقید وقت درج کرا دیوے اور جو نقل سمن کی گواہ کے پاس ہوگی اوسکی پشت پر معرفت اہلکار سرشتہ تاریخ اور وقت حاضری یا پیش کرنے شہادت تحریری کا لکھا دیوے اور روزمرہ اس رجسٹر پر حاکم عدالت اپنے دستخط بغرض تکمیل کرتا رہے -

دفعہ ۳۷ (۴) درصورتیکہ اوس روز کسی سبب سے شہادت تحریر نہ ہوسکے اور کسی دوسرے روز کی حاضری مقرر ہو تو گواہ کو چاہیے کہ سمن کی پشت پر حاکم یا سرشتہ دار یا ناظر کی معرفت تاریخ مقررۂ ثانی لکھا لیوے اور اونکو واجب ہوگا کہ خود سمن کو طلب کرکے تاریخ مقررۂ ثانی لکھدیوین اگر سمن گواہ کے پاس نہ ہو تو کسی سفید کاغذ کے پرچہ پر نام گواہ اور تاریخ پیشی لکھکر حوالہ گواہ مذکور کر دیں۔

دفعہ ۳۸ (۴) درصورتیکہ سمن مین اجازت ہو کہ شہادت بذریعہ تحریر ادا کیجاوے تو گواہ مذکور کو لازم ہوگا کہ قبل ازان یا بتاریخ معینہ تحریری شہادت اپنی راست راست جو کچھ جانتا ہو قلمبند کرکے یا کراکے بعد ثبت اپنے دستخط یا مہر کے عدالت مین پاس ناظر کے بھجواوے اور پشت سمن پر اوسکی رسید لے لیوے -

دفعہ ۳۹ (۵) اگر کوئی گواہ حاضری عدالت اور ادائے شہادت اور پیش کرنے تحریری شہادت یا پیش کرنے دستاویز مطلوبۂ عدالت سے بلا وجہ موجہ عمدًا گریز کرے یا لاپروائی کرے تو حاکم عدالت کو اختیار ہوگا کہ بروقت پیش ہونے درخواست اوس فریق کے جسکا وہ گواہ ہو واسطے تعمیل حکم عدالت اپنا حکمنامہ موسومہ گواہ مذکور جاری کرے - گواہ مذکور کو لازم ہوگا کہ بلا عذر حاضر عدالت ہوکر شہادت قلمبند کرا دیوے یا تحریری شہادت عدالت مین بھیجدیوے -

دفعہ ۴۰ (۶) درصورتیکہ حکمنامۂ مذکور کی تعمیل کرنیسے عمدًا قاصر رہیگا تو حاکم عدالت کو اختیار ہوگا کہ بتحریر روبکار بتعین حال مفصل کارروائی مذکور کا درج ہو مقدمہ عدول حکمی کا مرتب کرے اور بصورت ثبوت جرم جرمانہ بنظر حیثیت مقدمہ وحیثیت گواہ کے گواہ مذکور پر کرے -

ہدایت نمبری ۲ ۴۴ سمبت ۱۹۶۲ مجریہ ۱۹ اگست ۱۹۰۵ء	اگر سمن جاری ہونے پر گواہ حاضر نہ ہون تو اونکی نسبت

کارروائی ضابطہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس بارے مین ہدایت جاری ہوچکی ہے۔

دستور العمل دفعہ ۴۱ و ہدایت نمبری ۹ ۱۱ سنہ ۱۸۹۵ع و ہدایات نمبری ۱۵۷ مجریہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۱۲ع

(۷) اگر فریقین مقدمہ مین سے کوئی پیشی مقدمہ کیوقت اپنے ساتھ اپنے گواہ حاضر لاوے اور شہادت کیلیے پیش کرے یا منجملہ اشخاص حاضرین عدالت کسیکو گواہی دینے کیلیے عدالت مین بلوانا چاہے تو حاکم عدالت کو واجب ہوگا کہ بفور پیش ہونی درخواست کے ایسے گواہ پیشکردہ کی شہادت قلمبند کرلیوے اور گواہان حاضرین عدالت کو طلب کرکے شہادت لکھ لیوے۔

دفعہ ۴۲ (۸) اگر کوئی گواہ حاضر آمدۂ عدالت بلا اجازت حاکم عدالت کے چلا جاویگا تو حاکم عدالت اوسکی نسبت بھی بصورت نہ ہونے کسی وجہہ موجہہ غیر حاضری کے بعد تحریر اوسکے جواب کے بنظر حیثیت مقدمہ و حیثیت گواہ کے تجویز جرمانہ کی کریگا۔

دفعہ ۴۳ (۹) حاکم عدالت کو لازم ہوگا کہ تاریخ اور وقت معینہ پر گواہان حاضر آمدہ کی شہادت قلمبند کرلیوے۔ بصورت لاپروائی و غفلت موجب بازپرس ہوگا۔

ہدایت نمبری ۱۱۷ مجریہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۸۵ع و دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۴۵

گواہونکے اظہارات حاکم عدالت کے روبرو عموماً مسلسل لکھے جاوینگے بطور سوال و جواب کے بلا کسی خاص وجہہ کے نہین لکھے جاوینگے اور بعد تحریر اظہارات مذکور کے اوسیوقت حاکم عدالت کے روبرو بیان کنندہ کو سنا دیا جاویگا۔ اور جب اوسکو منکروہ منظور اور تصدیق کریگا کہ یہ ہی میرا بیان ہے تب حاکم عدالت اوسکا دستخط یا مُہر اگر لکھنا جانتا ہو یا مُہر پاس رکھتا ہو کرالیویگا اور اوسیوقت اپنا دستخط بھی لکھدیگا۔ اور اگر مدعی کے دعوے سے مدعاعلیہ اقبال کرے تو ایسے بیان مدعاعلیہ کے سلسلہ مین ایسے دو شخصونکی شہادت شناخت بحلف قلمبند ہونی چاہیے جو مدعاعلیہ کو پہچانتے ہون۔

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۹۳ع

جملہ حکام کو لازم ہے کہ اظہار اپنے روبرو اپنی نگرانی مین تحریر کراوین اور بعد تحریر اظہار کے اظہار دہندہ کو سُنا کر جبکہ وہ اقرار کرے کہ میرا یہی بیان ہے تب اوسپر عبارت تصدیق کرنے اظہار دہندہ کی لکھکر بعد تحریر تاریخ کے اپنا دستخط کردیا کرین۔

ہدایت نمبری ۱۴ اسمبت ۱۹۰۱ مجریہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۷ء

عملدر آمد جملہ عدالتہائے راج کا قدیم سے ایسا ثابت ہو رہا ہے کہ کسی صیغہ کے مقدمات مین مدعا علیہ کا اظہار حلفاً نہین لیا جاتا تو اوسکے شکست کیے جانیکی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ مدعیان کے بیان کا حلفی تحریر کرنا بھی بالعموم لازمی قرار دیا جانا خلاف عملدر آمد و غیر ضروری معلوم ہوتا ہے البتہ عدالت بنظر انکشاف اصلیت مقدمات کسی خاص واقع کے مدعی کا بیان حلفاً لے سکتی ہے۔ اور مدعی اگر مدعا علیہ پر حصر کرے تو مدعا علیہ بھی رضامندی سے حلفاً اظہار دے سکتا ہے۔ اسیطرح مدعا علیہ کے حصر کرنے پر مدعی برضائے خود حلف اوٹھا سکتا ہے مجبور نہین کیا جا سکتا۔ گواہان فریقین مقدمات ہر دو صیغہ جات کا اظہار حلفاً ہوتا ہے اور آیندہ بھی اسیطرح ہونا چاہیے

مجریہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

جب کسیکا بیان قلمبند کیا جاوے تو بیان کنندہ سے قبل تحریر بیان یہ الفاظ کہلائے جاوین (پرمیشور کو حاضر و ناظر جانکر دھرم ایمان سے جو کچھ اس مقدمہ مین جانتا ہون سچ سچ بیان کرونگا سوائے سچ کچھ نہین کہونگا پرمیشور میری مدد کرے) ان الفاظ کے کہلانیکے بعد بیان تحریر کیا جاوے آیندہ اسکے خلاف عمل نہ کیا جاوے۔ اہل اسلام کیلیے لفظ (خدا) بجائے پرمیشور کے استعمال کیا جاوے۔[۵۱]

دستور العمل دفعہ ۴۴ وہدایت نمبری ۱۱۶ ۔ ۱۸۸۵ء

(۱) جن لوگونکی حاضری عدالتون مین بغرض ادائے شہادت وغیرہ بلحاظ انکی عزت و مرتبہ معاف ہے اوسکا عملدر آمد رہیگا لیکن بذریعہ تحریر جیسا کہ دستور ہے اونکی شہادت طلب ہو سکیگی اور

---

[۵۱] دستور العمل کی دفعہ ۴۴ وہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۳ء وہدایت نمبری ۱۴ اسمبت ۱۹۶۱ وہدایت ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء مین جو طریقہ گواہونکی شہادت تحریر کیے جانیکا بتلایا گیا ہے وہ مکمل نہین ہے اسلیے گواہان فریقین کے بیانات قلمبند کرنیکے وقت علاوہ مندرجہ دفعہ ۴۴ ہدایات مذکور جن دیگر امور کی پابندی ہونی چاہیے وہ ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔

(۱) حاکم عدالت کو خود اپنے قلم سے بیان تحریر کرنا چاہیے اور مدرہ مجبوری اپنے روبرو سرشتہ دار یا دیگر محرر سے تحریر کرانا چاہیے۔

(۲) گواہون سے اول فریق پیش کنندہ یا طلب کنندہ سوالات کرے بعدہٗ فریق ثانی جرح کرے اسکے بعد فریق پیش کنندہ یا طلب کنندہ گواہ کو سوالات مکرر کی اجازت عدالت دے سکتی ہے اگر ضرورت سمجھی جاوے۔

(۳) اگر فریقین مین سوالات کرنیکی قابلیت نہ ہو تو مناسب ہے کہ اول عدالت فریق پیش کنندہ یا طلب کنندہ گواہ سے دریافت کرے کہ گواہ سے کس امر کے متعلق شہادت دلانی مقصود ہے بعدہٗ گواہ سے خود سوال کرکے اسکا بیان لے اور جو ضروری سوالات جرح کے ہون وہ کرے۔

(۴) عدالت کو دوران تحریر شہادت مین ہر وقت اختیار حاصل ہے کہ جو سوال ضروری تصور کرے وہ گواہ سے کرے۔

(۵) گواہ سے سوالات متعلق مقدمہ کیے جاوین غیر متعلق سوالات خواہ فریق اول کرے یا فریق ثانی۔ عدالت سے نامنظور کر دیے جاوین۔

(۶) سوالات غیر مہذب نہ کیے جاوین۔

(۷) ایسے سوالات نہ کیے جاوین کہ جنکی وجہ سے فوجداری الزام گواہ پر عاید ہو۔

(۸) موصل الی المقصود سوالات نہ کیے جاوین۔

(۹) عدالت کو اختیار ہے کہ کسی گواہ کی وضع کی نسبت جو اظہار دینے کے وقت پایا جاوے جو کچھ لکھنا ضروری سمجھے لکھے۔

من مولف

اونکو تحریری شہادت کا بھیجدینا واجب و لازم ہوگا۔

دستورالعمل منظورشدہ دفعہ ۴۶ درصورتیکہ کسی گواہ کا اظہار بوجہ رسم پردہ داری یا پاس عزت و مرتبہ یا بیماری وغیرہ کسی سبب سے عدالت مین حسب ضابطۂ مقررہ تحریر نہ ہوسکتا ہو تب حاکم کو کسی فریق یا گواہ کی درخواست پر واجب ہوگا کہ معرفت کسی معتبر عہدہ دار کے بحاضری فریقین اگر حاضر آئے ہون گواہ مذکور کا بیان اوسکے مکان پر سے کہ جہان وہ رہتا ہو قلمبند کرا منگائے مگر جو امور کہ دریافت طلب گواہ مذکور سے ہون اونکو قلمبند کرکے حوالہ اہلکار مذکور کے کرے۔ اور اگر ایسی صورت ہو کہ جہان بوجہ زیادہ احتیاط پردہ داری کے اہلکار پردہ کے پاس بھی جاکر استفسار نہین کرسکتا تو اوس محکمہ کہ جہان مقدمہ دایر ہے واسطے کارروائی کے محکمۂ عالیہ مین درخواست کیجاوے۔ محکمۂ عالیہ سے اس باب مین حکم مناسب صادر ہوگا۔ اگر کسی ایسے شخص کی کہ جو حدّ راج سے باہر علاقۂ غیر مین سکونت رکھتا ہو اور اوسکی شہادت کی ضرورت ہو تو اوسکی طلبی کیواسطے محکمۂ عالیہ کونسل صیغۂ علاقۂ غیر مین اوس محکمہ سے کہ جہان مقدمہ زیر تحقیقات ہو درخواست آنا چاہیے یا بذریعۂ بندسوال اوسکی شہادت قلمبند کرانیکی ضرورت ہو تو بندسوال بھیجکر درخواست آنا چاہیے۔ اور بندسوال جو علاقۂ غیر مین بھیجے جاوینگے وہ جسکی درخواست پر بھیجے جاوینگے اوسکی فیس ضابطہ لیجا کر ہمراہ بندسوال بھیجی جاوے۔

ہدایت نمبری ۵۸ مجریہ ۱۰۔جون ۱۸۹۳ع جب بندسوال مع فیس واسطے قلمبندی شہادت کسی گواہ کے بذریعۂ رزیڈنسی علاقۂ غیر مین بھیجے جاوین تو فریقین کو ہدایت کردیجاوے کہ وہ بذریعۂ وکیل یا مختار کے حاضری گواہون کا مناسب بندوبست کرادیا کرین۔

دستورالعمل منظورشدہ دفعہ ۴۷ عہدہ دار جو بنا بر قلمبندی بیان حسب مندرجہ بالا (یعنی مندرجۂ دفعہ ۴۶ دستورالعمل) بھیجا جاویگا اوسکو کوئی فیس بابت اس کارروائی کے نہین دلائیجاویگی اور اگر عہدہ دار کو بیرون بلدہ پر دیہات مین بھیجنے کی ضرورت ہو تو باربرداری کا خرچہ اوسکو اوس فریق سے کہ جسکی درخواست پر بھیجا جاءے دلایا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۱۹۵ تجریۂ ۶- اگست ۱۸۸۵ء

منصفی اور عدالت مین جو بابت طلبانہ نقد وصول ہوا کرتا ہے آیندہ اسکی عوض کا غذ اسٹامپ داخل ہوا کرے نقد طلبانہ نہ لیا جاوے۔ جس شخص کو طلبانہ داخل کرنا چاہیے اوسکو واجب ہے کہ آیندہ بجائے نقد کے کاغذ اسٹامپ داخل کرد یا کرے منصفی مین بجائے ۲۰ رکے فیس کے ۲ر کا کاغذ اسٹامپ اور عدالت مین بجائے ۳۰ر کے یا ۴۰ر کی بالمقطع ۴ر کا اسٹامپ داخل ہو۔

ہدایت نمبری ۲۰۳ تجریۂ ۱۲- ستمبر ۱۸۸۹ء

معلوم ہوا کہ خرچہ طلبی گواہ کا بابت خوراک وسواری وغیرہ وصول کیا جاتا ہے حالانکہ اسکے واسطے کوئی حکم و ہدایت نہین۔ جبتک کہ عام قاعدہ مقرر نہو جاوے تب تک اوسکا اجرا مناسب نہین معلوم ہوتا۔ فی الحال عام دستور یہی ہے کہ بروقت طلبی کے گواہ حاضر ہوکر گواہی دیتے ہین یا تحریری گواہی بھیجدیتے ہین یا فریقین خود حاضر لے آتے ہین اگر اور لوگونکو اطلاع ہوئی کہ کہین کہین خرچہ اور خوراک بھی ملتی ہے تو پھر لوگونکو حاضر لے آنے مین اور ادائے شہادت مین اغماض ہوگا اسواسطے مناسب یہ ہے کہ تا آنکہ عام قاعدہ جاری نہ ہووے تب تک یہ دستور جو کہین کہین جاری ہورہا ہے جاری نہین ہونا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۸۴۴ ہ سمبت ۱۹۵۷ تجریۂ ۵- مئی ۱۹۰۰ء

اگرکسی عدالت صدر کو دوران تحقیقات مقدمہ مین ضرورت اس امر کی پیش آوے کہ کسی گواہ باشندۂ بیرونجات ماتحت نظامت ہائے راج کو بحالتًا طلب کرکے اوس سے انکشاف اصلیت مقدمہ کیلیے خود کوئی امر دریافت کرے یا سوالات کرکے جواب لیوے یا کسی فریق مقدمہ کو یہ اصرار ہو کہ کسی گواہ باشندۂ بیرونجات کی بذات خاص عدالت مین جہان مقدمہ زیر تجویز ہے طلبی ہوکر اسکا اظہار مجوز کے روبرو لیا جاوے اور سوالات جرح اوس سے کیے جاوین تو ایسی صورت مین گواہان بیرونجات کو طلب کرنا ممنوع اور خلاف ضابطہ نہین ہے۔

ہدایت نمبری ۲۴۳ ہ سمبت ۱۹۵۷ تجریۂ ۸- ستمبر ۱۹۰۰ء

عدالتہائے صدر مین جو ضرورت تکمیل بند سوالات گواہان متعلقہ تحصیلہائے انتظام سوائی جیپور پیش آوے تو اوسکی تعمیل کیلیے نظامت سوائی جیپور کو نہ لکھا کرین بلکہ بالا بالا ایسے بند سوالات تحصیلات مین بھیجکر تعمیل کرالیا کرین۔

ہدایت نمبری ۲۲ سمبت ۱۹۸۳ تجریہ ۵ مئی ۱۹۲۶ء	اگر بوجوہ خاص کوئی عدالت صدر کسی گواہ باشندۂ بیرونجات اندرون حد علاقۂ راج کو طلب کرکے اظہار لینا چاہے تو اوس گواہ کی طلبی کا خرچہ کسی فریق سے داخل کرانیکی ضرورت نہین ہے وقت تجویز مقدمہ مجوز کو جس فریق سے دلانا مناسب ہو صراحت اوسکی تجویز مین کردیجاوے اور اگر کوئی فریق درخوہت کرے کہ فلان گواہ باشندۂ بیرونجات علاقۂ راج کو واسطے ادائے شہادت کی طلب کیا جاوے تو علاوہ کاغذ طلبانہ معمولی کے اسکو زاد راہ وخرچ وخوراک وغیرہ بھی عدالت مین داخل کرنا چاہیے اوس حالت مین عدالت حکم طلبی اوس گواہ کا جاری کریگی اور وہ خرچہ بشمول خرچۂ مقدمہ فریق مغلوب کے ذمہ عاید ہوگا۔

شہادتِ دستاویزی

ہدایت نمبری ۴۴ تجریہ ۲۳-اپریل ۱۸۸۹ء	(۱) جو کوئی خط قبل سمبت ۱۹۱۸ کا لکھا ہوا باوجود احکام تاکیدی راج مصدرۂ اسوقت کی بغرض خورد برد کرنے چوتھ کے حسب ضابطہ چھپوایا نہین گیا اور جو کوئی خط سادہ کاغذ پر لکھا ہوا سمبت ۱۹۱۸ کے مابعد کا کہ بموجب قانون اسوقت کے کاغذ مُہری تحریر ہونا چاہیے تھا کسی عدالت مین بطور وجہ ثبوت کی پیش ہو تو وہ خط مذکور بموجب قلم ۱۰-قانون سمبت ۱۹۱۸ اور بموجب قلم ۱۳ قانون سمبت ۱۹۲۲ ناجایز اور ناقابل پذیرائی عدالت تصور کیے جاوینگے۔

(۲) اور جو کوئی خط کم قیمت کے کاغذ پر لکھا ہوا بطور وجہ ثبوت کے کسی عدالت مین پیش ہو تو وہ خط بعد لینے باقیماندہ زر قیمت کاغذ مُہری کی اور وصولی جرمانہ تا پانصد روپیہ بموجب حیثیت بمنشائے قلم ۱۴ قانون سمبت ۱۹۱۸-بھر عدالت مین پذیرا کیا جاویگا۔

(۳) ایسے خط مذکور کے پیش ہونے پر اوّل تجریر روبکار جدا گانہ میعاد ایک ہفتہ بنابر ادخال کمی قیمت اور جرمانہ کے دیجاویگی اور جب وہ روپیہ مابین میعاد مذکور داخل ہوجاوے تب کارروائی اصل مقدمہ جاری کیجاویگی

(۴) بصورت عدم ادخال زر مذکورہ بعد ختم میعاد بقرقی جائداد زر مذکورہ حسب ضابطہ وصول کیا جاویگا۔

(۵) لیکن جو صحت اور عدم صحت خط مذکور کی نسبت بموجب تحقیقات کی عدالت نتیجہ نکالیگی اوسکے بموجب اصل مقدمہ

مین اثر پیدا ہوگا صرف کمی قیمت کاغذ اور جرمانہ کے وصول سے خط مذکور جائز اور صحیح نہین تصور ہوگا۔

| ہدایت نمبری ۱۲۶ مجریہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۰ء |

تمسک کاغذ اسٹامپ کامل القیمت علاقہ سرکار انگریزی کا لکھا ہو شہادت مین ابو کر بہی راج داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ بنائے دعوی علاقہ راج مین نہین ہوئی بلکہ علاقہ انگریزی مین ہوئی تھی اور اوسی جگہ تمسک لکھا گیا تھا۔ اگر تمسک علاقہ راج مین لکھا جاتا تب البتہ پابندی قواعد راج لازم آتی۔

| ہدایت نمبری ۱۶ مجریہ ۳۰ مارچ ۱۸۸۶ء |

جس بہی مین چلو کھاتہ ہو صرف رقم واحد تحریر ہو وہ بہی ثبوت مین البتہ نہین لیجاویگی مگر حاکم عدالت دیگر ثبوت پر مقدمہ کا فیصلہ کریگا۔

| ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۳ء |

تقسیم نامہ کی بابت قانون اسٹامپ مجریہ ۱۸۹۱ء مین صراحت ہوچکی ہے تو بموجب اوسکے جملہ عدالتہائے مین عملدرآمد رہنا چاہیے۔ اگر کوئی تقسیم نامہ کسی عدالت مین کم قیمت اسٹامپ پر پیش ہو تو اوسپر باقاعدہ اخذ تاوان کی کارروائی کرنا چاہیے۔ اور اگر سادہ کاغذ پر بٹوارہ ہو تو وہ اگر بعد اجرائے قانون مذکور لکھا گیا ہوگا تب تو سماعت ہی نہین کیا جاویگا نہ شہادت اور ثبوت مین لیا جاویگا۔ اور جو قانون مذکور سے پیشتر کا لکھا ہوا ہوگا ابر کوئی اعتراض نہ ہوسکیگا۔

| ہدایت نمبری ۱ مجریہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۵ء |

کوئی دستاویز دو شہادت کے بغیر عدالت دیوانی مین قابل پذیرائی نہوگی

| ہدایت نمبری ۲۱ مجریہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۵ء |

اگر کسی مقدمہ مین کوئی سادہ خط رہن وجہہ ثبوت مین پیش ہو تو وہ شہادت مین لینے کے قابل نہین ہے۔ لیکن اگر دیگر شہادت سے وہ رہن ثبوت ہوکر مرتہن کامیاب ہوجاوے اور قبضہ اوسکا بحال رہے تو اوسوقت ایسے خط کے اخذ تاوان کی کارروائی کیجائے بصورت ناکامیابی اخذ تاوان کی کارروائی جبراً کیجانیکی ضرورت نہین۔

| مجریہ ۸ فروری ۱۸۹۶ء |

اکثر معاملات ایسے پیش ہوتے ہین کہ مدعیان کی بہیات مین خارج المیعاد دعوی ہوجانیکے بعد مدیون برضامندی خود روپیہ جمع کرا دیتے ہین لیکن عدالت مین دعوی رجوع ہونے عذر کرتے ہین کہ یہ روپیہ ہمنے نہین دیا۔ اگر دیا ہوتا تو دستخط ہوتے۔ ناخوانده مدیون عذر کرتے ہین کہ

ہمارے پٹواری کے دستخط ہوئے ہونگے - اور بعض وقت ایسا بھی پایا جاتا ہے کہ مدعی نے بطور خود جمع کرلیا ہے - ہر دو صورت مین تحقیقات بہت طویل اور وقت طالب ہوجاتی ہے جسکی سہولیت کیلیے مناسب یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرضدہندگان کو چاہیے کہ جو داد و ستد بروئے حساب بہیات غیر جائزہ بندی ہو اسمین ہر رقم وصولی پر اصل مدیون کے دستخط یا مہر یا نشانی بشہادت کم از کم دو معتبر اشخاص کی کرالیا کرین اگر اونکا حساب داد و ستد پہلے سے بقلم پٹواری یا کسی دوسرے معتبر کے ہوتا رہا ہو تو اوسی کے قلم سے وہ رقم لکھا جاوے کہ جو بعد گذرنے چھہ سال کے وصول پائی ہو مگر بہی کھاتہ جائزہ بندان شرائط سے مستثنے رہیگا - اگر لوگ اوسکے بموجب کام کرتے رہینگے تو اور ثبوت کے پیش کرنے سے اونکو بیکروشی ہوگی اور عدالت کا وقت بھی جو تحقیقات اور تنقیح مین زیادہ صرف ہوتا ہے ضایع نہ ہوگا اور اگر اوسکے بموجب کارروائی نکرینگے تو خود وقت ثبوت پیش کرنیکی اوٹھاوینگے -

تجربہ ۱۳ - اپریل ۱۸۹۱ء

باشندگان اودیپور روانٹی علاقہ شیخاواٹی کو لازم ہے کہ وہ داد و ستد اپنا بذریعہ نوشت کرین - اور داد و ستد کے وقت اپنے پانہ کے بھومیہ و کامدار کی شہادت کراتے رہین یا بہی کھاتہ کے ذریعہ داد و ستد ہونیکی صورت مین اپنے پانہ کے کامدار و بھومیہ کی شہادت کراتے رہین تو اونکو تنازعہ کے پیش آجانے پر تحقیقات مین دقت واقع نہ ہوگی -

ہدایت نمبری ۸۸ سمبت ۱۹۶۷
تجربہ ۲۶ - مئی ۱۹۱۰ء

چونکہ مقدمات مین اسناد ثبوت مین پیش ہوتی ہین اور اونکا تاوان لیا جانا واجب ہوتا ہے وہ وقت پر وصول نہین کیا جاتا اور بعد مین وصول روپیہ مین دقت ہوتی ہے اور سالہا سال تک باقی نکلتا چلا آتا ہے - آیندہ جو اسناد ثبوت مین پیش ہون اور اونپر تاوان قابل وصول ہو وہ فوراً وصول کیا جاوے - اور تاوقتیکہ تاوان جمع نہ ہو اسناد پیش شدہ ثبوت مین نہ لیجاوین -

ہدایت نمبری ۱۴ سمبت ۱۹۶۷
تجربہ ۱۵ - جنوری ۱۹۱۱ء

حساب پیش کردہ مدعیان بلا عذر فریق ثانی محتاج مقابلہ نہ سمجھا جاوے دیگر دستاویزات کی اصل سے نقول کا مقابلہ کرنیکے متعلق جو عملدرآمد ہے اوس کی کوئی بحث نہین -

ہدایت نمبری ۱۸ سنہ ۱۹۱۲ مجریہ ۔ جنوری ۱۹۱۲ء

دستاویزات وغیرہ جو پیش ہون اونکو مسل کے ساتھہ رکھا جاوے علحدہ نہ رکھا جاوے۔ اگر کسی وجہہ سے اوسکا کھلا ہوا رکھنا نامناسب ہو تو لفافہ مین بند کرکے اوسپر مُہر اور دستخط کرکے مسل کی ہمراہ کردیا جایا کرے کہ جس سے بعد فیصلہ مقدمہ کے قابل واپسی ہونیکی صورت مین دستاویز وغیرہ کو واپس کردیا جاوے بصورت دیگر حسب ضابطہ وقت اتلاف مسل جو کاغذ کہ قابل تلف ہو اوسکو تلف کردیا جاوے اور جو شامل رکھنے کے قابل ہو اوسکو شامل رکھا جاوے۔

معائنہ موقع و تحقیقات موقع

ہدایت نمبری ۱۱۰۔ مجریہ ۲۰۔ نومبر ۱۸۸۸ء

حکام عدالت ہائے دیوانی واسطے انفصال مقدمات موقع معائنہ کرنا ضروری سمجھین تو بابت معائنہ موقع کوئی فیس وصول نہ کیا کرین۔

ہدایت نمبری ۱۷۔ مجریہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۱ء

جس کسی مقدمہ مین حکام کو سر موقع تحقیقات کرانی کسی امر کی منظور ہو اور وہ تحقیقات محکمہ مین نہ ہو سکے تو اوس فریق سے کہ جسکی درخواست ایسی تحقیقات کے واسطے ہو زر خرچہ ضروری لیکر کمیشن بنام کسی اہلکار مناسب کے جاری کیا جاوے اوسکی مفصل ہدایت دستور العمل مین درج ہے یہ بالکل نامناسب ہے کہ ناظمان یا نایب ناظمان کے نام دیگر محکمہ جات کی حاکم واسطے تحقیقات سر موقع کے ایسے مقدمہ مین کہ جو اونکے یہان دایر ہو جاری کرین کیونکہ اونکے یہان خود ایسی آمد و رفت سے ہرج کار عظیم ہوگا۔ ہان البتہ اگر کوئی مقدمہ منفصلہ اوس حاکم کا ہوا ور حاکم مرافعہ کسی وجہہ موجہہ سے سر موقع تحقیقات کرانیکا حکم دین تب البتہ اوسکی تعمیل ہونی چاہیے۔

دستور العمل منظور شدہ از دفعہ ۲۱۲ تا ۲۱۷

جبکہ کسی امر کی بابت عدالت کو سر موقع تحقیقات کرنیکی ضرورت معلوم ہو اور وہ موقع مذکور عدالت گاہ سے ایک کوس یعنی دو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو مگر اندر حدود اختیارات عدالت کے ہو تب حاکم عدالت کو اختیار ہوگا کہ معرفت کسی اہلکار معتبر کے موقع پر تحقیقات امور مذکور حسب ضابطہ کراوے اور مدعی سے سفر خرچ مناسب اوس اہلکار کا

قبل ازاوسکے بھیجنے کے داخل کرایوے۔
اور اگر کسی خاص امر کی درخواست پر ایسی تحقیقات واجب معلوم ہو تو اوس فریق سے سفر خرچ اوسکا داخل کراوے پھر اہلکار مذکور کو ہدایت تحقیقات موقع کی کرے۔
اگر اہلکار مذکور کا صرف ایک روز آمد و رفت تحقیقات مذکور مین لگے تو دو روپیہ زرکمیشن کافی ہوگا اور اگر ایک روز سے زیادہ صرف ہو تو بحساب فی یوم دو روپیہ زرکمیشن لانا واجب ہوگا فریقین مقدمہ کو لازم ہوگا کہ موقع پر اصالتًا یا معرفت مختار ضابطہ بمواجہہ اہلکار مذکور تحقیقات کراوین گواہ اور اسناد پیش کرین اور جو کارروائی کہ اہلکار مذکور کے روبرو حسب ضابطہ ہوگی وہ بمنزلہ کارروائی عدالت سمجھی جاویگی۔
اگر کسی گواہ کا اظہار اوسکے گھر پر بوجہہ معذوری تحریر کرانا ضروری ہو تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ معرفت کسی اہلکار معتبر کے بتحریر حکم ہدایت تحریر اظہار گواہ مذکور کے بمواجہہ فریقین کرے اور اسی صورت مین کچھ خرچہ بجز اوس صورت کے کہ عدالت گاہ سے فاصلہ زیادہ از دو میل ہو نہین لایا جاویگا در حالیکہ ایسی تحقیقات یا ضرورت تحریر اظہار گواہ اوس جگہ ہو کہ وہ مقام دوسری عدالت کی حد کے اندر واقع ہے تو عدالت سے اوس حاکم عدالت کو واسطے کرانے تحقیقات یا تحریر اظہار لکھنا ہوگا۔ اور اوس صورت مین وہ حاکم حسب قاعدۂ مذکور تحقیقات یا کارروائی تحریر اظہار کی معرفت اپنے کسی معتبر اہلکار کے کراویگا اور جو زرکمیشن عدالت ابتدائی سے آیا ہو وہ اوسی اہلکار کو دلاویگا

تکمیل تحقیقات کی میعاد

ہدایت نمبری ۲ مجریہ ۱۴ - اپریل ۱۸۵۳ء

میعاد جسکے اندر مقدمات فیصل ہونا چاہیے۔
مقدمات دادوستد تحریری یا غیر تحریری جس قسم کے عدالت دیوانی مین مسموع کیے جاتے ہین یا کسی قسم کی جائداد منقولہ کے اگر پانچسو روپیہ سے کم کے ہون اور ابتداءً تحقیقات کیلیے دایر ہون تو واجب ہے کہ تین ماہ کے اندر تحقیقات کرکے فیصلہ کر دیا کرین اور اگر کوئی مقدمہ ایسا ہو کہ تین مہینے

کم مدت مین تصفیہ پاسکے تو اوسکو جلد فیصل کرین۔ اگر یہ معلوم ہوگا کہ فیصلہ کرنا جلد ممکن تھا اور اوسمین دیر کیگئی تو ضرور بازپرس ہوگی۔

جو مقدمات پانچسو روپیہ سے زیادہ کے ہون تو جس محکمہ مین ابتداً تحقیقات کیلیے دایر ہون اوسکے حاکم کو واجب ہوگا کہ چھ ماہ کے اندر تکمیل تحقیقات کرکے فیصلہ کردیا کرین۔

ہر قسم کے مقدمات جائداد غیر منقولہ کے لیے اون سر رشتونکے حاکمونکو جو ایسے مقدمات کی سماعت کا اختیار رکھتے ہین واجب ہے کہ اگر ایسے مقدمات ابتداً دایر ہون تو پانچسو روپیہ تک کے مقدمہ کی چار مہینے کے اندر تحقیقات او رتجویز کرین اور پانچسو روپیہ سے زیادہ کی مقدمہ کی تحقیقات و تجویز آٹھ مہینے کے اندر کرین مگر جو مقدمہ ایسا ہو کہ اس مدت کے اندر اوسکا تصفیہ بعد تحقیقات کے ہو جانا ممکن ہو تو اوسکا فیصلہ جلد کردیا کرین۔ اگر یہ معلوم ہوگا کہ فیصلہ جلد ممکن تھا اور اوسمین دیر کیگئی تو سخت بازپرس ہوگی۔

اگر کسی خاص سبب سے کسی محکمہ مین کسی مقدمہ کی تحقیقات کامل و تجویز اخیر مہلت مقررہ مین ناممکن ہو تو اوس حالت مین اوس محکمہ کے حاکم کو چاہیے کہ اپنے بالادست محکمہ سے منظوری ایزاد مہلت کی بوجوہات مفصل لکھکر طلب کرلیا کرے۔ محکمۂ بالادست کو مہلت دینے مین مدت کا اختیار ہے کہ درخواست کو اچھیطرح سمجھکر او رضرورت پر نظر کرکے خواہ حسب درخواست ماتحت منظوری مدت کی دیوے خواہ کسی معقول سبب سے یا ضرورتاً سے کم مہلت دے۔

محکمۂ بالادست اپنے محکمات ماتحت کی بابت تعمیل دفعات بالا نگرانی اور سنبھال رکھین اگر برخلاف ظہور مین آوے تو تدارک مناسب حسب اختیار خود کرتے رہین۔

مقدمات کا بنا بر تکمیل تحقیقات ممبر سابق پر بھیجا جانا

ہدایت نمبری ۲۳ مجریہ ۲۰ اگست ۱۸۸۳ء و ہدایت نمبری ۱۴ مجریہ ۸ نومبر ۱۸۸۴ء بطور ضمیمہ

اندرین باب مفصلۂ ذیل کارروائی کیجاوے۔

(۱) جب کوئی مقدمہ محکمۂ عالیہ کونسل یا کسی دوسرے محکمہ بالادست سے

محکمۂ ماتحت مین واسطے کسی امر کی تنقیح اور تجویز ثانی کے واپس بھیجا جاوے تو محکمات ماتحت مین ایسا نہین ہونا چاہیے کہ بلالحاظ اس بات کے کہ تنقیح مذکور اور تجویز واجبی طور پر یہان ہوسکتی ہے یا نہین مسل کو ماتحت محکمہ مین بھیجدیا جاوے جس سے مقدمہ کے انفصال مین بلاسبب دیر ہوتی ہے - اگر ضرورت بھیجنے کی ماتحت محکمہ مین ضروری ہو تو چاہیے کہ حکم کے اندر اوسکی وجوہات مفصل قلمبند کر دیجاوین تاکہ آیندہ ہمیشہ معلوم ہو سکے کہ کسوجہہ سے مسل واپس بھیجی گئی اور وجوہات واجبی درج ہونی چاہیین نکہ فرضی محض نمبر مقدمات گنانیکو اور رجسٹر ونکی صفائی دکھلانیکو ایسی کارروائی نہ کیجاوے - درصورت فرضی وجوہات لکھی جانیکے بروقت دریافت اسکی بازپرس کیجاویگی - مثلاً کسی ایسے امر کی تنقیح و تجویز کیواسطے محکمہ اپیل کو مسل واپس بھیجی گئی تو محکمہ اپیل کو مناسب ہے کہ اگر واجبی طور پر اونکے محکمہ مین تجویز ہوسکتی ہے تو وہان ہی تجویز کر دیجاوے نہ یہ کہ بلالحاظ اوسکے مسل کو عدالت مین بھیجدیا جاوے اور عدالت نظامت یا منصفی مین روانہ کر دے - اور اسیطرح جب کوئی مقدمہ محکمات ماتحت سے بعد تکمیل تحقیقات و تنقیحات بربنائے مرافعہ یا بغرض منظوری محکمۂ بالا مین آئے تو حاکم محکمۂ بالا کو واجب ہوگا کہ اسکو بغیر ایسے اسباب قوی کے کہ جسکی وجہہ سے حاکم بالادست مجبور ہو وہ مقدمہ محض اپنے محکمہ سے نمبر مقدمہ کم کرنیکو اور رجسٹر کی صفائی دکھلانے کو ماتحت مین نہ بھیجے ماتحت حکام کو ہر حال مین واجب ہوگا کہ تحقیقات کی تکمیل اور تنقیحات اچھیطرح کر کے تجویز کیا کرین - اگر دریافت ہوگا کہ محکمۂ ماتحت سے ناقص کارروائی کی مسل محکمۂ بالا مین عمداً بھیجی گئی ہے تو حاکم محکمۂ ماتحت قابل بازپرس متصور ہوگا -

ہدایت نمبری ۲۸ مجریہ ۲۲ - فروری ۱۸۹۱ع	جب کسی محکمۂ ماتحت مین محکمۂ بالادست سے کوئی مقدمہ تجویز ثانی کیلیے آوے تو اسکی تحقیقات اور تعمیل کر کے حکم مناسب دینا چاہیے -
ہدایت نمبری ۲۹ مجریہ ۲۹ - اپریل ۱۸۹۲ع	جس حاکم کا فیصلہ منسوخ ہوکر تجویز ثانی کیلیے واپس بھیجا جاوے وہی حاکم اسکی ضروری تحقیقات کر کے مجدد تجویز کرنیکا مجاز ہے مسل کا ماتحت مین بھیجدینا خلاف قاعدہ ہے

ہدایت نمبری ۴۶ ۴ ستمبر ۱۹۰۹ء مجریہ ۲ فروری ۱۹۱۱ء

جب مقدمہ نمبر سابق پر بھیجا جاوے تو اوسکی کارروائی وہان ہی ہونا چاہیے کہ جہان کی تجویز کا مرافعہ ہوکر مسل نمبر سابق پر بھیجی گئی۔ مثلاً محکمہ عالیہ مین تجویز محکمہ اپیل کا مرافعہ ہوکر مسل نمبر سابق پر بھیجی جاوے تو محکمہ اپیل مین ہی تحقیقات و تجویز مجدد کیجاوے اسیطرح تجویز عدالت دیوانی کا مرافعہ ہوا ور مسل واپس بھیجی جاوے تو وہان کارروائی کیجاوے یہ نہین ہونا چاہیے کہ جہان سے ابتدائی تجویز ہوئی ہے وہان ہی بلا ضرورت اور خواہ مخواہ مسل بھیجی جاوے البتہ کوئی خاص صورت ایسی ہو کہ ابتدائی محکمہ مین تکمیل ممکن ہے تو مضائقہ نہین ہے۔ کہ مسل وہان بھیجکر تکمیل کرالیجاوے۔

قرقی قبل فیصلہ

ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۴ اگست ۱۸۸۸ء

عام رواج گرفتاری اور مقیدی مدیون قبل از فیصلہ کا جاری ہونا ممنوع ہے البتہ بخیال انتقال مال کے قرقی مال قبل از فیصلہ کا عملدرآمد حسب درخواست مدعیان باقتضائے رائے عدالت واجب ہے۔

ہدایت نمبری ۱۷ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۹ء مجریہ ۸ مئی ۱۹۱۰ء

جن مقدمات مین درخواست قرقی قبل فیصلہ بابت مویشیان پیش ہوا ونکو حتی الوسع جلد فیصل کیا جاوے اور درخواست دہندہ قرقی سے حسب شرح دواخانہ ایکماہ کی خوراک لیکر مویشی قرق کرنا واجب ہے اور جب مہینے مین تین روز باقی رہجاوین اور آیندہ بھی مدعی مویشی کو قرق رکھنا چاہے تو آیندہ مہینے کی خوراک بھی اوس سے پہلے لیجاوے اگر مہینہ بھر کی خوراک داخل ہونیکے بعد مہینے کے ختم ہونیسے پیشتر ہی مقدمہ فیصل ہوجاوے تو مابقی ایام کی خوراک درخواست دہندہ کو واپس دیدینی چاہیے۔ اور اگر قرقی پر مدیون ضمانت بقدر قیمت مویشی یا سپردگی نامہ کسی معتبر شخص کا داخل کرے تو مویشی اوسکے سپرد کردیجایا کرین۔

مجریہ ۲ مئی ۱۹۱۰ء

جس مقدمہ مین مویشی قبل فیصلہ قرق ہون حتی الوسع اوس مقدمہ کو نہایت درجہ دو ماہ کے اندر فیصل کردیا جاوے کہ یہ میعاد کافی ہے اور موافق ہدایت ۸ مئی ۱۹۱۰ء عمل رہے

بعد فیصلہ اگر دعوی ڈگری ہو تو میعاد مرافعہ تک (اگر ضمانت داخل ہو گئی ہے) بدستور رہے اور
اگر مویشی چرائی پر زیر نگرانی راج ہین تو مدعی سے اور زر چرائی لیا جاوے۔ اور اگر وہ بوجہ
کم قیمت ہونے مویشی کے زر چرائی داخل نہ کرے تو اوس سے ضمانت یا سپرد نامہ بعد قرار داد
قیمت لکھوایا جا کر مویشی اوسکے سپرد کیجاوین اور بعد ناطق ہونے فیصلہ کے بصیغہ اجرا ز نیلام
سے اوسکی دادرسی کرائیجاوے۔ اگر دعوی خارج ہو قرقی واگذاشت کیجاوے۔ بصورت عدم
عذر مدعی تا میعاد مرافعہ مدعی سے زر چرائی لیا جاوے یا مدعا علیہ سے ضمانت لیکر مویشی
سپرد کیجاوین۔

ہدایت نمبری ۵۸ اسمبٹ ۱۹۱۰ع تحریریہ ۲۶ - نومبر ۱۹۱۱ع

بمنشائے ہدایت نمبری ۱۱- ۱۸۸۴ع قرقی قبل از فیصلہ بشرط اقتضائے رائے جائز ہے
لیکن بعض مواقع پر ماتحت سے غلطی ہو جاتی ہے اسلیے ضمیمہ ہدایت مذکور مرتب
کیا جاتا ہے۔ قرقی سے پہلے اطمینان کامل کی ضرورت ہے کہ مدعا علیہ فرار ہونیوالا ہے
اور تعمیل سمن سے بغرض التوائے فیصلہ گریز کرتا ہے یا روپوش ہونیکو ہے یا اپنی کل یا جزو جائداد
کو منتقل کر دیا یا کرنیوالا ہے اور ایسی درخواست مدعی کی محض تخریب و آبروریزی مدعا علیہ کیلیے
نہین ہے اوسکے بعد مدعا علیہ کو عدالت مین طلب کیا جاوے اور ضمانت و قرقی وغیرہ کا
مواخذہ نہ ہونیکی وجوہ اوس سے سُنی جاوین وہ ناکافی ہون تو زر نقد یا کوئی شے منقولہ
بقدر دعوی یا ضمانت داخل کرنیکا حکم دیا جاوے جسکی تعمیل نہ ہو سکے تو بقدر دعوی قرقی
جائداد کی کارروائی کیجاوے اسمین بھی بقدر احتیاط کی ضرورت ہو گی کہ کوئی عزت دار بیوجہہ
ذلیل نہ ہو۔ مثلاً کوئی پارچہ زیور وغیرہ قیمتی شے استعمال مین جسم کے اوپر ہے یا کوئی جانور
سواری مین ہے۔ برسر راہ اوسکی قرقی نہ کیجاوے بلکہ حالتًا یا وکالتًا عدالت مین بلوا کر حکم
سنا دیا جاوے۔

فیصلہ اور ڈگری

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۵۰

جبکہ تاریخ معینہ پر بموجب شہادت زبانی و تحریری پیشکردہ فریقین یا معرفت

دیگر اشخاص تنقیح امور تنقیح طلب کی ہوجاوے تب حاکم عدالت کو اوسیوقت فیصلہ مقدمہ کا کرنا واجب ہوگا اور اگر اوسیوقت فیصلہ ممکن نہو یا کسی اور امر اہم کیواسطے التوا مناسب سمجھا جاوے تو کوئی آیندہ تاریخ مقرر کرکے اوسکا التوا کیا جاویگا اور تاریخ مذکور کی اطلاع حاضرین متعلقہ مقدمہ کو حسب دستور دیجاویگی۔

دفعہ ۵۲ اگر فریقین مین سے اوس روز اوسوقت کوئی حاضر عدالت نہ پایا جاوے تو بشرطیکہ گزشتہ تاریخ کو اطلاع تقرر تاریخ ثانی کی فریقین یا اونکے وکلا کو دیگئی تھی ضرور نہین ہوگا کہ پھر بذریعہ اطلاعنامہ وغیرہ کے فیصلہ مذکور کی اطلاع فریقین کو دیجاوے کیونکہ اونکو خود تاریخ مقررہ پر حاضر آنا یا اوس تاریخ کے بعد فورًا حاضر عدالت ہوکر اپنے مقدمہ کے فیصلہ کا حال دریافت اور تحقیق کرنا لازم تھا مگر ایسی حالت مین پرچہ خلاصہ حکم کا در عدالت پر چسپان کرنا ہوگا۔

ہدایت نمبری ۱ مجریہ ۱۰ - جنوری ۱۸۸۰ء	حکام عدالت کو واجب اور لازم ہے کہ ہمیشہ تاریخ مقررہ پر مقدمہ کو سُنا کرین اور تاریخ پیشی مقدمہ پر اگر کوئی فریق حاضر ہو تو اوسکو اطلاع کرین

ورنہ تجویز کا نتیجہ ایک پرچۂ کاغذ پر لکھکر در عدالت پر چسپان کردیا کرین اور پھر آیندہ کو تاریخ تجویز اخیر سے میعاد مرافعہ شمار ہوا کرے۔

ہدایت نمبری ۲۵ مجریہ ۱۴ - اگست ۱۸۸۲ء	جب کوئی مقدمہ بعد تحقیقات قابل فیصلہ کے معلوم ہووے تو سب سے پہلے فیصلہ اوسکا قلمبند کرایا جاوے جسمین بیانات فریقین - امور تنقیح طلب -

ثبوت - تردید - تجویز حاکم - سب درج ہون - جب ایسا فیصلہ قلمبند ہوجاوے تب سر اجلاس وہی فیصلہ فریقین کو سُنا دیا جاوے - اور جس روز کہ سُنایا جاوے وہی تاریخ فیصلہ کی مقدمہ کے فیصلہ پر درج کیجاوے اور اوسوقت حاکم سرشتہ اپنے دستخط فیصلہ مذکور پر کردیگا اور مقدمہ کو فیصلہ مین شمار کرے۔

ہدایت نمبری ۴۴ مجریہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۲ء	روبکار ہائے فیصلۂ اخیر مین خلاصہ فضول کارروائی کا نہ کیا جاوے۔

مثلاً فلان تاریخ کو عرضی مدعی بدرخواست پیشی مقدمہ گذر کر حکم ہوا کہ شامل رہے وغیرہ وغیرہ کہ اس سے ناحق روبکا طویل ہوجاتے ہین۔

ہدایت نمبری ۵۹ مجریہ ۳- جون ۱۸۹۶ء

فیصلہ اخیر مین خلاصہ مسل کا لفظ بلفظ درج نہ ہونا چاہیے جس سے فیصلہ بہت طول طویل ہوجاتا ہے۔ البتہ فیصلہ مین ضروری کاغذات کا حوالہ دیا جانا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۶۸ مجریہ ۲۰- اگست ۱۸۹۳ء

فیصلہ جات مین ایسے الفاظ کہ (دیکھو فلان نقشہ یا فلان اظہار) جو خلاف آداب عدالت اور ناموزون ہین آیندہ نہ لکھے جایا کرین۔ ایسے موقع پر اگر ضرورت ہو تو یہ لکھا جاوے کہ فلان کاغذ یا نقشہ وغیرہ کے دیکھنے سے حال واضح ہوگا۔ یا کہ اوسمین ایسا لکھا ہوا ہے۔

ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۲۸- اپریل ۱۸۹۵ء و دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۵ و ۲۵

امور ذیل کا لحاظ ہر فیصلہ مین رکھنا چاہیے۔

(۱) خلاصۂ عرضی نالش مدعی۔ (۲) خلاصۂ جواب دعوی مدعاعلیہ (۳) امور تنقیح طلب۔ اور ہر تنقیح کے سامنے لکھا جاوے کہ کسکے ذمہ اسکا بار ثبوت ہے۔ (۴) بابت ہر تنقیح کے نمبروار خلاصۂ ثبوت منجانب مدعی خواہ شہادت زبانی ہو یا دستاویزی۔ (۵) خلاصۂ تردید گذرانیدۂ مدعاعلیہ اور تجویز ہر امر تنقیح طلب کی۔ اخیر تجویز مین روئداد پر حاکم فیصلہ کرے اور صاف صاف الفاظ مین تجویز اخیر کو اس طور پر واضح کرکے تحریر کرے کہ وقت اجرائے ڈگری مذکور کے کسی امر کی بابت کچھ شک و شبہ نہ پیدا ہو زان بعد اوسی روز یا تاریخ آیندہ پر جو حسب ضابطہ مقرر کیگئی ہو فیصلہ مذکور فریقین حاضرین یا کہ اونکے وکلا کو جیسی صورت ہو سُناکر اپنے دستخط بقید تاریخ اوسی فیصلہ پر لکھدے اور یہ بھی درج کردے کہ فلان فلان کو یہ فیصلہ سُنا دیا گیا۔ اسکی پابندی ہونی چاہیے کہ علاوہ تنقیح کے نہ کچھ ثبوت لیا جاویگا نہ بحث ہوگی۔

مجریہ ۲۱- مئی ۱۸۹۵ء

بروقت فیصلہ مقدمات حکم اخیر کے تحت مین حاکم محکمہ کے پورے دستخط ہونے چاہیین۔ اسکے علاوہ روبکار کے کسی ورق پر یا جملہ اوراق پر دستخط یا نشانی کرنا چاہین تو اُنکو اختیار ہے۔ اس بارہ مین نہ ہدایت کی ضرورت ہے نہ ممانعت کی۔ علیٰ ہذا حکم اخیر کی تاریخ بھی اگر

کوئی حاکم اپنے قلم سے لکھنا چاہے تو اوسکو اختیار ہے مگر یہ امر لازمی نہین ہے۔

تجویز ۱۴۔ ستمبر ۱۹۱۳ء فیصلہ نالشات و نیز مرافعہ جات مین امور ذیل درج ہونا چاہیئین۔

(۱) اسمائے فریقین مقدمہ

(۲) خلاصہ عرضی دعوی۔

(۳) خلاصہ جوابات مدعا علیہ۔

(۴) امور تنقیح طلب۔

(۵) تجویز ہر امر تنقیح طلب کی مع وجوہ جداگانہ درج فیصلہ ہونا چاہیے۔

(۶) حکم اخیر مین صاف لکھنا چاہیے کہ آیا دعوی ڈگری ہوا یا ڈسمس کیا گیا یا جزو ڈگری یا جزو ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم دربارۂ ادائے خرچہ ہونا چاہیے کہ کون فریق خرچہ کا ذمہ وار ہوگا۔

ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۳ء ضمیمہ ہدایت نمبری ۵۲۔ تجریہ ۱۴۔ اگست ۱۸۹۳ء مناسب ہے کہ جملہ حکام ماتحت بوقت فیصلہ مقدمہ اسطرف توجہ رکھین کہ فریقین مقدمہ کے جملہ عذرات کا تصفیہ واضح طور پر فیصلہ مین کر دیا جایا کرے مگر اس پر بھی لحاظ رہے کہ ایسی طوالت عبارت کی نہ ہو کہ جسمین مطلب بھی فوت ہو جاوے اور اوسکے سمجھنے مین بھی دشواری اور مغالطہ واقع ہو۔

جزو دفعہ ۸۵ دستور العمل درصورتیکہ ڈگری زر نقد کی ہو تو عدالت کو واجب ہوگا کہ تجویز ڈگری اور تجویز فیصلہ کے وقت فریقین کی درخواست زبانی یا بغیر درخواست اوسکے درصورت ہونے کسی وجہ موجہہ کے حکم لکھین کہ زر مذکور بسبیل اقساط بندی کے جسکی شرح مفصل لکھنی ہوگی مدیون ڈگری ادا کرے۔

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۹۸ ہدایت نمبری ۸۵ مجریہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۹۱ء جب کسی مقدمہ مین مدعا علیہم ایک سے زیادہ ہون تو حکام عدالت کو ڈگری بغیر تشریح اس امر کے کہ مدعا علیہم ایک خاندان کے یکجائی بود و باش رکھتے ہین اور مشترک ذمہ وار ادائے زر متدعویہ کے ہین یا کہ علحدہ علحدہ ہین صادر کرنی نہین چاہیے کیونکہ بغیر اس تشریح کے ڈگری کے صادر کرنے سے ہنگام اجرائے ڈگری

بہت وقت پیش آتی ہے اور مدیونان عذر کرتے ہین اور اونکا عذر بوقت ناقابل سماعت
قرار دیا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ ڈگری یکجائی ڈگریدار جس مدیون سے چاہے وصول کرلی
پھر ایک مدیون دوسرے مدیون پر جدا گانہ نالش دایر کرتا ہے جس سے لوگونکو تکلیف ہوتی
ہے۔ پس جب ایسا دعوی پیش ہو تو حکام کو اس بات کی تشریح اور تنقیح کرلینی چاہیے کہ کون کون
حصہ دار کس قدر کا دیندار ہے۔ اگر سب مدیون شترک ذمہ وار اور دیندار ہون تب صاف صاف
لکھدینا چاہیے کہ ان ان وجوہات سے ڈگری مجمل صادر کیجاتی ہے۔ اور اگرچہ مہاجنی دستور یہ ہے
کہ اگر باپ سے وادوستد ہے تو باپ اور بیٹا دونون کا نام درج کاغذات کرتے ہین اور عرضی
نالش مین بھی اسیطرح لکھتے ہین مگر ایسی صورت مین بھی حاکم عدالت کو تنقیح کرلینی چاہیے کہ اصلی دیندار
کون ہے تاکہ آیندہ مغالطہ نہ ہووے۔

ہدایت نمبری ۱۱۔ مجریہ ۱۹۔ جون ۱۸۴۸ء

ہر ایک محکمہ مین جب فیصلہ اخیر لکھا جاوے تب فیصلہ پر نمبر رجسٹر۔ تاریخ رجوع۔ تعداد رسوم۔ ہمیشہ درج ہوا کرے اور جب اوسکی نقل نقلنویس لکھے تب نقل مین بھی بدستور لکھا کرے

ہدایت نمبری ۸۔ مجریہ ۲۰۔ جون ۱۸۴۸ء

جب[۵۱] ایک حاکم کی پیشی سے تجویز مقدمہ ہو جاوے تب فوراً بلا توقف واسطے اتفاق رائے دوسرے حاکمونکے پیشی مین آوے اور زیادہ ایک ہفتہ اونکی رائے شامل ہو جایا کرے زیادہ توقف نہ ہوا کرے۔

ہدایت نمبری ۵ مجریہ ۲۴۔ مارچ ۱۸۴۸ء

آخر روبکار پر بجائے تحریر الفاظ (تاریخ صدر سنہ صدر) کے تاریخ اور سنہ پورا لکھنا چاہیے۔

دستور العمل منظور شدہ وغیرہ

جب عدالت کی ڈگری بابت کسی استحقاق یا شئے کے حسب ضابطہ ہوگئی ہو تو اوسکی علاوہ ڈگریدار کو فریق مغلوب سے خط کے لکھانیکی کوئی حاجت نہین ہوگی وہی ڈگری بمنزلہ خط کے سمجھی جاویگی اور جو خط کہ بموجب ڈگری مذکور کے ستر داور کالعدم ہوگیا ہو وہ بمقابلہ ڈگری مذکور مسترد اور کالعدم سمجھا جاویگا

---

[۵۱] یہ ہدایت عدالت دیوانی کے ایک مقدمہ کی حالت دیکھی جاکر جاری ہوئی تھی لیکن مختاران عدالت اب علحدہ علحدہ کام کرتے ہین اسلیے یہ ہدایت صرف محکمہ اپیل کے متعلق سمجھنی چاہیے۔
من مؤلف

فیصلہ مقدمات معرفت ثالثان

دستور العمل منظور شدہ ازدفعہ ۱۵۳ تا ۱۶۴

عدالت خود بخود مقدمہ کو فیصلہ کیلیے ثالثان کے سپرد نہین کریگی جبتک کہ جملہ فریقین مقدمہ اپنی طرف سے درخواست تحریری عدالت مین پیش نکرین اور اگر ایسی درخواست معرفت اپنے اپنے وکلا کے گذرانین تب بھی اوس درخواست پر جملہ فریقین مقدمہ کے دستخط یا نشانی کرانی ہوگی۔

دفعہ ۱۵۴ بعد گذرنے درخواست مندرجۂ بالا کے فریقین سے اقرار نامہ ثالثی لکھا یا جاویگا جسمین ثالثونکے نام اور سرپنچ کا نام بالتصریح لکھنا ہوگا اوران امور کی اچھیطرح تصریح کرنی ہوگی کہ اگر جملہ ثالثان کی رائے متفق ہو تو وہ اور بصورت اختلاف رائے جس رائے کو غلبہ ہو وہ قابل اجرا ہوگی اور اگر رائے ثالثان ساوی ہو تو وقت سرپنچ سے رائے لیجاویگی اور جس رائے کے ساتھ اسکی رائے اتفاق کرے وہ رائے بوجہہ غلبہ کے قابل اجرا ہوگی۔

دفعہ ۱۵۵۔ جب ایسی درخواست گذریگی تب حاکم عدالت بتقرر تاریخ مقدمہ و اجرائے اطلاعنامہ بنام ثالثان مسل مقدمہ کو معرفت کسی اہلکار سرشتہ کے واسطے تجویز ثالثی کے سپرد ثالثان کریگا۔

دفعہ ۱۵۶ اور ثالثونکو اور سرپنچ کو لازم ہوگا کہ ایسے حکم عدالت کی تعمیل کرین اور درصورتیکہ عمداً بلا سبب واجبی کوئی حیلہ اور عذر کریگا تو تحقیر عدالت مین سزا وار جرمانہ کا ہوگا۔

دفعہ ۱۵۷ درصورتیکہ کسی وجہہ موجہہ سے کوئی ثالث ثالثی سے معذور رکھا جاویگا تو اسکی جگہ اور نیز ایسے ثالث کی جگہ کہ جسکی نسبت مقدمہ تحقیر عدالت عمداً پہلوتہی اور عدول حکمی کا مرتب ہوا ہو جس فریق یا فریقین کا وہ ثالث تھا وہی فریق مقرر کریگا۔

دفعہ ۱۵۸۔ ثالثان اور سرپنچ کو اختیار ہوگا کہ فریقین سے ثبوت اور تردید طلب کرین۔ گواہونکی شہادت لیوین تحقیقات مزید کرین پھر اپنا فیصلہ داخل کرین لیکن ثالثان کو اپنا فیصلہ صرف بابت امر فیصلہ طلب کے کرنا ہوگا جو دعوے سے زاید نہ ہو۔

دفعہ ۱۵۹- تاریخ گذرنے فیصلہ سے ایک ہفتہ تک مقدمہ ملتوی رکھنا چاہیے تا کہ کسی فریق کو عذر ہو تو پیش کر لیوے بعد انقضائے میعاد مذکور اور نہ پیش ہونے عذر کسی فریق کے یا نہ ہونے عذر معقول کے موافق فیصلۂ ثالثان کے مقدمہ کو فیصل کیا جاویگا اور پھر ایسا فیصلۂ مذکور عدالت اپیل سے بشرطیکہ کوئی نقص قانونی ضابطہ کا وقوع مین نہ آیا ہو یا قابل منسوخی کے ہوگا۔

دفعہ ۱۶۰ درصورتیکہ عذر کسی فریق کا منجملہ فریقین نسبت فیصلۂ ثالثان قابل پذیرائی کے معلوم ہو تو عدالت فیصلۂ مذکور کو نامنظور کرکے یا تو خود تجویز اخیر کریگی یا فریقین کی درخواست پر جدید ثالث مقرر کریگی

دفعہ ۱۶۱ نسبت فیصلۂ ثالثان کے فریقین کا صرف عذر بداعمالی ثالثان یعنی اخذ رشوت قابل سماعت عدالت سمجھا جاویگا۔ اور عذردار کو صریحی ثبوت اُسکا پیش کرنا پڑیگا ورنہ بغیر ثبوت بدیہی کے ایسا عذر بطور عام شکایت کے قابل پذیرائی نہین ہوگا۔

دفعہ ۱۶۲ کسی فریق کی درخواست پر دوسرے فریق کے ثالث کی تبدیلی نہ ہوسکیگی مگر ایسی صورت مین کہ وہ فریق عدالت کو اطمینان اس بات کا کرادیوے کہ وہ ثالث فریق ثانی کا اس فریق کا دشمن مضرت خواہ ہے یا اوسی دوسرے فریق کا قریبی رشتہ دار مثل باپ اور بیٹے کے ہے۔

دفعہ ۱۶۳ اور جو کوئی فریق بغیر سوچے سمجھے ثالث کی نسبت ایسی شکایت بے بنیاد پیش کریگا کہ جو اُسکی ہتک عزت کا باعث ہو تو ثالث کو اختیار ہوگا کہ ایسے شخص کی نسبت ازالۂ حیثیت عرفی کی حسب ضابطہ محکمہ مجاز مین نالش دایر کرے۔

ہدایت نمبری ۲۰۴ مجریہ ۲۱- اپریل سنہ ۱۸۸۹ع

بموجب ہدایت مجریہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۸۸ع [1] ثالث قوم مدیون سے منتخب کیے جاوین اسکی کوئی ضرورت نہین ہے فریقین اپنی رضامندی سے ثالث مقرر کرسکتے ہین لیکن اقرارنامہ حسب ضابطہ تحریر کرانا چاہیے۔ اگر فریقین برضامندی باہمی ثالث مقرر نہین کرینگے اور انکارنامہ لکھدینگے تو عدالت سے تجویز تقرر ثالثان عمل مین آویگی۔ ثالثان کی تقرری مین خود حاکم عدالت کو غور کرلینا ہوگا کہ کس قسم کے ثالث مقرر کرنے بہتر اور مناسب ہونگے۔

[1] ہدایت ۲۰- ستمبر سنہ ۱۸۸۸ع باب اجرائے ڈگری فصل متعلقۂ قرقی و نیلام مین درج ہے۔ من مولف

فیصلہ مقدمات بذریعہ راضی نامہ فریقین

ہدایت نمبری ۲۰ مجریہ ۱۰- فروری ۱۸۹۰ء

کسی محکمہ مین کوئی وثیقہ تصدیق کیا جاوے تو صرف بیان زبانی تصدیق کنندہ پر اکتفا نہ کیا جاوے بلکہ اوسکے بیان پر اوسکے دستخط کرائے جایا کرین بغیر اسکے کارروائی تصدیق کی ناقص اور ناتکمل متصور ہوگی اور راضی نامہ فریقین کا ہو اوسمین تشریح کر دیجاوے تاکہ آیندہ پھر جھگڑا نہ ہو اور بموجب اوسی راضی نامہ کے کارروائی ہوتی رہے۔

ہدایت نمبری ۷۰ مجریہ ۲۷- اپریل ۱۸۹۱ء

اگر مقدمات دایر عدالت نہ ہون اور فریقین باہمی فیصلہ کرکے اوسکی تصدیق کراوین تو اوسکے لیے سرکاری طور پر رجسٹری کی کارروائی ہونی چاہیے۔ پنچ کے طور پر تعلقدار وغیرہ کسی ملازم راج کی شہادت تصدیق کا اثر نہین رکھیگی بلکہ جیسے اور گواہ ہین وہ بھی ایک گواہ ہے اور ضرورتاً اوسکو باقاعدہ شہادت اداکرنی ہوگی اور مقدمہ دایرہ عدالت ہونیکے بعد کوئی فیصلے وغیرہ باہمی ہون وہ اوسی عدالت مین جہان مقدمات دایر ہین پیش ہو کر تصدیق ہونے چاہیین وہ ملازم راج جسکو اختیارات صیغہ عدالت مین حاصل نہین ہین جہان تصدیق نہین ہو سکتا۔ فریقین حاضر عدالت ہو کر تصدیق کراوین۔ اور خاص صورت غیر حاضری وغیرہ مین معرفت تعلقدار یا اور کسی ملازم راج کی بھی ضرورت پیش آوے تو باضابطہ کاغذ فیس لیا جاوے۔

خرچہ مقدمات

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۲۴- ستمبر ۱۸۸۴ء

اجراء ڈگری کے مقدمات مین ڈگریداران کو بشمول خرچہ اجرت نقل ڈگری اور قیمت اسٹامپ ڈگری جو درخواست اجراء ڈگری کے ساتھ پیش ہوتی ہے دلایا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۳۹ مجریہ ۱۶- جون ۱۸۸۵ء

آیندہ جملہ فیصلہ ہائے محکمہ جات ماتحت اور نیز محکمہ عالیہ کونسل مین تشریح تعداد خرچہ فریقین اور نیز اس بات کی کہ وہ خرچہ اور نیز محکمہ جات ماتحت کاکس فریق کے ذمہ ہوگا درج ہونی چاہیے اسطرح پر۔

تفصیل خرچہ محکمہ ہذا		تفصیل خرچہ محکمہ ماتحت	
مدعی کا	مدعا علیہ کا	مدعی کا	مدعا علیہ کا

ہدایت نمبری ۱۴۴ - مجریہ ۱۵ - جولائی ۱۸۸۱ء — ہنگام تجویز فیصلہ مقدمۂ اجرائے ڈگری کے حسب روئداد مقدمہ خرچہ کی بابت تجویز ہونی چاہیے۔

مجریہ یکم اکتوبر ۱۸۸۱ء — بر وقت فیصلہ مقدمہ کے قبل دستخط حکام تشریح خرچہ کی تجویز مین درج ہو جایا کرے۔

مجریہ ۲۶ اگست ۱۸۸۱ء — جو کاغذ فیس بابت تصدیق مختارنامہ پیش کیا جاوے وہ خرچہ مین دلانیکے قابل نہین ہے

مجریہ ۱۱ - مارچ ۱۸۸۱ء — بروقت فیصلہ مقدمات کے تفصیل خرچہ کی درج حکم ہوتی رہے سررشتہ داران کو نگرانی کی تاکید ہونی چاہیے۔

مجریہ ۲۲ - فروری ۱۸۸۱ء — مرافعہ بیضابطگی پیش ہوئے پر اگر بلا تقرر تاریخ و اجرائے سمن و جوابدہی رسپاڈنٹ تجویز نامنظوری مرافعہ کی کردیجاوے تو رسپاڈنٹ کا خرچہ نہ دلایا جاوے - اور اگر تاریخ مقرر ہو کر اجرائے سمن عمل مین آوے اور جوابدہی فریق ثانی کی طرف سے ہو تو خرچہ بذمہ مغلوب عاید ہوا کرے۔

ہدایت نمبری ۵۲ سمبت ۱۹۶۳ مجریہ ۱۱ - جون ۱۸۸۱ء — تجویز مین خرچہ کا اندراج بہت صحت کے ساتھ ہوا کرے ایسا نہین ہونا چاہیے کہ صرف اسقدر اندراج پر ہی اکتفا کیا جاوے (اور خرچہ ذمہ مغلوب رہے) بلکہ بالعموم تجویز مین تعداد خرچہ بعد صحت درج کردیجایا کرے اور جس تجویز مین خرچہ دلایا جانا منظور نہ ہو تو اُس مین صاف طور پر درج کردیا جایا کرے کہ اسکا خرچہ اس وجہہ سے نہین دلایا جاسکتا۔

ہدایت نمبری ۶۳ مجریہ یکم مئی ۱۸۹۰ء — اگر ایک سال سے زیادہ عرصہ بشرط نہ جاری کرانیکے روز ناطق ہو جانے ڈگری سے اور بصورت جاری کرانیکے روز ختم کارروائی اخیر سے گذر جاویگا اور درخواست اجرا کی نہین کریگا تو پھر درخواست اجرائے ڈگری زائدالمیعاد مذکور کی جسقدر روپیہ کی اجرا کیواسطے پیش ہوگی پوری رسوم کے کاغذ پر لیجاویگی اور وہ خرچہ ڈگریدار کو مدیون سے نہ دلایا جاویگا

ہدایت نمبری ۵ - مجریہ ۹ - فروری سنہ ۹۲ء

جو قسط کہ منقضی ہو گئی ہو اور اوسکا زر واجب الادا بحق مدعی ہو جاوے اور بسبب عذر عدم اوسکے ادا کرنیسے قاصر رہے تو مدعی کو صرف اوسیقدر زر مفسوطہ قابل ادا کیلیے نالش کرنیکی ہدایت کیجاوے اور رسوم اسٹامپ بقدر زر اقساط[91] مفسوطہ کے لیا جاوے اور اوسیقدر زر ہنگام ڈگری مدیون سے بابت خرچہ کے دلایا جاوے -

ہدایت نمبری ۱۰ - مجریہ ۲۷ - جون سنہ ۱۸۹۵ء

جس فریق کے عذر پر موقع کی تحقیقات کرائیجاوے اوس سے اوسکا خرچہ بھی وصول کیا جاوے لیکن بعدین بوقت تجویز مقدمہ خرچہ بذمہ مغلوب عاید کیا جانا مناسب ہے -

مجریہ ۱ - جولائی سنہ ۱۸۹۶ء

جو فیس طلبانہ بنا بر تعمیل سمن علاقہ غیر کی لیجاتی ہے وہ بھی علاوہ فیس معمولی کی خرچہ مین جوڑی جایا کرے -

مجریہ ۴ - اگست سنہ ۱۸۹۵ء

زر خرچہ خوراک قید مدیون بشمول دیگر خرچہ کے مدعی کو مدیون سے وصول کرایا جاے -

مجریہ ۳۰ - نومبر سنہ ۱۸۹۵ء

زر خرچہ متعلقہ ڈگری مکانات کو زر کرایہ کی ہدایت کی بنا پر خارج المیعاد قرار دینا بیضابطہ ہے - اسلیے کہ ہدایت متعلقہ اجرائے ڈگریات مین ڈگریات متعلقہ جایداد غیر منقولہ کی اجرا کی میعاد دس سال مقرر کیگئی ہے یہ صراحت نہین ہے کہ اگر ایسے فیصلہ کے صرف خرچہ کا اجرا اس مدت مین کرایا جاویگا تو خارج المیعاد ہو گا -

ہدایت نمبری ۷۷ بہمن سنہ ۱۳۰۷ف - مجریہ ۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء

نالشات مین رقم خرچہ ہنڈاون مدیون کے ذمہ رہنی چاہیے کیونکہ ہنڈوی وہی کراتا ہے -

مجریہ ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

جبکہ قیمت غلہ کی قایم کیجاکر دعوے دایر کیا جاتا ہے اور بموجب قیمت رسوم لی جاتی ہے تو صدور ڈگری غلہ کے وقت موجب رسوم کے خرچہ لگایا جانا مناسب ہے -

---

[91] اصل ہدایت مین مفسوط کا لفظ ہے غلطی کتابت بالبداہت معلوم ہوتی ہے بجائے لفظ مفسوطہ کے لفظ منقضیہ ہونا چاہیے - من مؤلف
[92] ایک ہدایت ۲۵ - نومبر سنہ ۱۸۹۵ء کو نمبری ۲۴ - درباب خرچہ مقدمات سرسری جاری ہوئی ہے - ہدایت مذکور نالش مدعیان مفلس کے باب مین درج کی گئی ہے - من مؤلف

مجریہ ۱۰ جون ۱۸۷۹ء | تجویز مین خرچہ کا اندراج بہت صحت کے ساتھ ہوا کرے صرف اسی اندراج پر اکتفا نہ کیا جاوے (اور خرچہ ذمۂ مغلوب رہے) بلکہ بالعموم تجویز مین تعداد خرچہ بعد صحت درج کردیجایا کرے

مجریہ ۲۶ ستمبر ۱۸۸۰ء | اکثر اہل مقدمات نقول فیصلہ صحت خرچہ کیلیے بذریعہ عرضی پیش کرتے ہین اور سکے لیے کوئی میعاد مقرر نہین - آیندہ کیلیے مناسب ہے کہ اہل مقدمات تاریخ صدور فیصلے سے چھ ماہ کے اندر ایسی درخواست صحت خرچہ کی بابت پیش کردیا کرین - بعد چھ ماہ کے اگر ایسی درخواستین پیش ہونگی تو ناقابل لحاظ متصور ہوکر داخل دفتر کردیجاوینگی اور صحت خرچہ کی بابت کوئی حکم نہین دیاجاویگا -

ہدایت نمبری ۴۲ ۱۸۹۶ء مجریہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء | دعوی زرنقد مشترک مین اگر تین مدعی ہون اور وکیل صرف ایک مدعی کرے اور باقی دو مدعی خود پیروی کرین تو وکیل اپنے موکل کی تیسرے حصّہ کے بموافق محنتانہ کا خواستگار ہوگا - یعنی دعوی مشترک ہے تفریق حصّہ کی نہین تو جسقدر محنتانہ وصول پانا یا قرار پانا وکیل نے تصدیق کرایا جو باضابطہ ہو یعنی شرح مقررہ سے زاید نہ ہو وہی خرچہ مین چڑھایا جاویگا -

ہدایت نمبری ۴۳ ۱۸۹۶ء مجریہ ۲۸ اپریل ۱۹۱۰ء | آیندہ بروقت تجویز مقدمات نمبر سابق ہردوفریق کے خرچہ کی بابت لکھا جایا کرے تاکہ ماتحت مین ہردوفریق غالب و مغلوب کی تعداد خرچہ پر توجہ ہوکر حکم مناسب حسب ضابطہ دیاجاوے -

بر دفعہ ۵ دستور العمل منظور شدہ | فیصلہ مین تفصیل خرچہ اور ذکر اس بات کا کہ خرچہ کسقدر کون فریق اداکریگا لکھنا ہوگا

خرچہ مین محنتانہ وکلا کے قایم کیے جانیکا قاعدہ -

ہدایت نمبری ۸۰ - مجریہ ۱۰ - نومبر ۱۸۸۶ء | مختاران عام کا محنتانہ نہ دلایا جاوے -

۵۱ - ۲۲ - اکتوبر ۱۹۱۰ء کو ہدایت اجرائے ڈگری حق شفع کی بابت ہوئی ہے اوس مین خرچہ کا ذکر ہے وہ ہدایت نالشات شفع مین درج ہے - من مؤلف

ہدایت نمبری ۹۱۔ مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء

مقدمات اجرائڈگریات مین بحساب فیصدی عہ/ر کے محنتانہ وکلائے سرشتہ کو ملنا مناسب ہے اِلّا مقدمات اجرائڈگریات مین وہی وکیل ہون کہ جو مقدمہ نمبری مین تھے تو ان وکلا کو مقدمہ اجرائڈگری مین علاوہ خرچہ مقدمہ نمبری کے زر محنتانہ بحساب فیصدی عہ/ر دلانا کوئی ضرور نہ ہوگا۔ اور دیگر مقدمات۔ سگائی۔ دخل زوجیت۔ طلاق چھٹکارہ۔ شمول ذات۔ کشادگی نوتہ۔ مین کوئی شرح محنتانہ وکلائے سرشتہ کی معین کیجاتی مناسب نہین ہے۔ مجوز کو اختیار ہوگا کہ محنتِ وکیل پر لحاظ کرکے مناسب خرچہ محنتانہ درج ہونیکا حکم دیا کرے

ہدایت نمبری ۸۲ مجریہ ۲۴۔ جولائی ۱۸۸۹ء

جیسا سرسری مقدمات مین باختیار رائے مجوز محنتانہ کی تجویز کیجاتی ہے دعاوی انخلائے مکانات زر کرایہ داران مین بھی اوسی بموجب عملدرآمد کیا جاوے۔

قواعد دربابِ محنتانہ وکلاء

ہدایت نمبری ۱۱۸ مجریہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۸۹ء

(۱) قانون سمبت ۱۹۰۵ مین جو فیصدی شرح محنتانہ وکلا کی جو درج ہے بغیر لحاظ آنہ پائی کے مثل شرح رسوم عدالت دلائیجاوے۔

(۲) جن مقدمات مین کہ تعداد زر کی معین نہین اون مین عموماً عنعہ/ر تک مقدمہ کا محنتانہ دلایا جاسکتا ہے اور حاکم بلحاظ حیثیت مقدمہ اور پیروی وکیل کی اِس عنعہ/ر کے اندر تعداد محنتانہ کی تجویز کر سکتے ہین۔

(۳) عنعہ/ر کی تعداد اوسط درجہ کے تمام مقدمات کیلیے غایت درجہ کافی ہے البتہ خاص خاص مقدمات جو گاہے ماہے دایر ہوتے ہین اونکے واسطے یہ شرح کافی نہین ہوگی۔ پس جب کبھی اس قسم کا مقدمہ کسی حاکم کے روبرو فیصلہ پاوے تو اوسکو خاص تجویز تعین تعداد محنتانہ بوجوہات مفصل موافق حیثیت مقدمہ اور پیروی وکیل کے کرنی چاہیے۔

(۴) وکالتنامونکے اندر شرح متعینہ مذکورۂ بالا سے زیادہ تعداد محنتانہ کی درج اور تصدیق روبرو حکام کے نہین ہوگی اور نہ دلائیجاویگی البتہ اوس سے کم کا قرار دینا فریقین کو اختیار ہے اور

وہ قابل تصدیق اور دلانیکے بھی ہوگا۔

ہدایت نمبری ۱۹ - مجریہ ۸ - فروری سنہ ۱۸۹۰ء

اون مقدمات مین کہ جو نمبری ہین اور تعداد زر نالش درج ہوتی ہے وکلا کو ۵؎ فیصدی محنتانہ دلایا جاتا ہے اور مقدمات متفرق کیواسطے یہ ہدایت جاری ہوچکی ہے کہ حیثیت مقدمہ و محنت وکیل کو مجوز خیال کرکے عنہ تک محنتانہ دلانیکی تجویز کرے درحالیکہ مقدمات گودنشینی و سرٹیفکٹ مین فیس سرکاری فیصدی ایک روپیہ لیجاتی ہے تو وکلا کو ۵؎ فیصدی محنتانہ دلانا درست نہین۔ لہذا ہدایت کیجاتی ہے کہ آیندہ سے مثل مقدمات متفرق جسکے بارہ مین پہلے ہدایت جاری ہوچکی ہے ان مقدمات مین بھی عنہ تک محنتانہ دلانیکی تجویز حیثیت مقدمہ اور محنت وکیل کو دیکھکر مجوز تجویز کیا کرین۔

مدعی باشندۂ علاقہ غیر کی بابت ضمانت لیجانیکی ہدایت

ہدایت نمبری ۴۳ ۴ سمبت ۱۹۶۹ مجریہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء

اگر مدعی باشندۂ علاقہ غیر ہو اور کوئی جائداد غیر منقولہ اندر علاقہ راج نہ رکھتا ہو تو عدالت اپنی رائے سے یا کسی مدعا علیہ کی درخواست گذرنے پر مدعی سے ضمانت زرخرچہ جو مدعا علیہ کو اخیر فیصلہ مقدمہ تک خرچ کرنا پڑے ایک میعاد کے اندر طلب کرلے اگر مدعی نہ داخل کرے تو مقدمہ کو خارج کردے۔

مرافعہ جات

میعاد تصفیۂ مرافعہ بہ محکمۂ اپیل

ہدایت نمبری ۲ - مجریہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۸۳ء

مقدمات وادوستد تحریری یا غیر تحریری کسی قسم کی جائداد منقولہ کے پانچسو روپیہ سے کم کے ہون اور ماتحت سررشتہ سے بصیغۂ مرافعہ محکمۂ اپیل مین جاوین تو سرداران اپیل کو واجب ہوگا کہ دو ماہ کے اندر اُس مقدمہ کا تصفیہ کردیا کرین۔ اور اگر

مقدمات مذکورۂ بالا پانچسو روپیہ سے زیادہ کے ہون اور ماتحت سرشتہ سے محکمۂ بالا مین بصیغۂ مرافعہ آوین تو واجب ہوگا کہ بصورت نہ باقی ہونے کسی قسم کی تنقیحات کے دو مہینے کے اندر اور بصورت پیدا ہونے تنقیحات کے تنقیحات کی تکمیل ہوکر چار مہینے کے اندر ایسے مقدمات کا تصفیہ کر دیا کرین۔

میعاد مرافعہ

مجریہ ۱۹ - مئی ۱۸۸۳ء ۵ - نومبر ۱۸۸۳ء

اگر حکم مین تشریح نہ ہو کہ فریق کو تجویز سے اطلاع دیگئی تو جس تاریخ کو اطلاع دیگئی ہو اوس تاریخ سے میعاد مرافعہ شروع ہوگی اور ایام تیاری نقل حکم میعاد مین مجرا دیے جاوینگے۔

ہدایت نمبری ۹۲ مجریہ ۱۲ - اکتوبر ۱۸۸۴ء

جبکہ نظر ثانی کی درخواست جو اپیلانٹ نے عدالت مین گذرانی تھی منظور ہوکر درخواست اجازت سماعت نظر ثانی کی اپیل کو لکھی گئی اور اپیل سے اجازت سماعت منظور ہوکر آگئی اور عدالت مین عذرات نظر ثانی سائل کے سماعت ہوئے بعد ازان بھی نظر ثانی پر حکم نامنظوری دیا گیا تو جو ایام اس کارروائی مین صرف ہون وہ بہرحال اپیلانٹ کو ایام میعاد سماعت مرافعہ مین مجرا دینے کے لایق ہین - کیونکہ سایل کا اسمین کچھ قصور نہین جبکہ منظوری سماعت نظر ثانی کی عدالت سے ہوچکی اور وہ منتظر نتیجہ سماعت نظر ثانی کا تھا تو اسکو مرافعہ کرنا تجویز نظر ثانی سے پیشتر ضروری نہ تھا - ہان اگر عدالت سے درخواست منظوری سماعت نظر ثانی کی اپیل کو نہ لکھی جاتی تو البتہ عذرات سائل کے ناقابل منظوری تصور ہوتے[۱]۔

ہدایت نمبری ۹۳ مجریہ ۱۷ - جون ۱۸۸۶ء

جن محکمہ جات مین ایک سے زیادہ حاکم ہین تو میعاد مرافعہ صدور تجویز حاکم اخیر کی تاریخ سے شمار کیجاویگی۔

مجریہ ۲۲ - اگست ۱۸۹۳ء

درخواست نقل حکم بنا بر مرافعہ پیش کرنیکے بعد اگر درخواست دہندہ اپنی غفلت کو نقل تیار شدہ لینے کو نہ آوے تو تیاری نقل کے بعد جسقدر عرصہ تک درخواست دہندہ نقل نہلے

---

[۱] ہدایت ہذا مین جو سماعت نظر ثانی کیلیے محکمہ اپیل سے منظوری طلب کرنیکا حال درج ہے یہ سابقہ عمل کی بنیاد پر ہے - یہ قاعدہ ہدایت نمبری ۱۴۷ مورخہ ۲۱ - اگست ۱۸۸۸ء کے ذریعہ سے منسوخ ہوچکا ہے - من مولف -

وہ ایام میعاد مرافعہ مین مجرا ہونگے صرف تیاری نقل مین جو ایام صرف ہوئے وہ مجرا دیے جائینگے۔

مجریہ ۲۰ جون ۱۸۹۰ء | عدالت کا بلا استصواب از محکمہ بالادست بطور خود اپیلانٹ کو وسعت میعاد دینا بیضابطہ ہے۔ اول تو توسیع میعاد ہو ہی نہین سکتی اور اگر کسی موقع پر ضرورت ہو تو ایسے احکام بلا منظوری بالادست صادر نہ کیے جاوین۔

جزو ہدایت مجریہ ۲ مارچ ۱۸۹۰ء | (۱) درخواست نقل حکم گذرنے پر درخواست دہندہ کو پرچہ باندراج تاریخ ملنے نقل حکم کے دیدیا جایا کرے اور اوس سے رسید کرالیجا یا کرے پھر اگر اوس تاریخ پر درخواست دہندہ نقل لینے کو حاضر نہ آوے تو حسب عملدرآمد بعد انتظار تین روز کے نقل تیار شدہ شامل مسل کردیجا جایا کرے۔

(۲) اگر کسی خاص وجہہ سے تاریخ مقررہ مندرجہ پرچہ پر نقل تیار نہ ہو تو درخواست دہندہ کو اگر وہ حاضر آجاوے دوسرا پرچہ بہ تبدیل تاریخ دینے نقل کے دیدیا جایا کرے۔ بصورت عدم حاضری اوسکے حسب عملدرآمد سابقہ عمل کیا جاوے۔

(۳) اگر نقل کے تیار ہو جانے پر بوجہہ عدم حاضری درخواست دہندہ نقل تیار شدہ شامل مسل ہوجائے تو جس روز درخواست مکرر حصول نقل تیار شدہ کیلیے پیش ہو اوسی روز اوسکو نقل دیدیجاوے اور اگر کسی وجہہ سے اوسکو نقل نہ دیجا سکے تو اوسکو مطلع کرکے اطلاعیابی کرالیجایا کرے کہ فلان تاریخ کو وہ بنا بر حصول نقل حاضر آویگا۔

(۴) اگر اوسی روز نقل تیار شدہ درخواست دہندہ کو ملجاویگی تو وہ دن میعاد مرافعہ مین مجرا نہین ہوگا اور اگر ایک یوم سے زاید عرصہ نقل دیجانے مین صرف ہو تو وہ بیشک میعاد مرافعہ مین قابل مجرائی ہوگا۔

(۵) اگر ایک روز سے زیادہ وقت نقل مذکور کے دیے جانے مین صرف ہوا اور اطلاعیابی درخواست دہندہ کی حسب نمبر ۳ لکھائی گئی ہو پھر بھی درخواست دہندہ اوس تاریخ پر حاضر نہ آوے تو پھر اوسکو کوئی استحقاق مجرا پانے اون ایام کا باقی نہ رہیگا جو درخواست مذکور کے بعد حصول نقل تک صرف ہونگے۔

مجریہ ۷- فروری ۱۹۱۰ء | اکثر لوگ چالیس یوم ختم ہونیکے ایک روز پیشتر درخواست نقل حکم پیش کرتے ہین تاکہ جتنے دن تیاری نقل مین صرف ہون وہ چالیس روز سے زیادہ ہونگے اور ملجاوین اسکی وجہ سے خارج المیعادی کی بحث درپیش آتی ہے۔ آیندہ ایسے مرافعہ خارج المیعاد تصور کیے جاوینگے۔

ہدایت نمبری ۵۴ بابت ۱۹۱۰ء مجریہ ۲۲- فروری ۱۹۱۰ء | جب نظر ثانی نامنظور ہوجاوے اور مرافعہ کرنا ہو تو مرافعہ مین دو نقل شامل ہونگی ایک نقل فیصلہ ابتدائی اور دوسری نقل فیصلہ نامنظوری نظر ثانی۔ اسلیے ان دونون فیصلونکی نقول کی درخواست ساتھ ساتھ پیش ہونیکی میعاد ہر دو نقول کی درخواستونکے ایام تیاری نقول مجرا دیے جاوینگے اور ایسی صورت مین کہ ایک فیصلہ کی درخواست تو اندر میعاد دیدی اور دوسرے فیصلہ کی درخواست بعد ختم میعاد پیش کی تو ایسی حالت مین ایام تیاری نقول مجرا نہین دیے جاوینگے اور مرافعہ خارج المیعاد قرار پاویگا۔

ہدایت نمبری ۱۰۲ بابت ۱۹۱۱ء مجریہ ۹- جنوری ۱۹۱۲ء | جو میعاد مرافعہ کی چالیس روز کی مقرر ہے اسکے اندر جسقدر نقول فیصلہ جات کی ضرورت ہو سب کی درخواست ایکدم سے دیکر حاصل کرلیجاوین اور اسطرح سے حاصل کی ہوئی نقول مین جس نقل کی تیاری مین زیادہ عرصہ لگا ہوگا وہی میعاد مرافعہ مین قابل مجرائی ہوگا اور مستغیثان پر فرض ہوگا کہ اندر میعاد معینہ مرافعہ مکمل کرکے پیش کرین۔ اگر نامکمل مرافعہ پیش کیا جاویگا تو داخل دفتر کردیا جاویگا۔ واپس دیکر طریقہ بتلانے اور اصلاح کرنیکا کام عدالت کا نہین ہے ہدایات جاری ہین اونکے بموجب مستغیثون کا فرض ہے کہ مرافعہ کو مکمل کرکے پیش کرین۔ جملہ احکام ماتحت کی نقول شامل مرافعہ ہونا جو بذریعہ ہدایت قرار دیا گیا اسکی یہ وجہہ ہے کہ مرافعہ بصیغہ بیضابطگی ہونے پر سب جگہ کے فیصلونکی بابت ظاہر ہوجاوے اور مقدمہ کی کیفیت بھی صاف طور پر معلوم ہوجاوے اور مرافعہ کرنیوالے کے عذرات کی بھی اصلیت کھلجاوے۔ اگر محض ایک نقل شامل ہونے پر ہی اکتفا کیجاوے تو مقدمہ کے حالات پورے طور پر ظاہر نہ ہونیکی وجہہ سے مسل دیکھنے کی ضرورت لاحق ہوگی اور مسل طلب کرنیمین طوالت بیسود ہونیکے علاوہ کام بھی زیادہ بڑھتا ہے اور باعث پریشانی مستغیثان ہوتا ہے کہ اونکو مکرر سہ کرر حاضر ہونا پڑتا ہے اس طوالت بیسود اور کام کو

کم کرنے اور مستغیثان کے آرام کیلیے ہدایت جاری کیگئی تاکہ بروقت دائری مرافعہ ساری کیفیت مقدمہ کی روشن ہو جاوے اور عذرات کی حقیقت بھی معلوم ہو جاوے [۱]۔

رسوم مرافعہ

مجریہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء ضابطہ کے موافق جب کسی شخص کے مرافعہ پر مقدمہ نمبر سابق پر جاتا ہے اور پھر اسکو مرافعہ کرنیکی ضرورت ہوتی ہے تو بشرطیکہ اوس نے پہلے رسوم پوری مرافعہ کی داخل کی ہو دوسری مرتبہ پوری رسوم لیجانی ضابطہ کے خلاف ہے مدعی سے مابقی جزو دعوے کی رسوم لیکر مرافعہ پر حسب ضابطہ تجویز کرنی چاہیے۔

مجریہ ۲ مئی ۱۹۰۳ء بابت رسوم مرافعہ انخذاف فقرۂ زاید از بحث مناسب ہے کہ اپیلانٹ جو عذر مکانات کی بابت عذر کرتا ہو اوس سے اسیقدر مکانات کی رسوم مرافعہ لیجانی مناسب ہے پوری رسوم لیجانیکی ضرورت نہیں۔

مجریہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء جب کوئی فریق کسی لفظ یا فقرہ وغیرہ مندرجہ تجویز یا کسی جزو دعوی ممبری ڈگری شدہ یا غیر مسلمہ کی بابت اپیل کرے تو عدالت مرافعہ کو لازم ہے کہ حسب ذیل مراتب پر لحاظ کرکے مرافعہ کی سماعت یا ناقابل سماعت ہونیکی بابت حکم صادر کیا جاوے۔

(۱) اگر مدعی نے دعوی زیادہ تعداد کا کیا ہے اور عدالت سے اوسکے دعوے کا کوئی جزو خارج کر دیا گیا ہے تو بقدر دعوی خارج شدہ رسوم مرافعہ داخل ہونیکا اطمینان کرلیا جاوے۔

(۲) اگر مدعاعلیہ کو ڈگری ماتحت کا کوئی جزو مسلّم ہے تو جسقدر جزو اسکو غیر مسلّم ہے اوسی کی مقدار پر رسوم لیا جانا کافی سمجھا جاوے۔

(۳) اگر کسی فقرہ یا عبارت مندرجہ تجویز ماتحت کی بابت کسی فریق نے مرافعہ کیا ہے تو دیکھا جاوے کہ جس فقرہ کی محذوفی وہ چاہتا ہے اوسکا اثر سالم دعوے پر پڑتا ہے یا کسی جزو پر یعنی اوسکے تجویز قائم رہنے سے کسقدر نقصان اپیل کنندہ کا متصور ہو سکتا ہے پس جسقدر مالیت جائداد وغیرہ پر اندراج فقرہ زیر بحث کا

---

[۱] نظر ثانی کے باب میں ایک فصل یہ ہے "نظر ثانی کے فیصلہ کے بعد میعاد مرافعہ کا قاعدہ" اسلیے میعاد مرافعہ کیلیے فصل مذکور بھی دیکھنا چاہیے۔ منہ مؤلف

اثر پڑتا ہو اوسیقدر تعداد کے مطابق حسب قانون اسٹامپ اوس سے رسوم مرافعہ لیا جانا واجب ہوگا
(۴) اگر فریق مرافعہ کنندہ ایسے الفاظ یا عبارت کی محذوفی کا خواستگار ہے جس سے کسی تعداد معین پر
اثر نہ پڑتا ہو تو مرافعہ اوسکا اسیقدر اسٹامپ پر قابل سماعت ہوگا جو اس قسم کے دعوے کیلئے
قانونًا مقرر ہے۔

فیس طلبانہ مرافعہ

[ہدایت نمبری ۱۲۰ - مجریہ ۱۳ - دسمبر سنہ ۱۸۸۸ع] جب کبھی کسی قسم کا مرافعہ خواہ تجویز ابتدائی کا ہو یا تجویز ثانی کا کسی محکمہ مین پیش
ہو تو فیس طلبی بدستور لیجاوے۔

مرافعہ کہان ہوگا

[جزو دفعہ ۱۶۴ - دستور العمل] ڈگر یہائے عدالت یا کسی حکم ضمنی کا مرافعہ حسب ضابطہ اون عدالتون مین ہوا کریگا
کہ جو انکی سماعت کیلیے مجاز ہین بشرطیکہ کسی خاص حکم کے ذریعہ سے وہ مرافعہ ممنوع قرار نہ دیا گیا ہو
[ہدایت نمبری ۱۱۱ مجریہ ۹ جنوری سنہ ۱۸۸۵ع] نظامتون کی تجویز کا مرافعہ براہ راست محکمہ اپیل مین سماعت ہوا کرے۔
[ہدایت نمبری ۱۸۱ مجریہ ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۸۶ع] سرداران اپیل مرافعہ جات باشندگان علاقہ غیر سماعت کیا کرین۔
[ہدایت نمبری ۲۱۵ مجریہ ۱۶ - ستمبر سنہ ۱۸۸۶ع] ایسے فیصلہ جات عدالت دیوانی کے مرافعہ جن مین تجویز منصفی سے اتفاق
ہوا ہو محکمہ عالیہ کونسل مین گذرا کرین۔ البتہ جن مقدمات مین کہ عدالت
فیصلہ منصفی ترمیم یا منسوخ ہوجاوین اونکا مرافعہ محکمہ اپیل مین ہوا کرے۔
[ہدایت نمبری ۴ - مجریہ ۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۹۰ع] مرافعہ جات نایب[۱] ناظمان معیتہ عدالت دیوانی کے مختاران عدالت سنا کرین
اور جن مقدمات مین کہ اونکا اتفاق رائے ہوجاوے اونکا مرافعہ مثل مقدمات
منصفی کے براہ راست محکمہ عالیہ کونسل مین ہوا کرے۔
[مجریہ ۱۶ - نومبر سنہ ۱۸۹۲ع] نایب[۲] ناظم کی پیشی سے جو متفرق ضمنی احکام ناظم کی عدم موجودگی مین صادر کیے جاوین

---

[۱] بوجہ ہدایت ۷ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ع نایب ناظمونکی تجویز کا مرافعہ عدالت دیوانی مین ہونا بند ہوا - من مؤلف
[۲] بوجہ ہدایت ۷ - مارچ سنہ ۱۹۱۲ع عدالت دیوانی مین نایب ناظمونکی تجویز کے مرافعہ پیش ہونیکا طریقہ مسدود کیا گیا - من مؤلف

اونکے مرافعہ عدالت دیوانی مین پیش ہوا کرین۔

تجریہ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع | مختاران عدالت مرافعہ پیش ہونے پر تجویز منصفی سے اتفاق کرین مگر خرچہ کی بابت خلاف عذر دار جداگانہ رائے ظاہر کرین تو یہ مرافعہ جدید حکم مختاران عدالت قابل سماعت وفیصلہ اپیل کے ہوگا۔

مرافعہ کون کر سکتا ہے

جزو دفعہ ۱۹۳۔ پستور العمل | اگرکسی مقدمہ مین چند مدعی یا مدعا علیہ ہون اور ڈگری جسکا کہ اپیل ہوا ہو ایسی وجہہ پر مبنی ہو جو تمام مدعیان یا تمام مدعا علیہم پر یکسان مؤثر ہو تو کوئی شخص منجملہ مدعیان یا مدعا علیہم کے کل ڈگری کی نسبت اپیل کر سکتا ہے۔ اور برطبق اسکے عدالت اپیل مجاز ہوگی کہ کل مدعیان یا مدعا علیہم کے حق مین یعنی جیسی کہ صورت ہو منسوخ یا ترمیم کرے۔

ہدایت نمبری ۱۵ ستمبر ۱۸۶۶ع تجریہ ۷۔ اگست ۱۹۰۸ع | جسقدر اشخاص مرافعہ کرنا چاہین سبکے نام زیر العبد درج ہوا کرین اور وہ سب مرافعہ کرنیکے لیے حاضر آیا کرین جو حاضر نہ ہوسکین تو پیش کنندہ مرافعہ اونکے نام کا مختار نامہ تصدیق کراکر شامل کیا کرے اور اگر ایک سے زیادہ اشخاص حاضر نہ ہون تو ایک ہی مختار نامۂ مصدّقہ کے ذریعہ سے کارروائی ہوسکیگی۔

تجریہ ۸۔ اگست ۱۸۹۶ع | مرافعہ کا پیش کرنیوالا ایک فریق ہوا ور صرف نابالغی کی وجہہ سے اسکو ہاتھ سے لیا جانا قانوناً ناجایز ہو تو بذریعۂ فیس اسکی والدہ سے (کہ وہ بھی بحیثیت ولی کے فریق مقدمہ ہے) تصدیق کیے جانیمین کوئی ہرج نہین ہے۔

ہدایت نمبری ۱۴۸ تجریہ ۱۱۔ جون ۱۸۸۵ع | رعایائے ٹھکانہ جات کا مرافعہ معرفت وکلائے ٹھکانہ پیش ہونیکا عملدرآمد ہے آیندہ بھی اسیطرح پیش ہوا کرے۔

بذریعۂ ڈاک مرافعہ پیش کرنیکا ذکر۔

ہدایت نمبری ۷۲ تجریہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ع | اکثر لوگ کسی ماتحت محکمہ کی تجویز کی ناراضی سے محکمہ بالا مین خود

حاضر ہوکر یا موافق ضابطہ کے وکیل مقرر کرکے مرافعہ پیش نہین کرتے بلکہ درخواست مرافعہ لکھکر ڈاک مین بھیجدیتے ہین یہ کارروائی اونکی خلاف ضابطہ ہے۔ اونکو چاہیے کہ یا تو خود حاضر ہوکر مرافعہ پیش کرین اگر خود کسی وجہہ موجہہ سے حاضر نہو سکین تو وکلائے سررشتہ ایسی ہی کارروائی کیلیے واسطے آرام مستغیثان کے مقرر کیے گئے ہین اونکو چاہیے کہ وکیل سررشتہ اپنا مقرر کرکے اوسکی معرفت مرافعہ پیش کرین اور پیروی کراوین۔ اگر کوئی شخص مرافعہ ڈاک مین کسی محکمہ مین بھیجکر اصالتاً یا وکالتاً ایک ہفتہ کی میعاد مین حاضر ہوکر خبر گیری اپنے مرافعہ کی نہ کریگا تو مرافعہ داخل دفتر ہو جاویگا۔

تحریریہ یکم اپریل ۱۹۰۵ء مرافعہ بسبیل ڈاک بین المیعاد پیش ہوجاوے اور سائل بمیعاد ہفتہ بنا بر پیروی مرافعہ مذکور بوجہہ قرنطینہ وغیرہ مین رکجانیکے حاضر نہو سکے اور مرافعہ مذکور حسب قاعدہ داخل دفتر کردیا جاوے تو عدم حاضری خود کی مجبوری کا کافی ثبوت دینے پر مرافعہ کی باضابطہ سماعت ہوگی۔

ملازمان محکمہ انجنیری کا مرافعہ

تحریریہ ۳۔ دسمبر ۱۸۹۵ء مرافعہ ملازمان محکمہ انجنیری اگر بوجہہ عدیم الفرصتی محکمہ انجنیری مین پیش ہوکر بتوسط محکمہ انجنیری آوے تو حسب ضابطہ کارروائی کیجایا کرے اور مختارنامہ پر بھی بذریعہ تصدیق محکمہ انجنیری اپنے محکمہ کی تصدیق درج کرکے شامل مسل کردینا چاہیے۔

نقل حکم قابل مرافعہ و نقول تحریر درخواست مرافعہ کے شامل ہونیکا ذکر

بتزو دفعہ ۱۶۴ دستور العمل مرافعہ کے ساتھ نقل ڈگری یا حکم جس سے سائل ناراض ہو شامل کرکے مع نقول درخواست مرافعہ جسقدر کہ رسپانڈنٹ ہون محکمہ مرافعہ مین پیش کریگا۔

جزو ہدایت نمبری ۷۶ تحریریہ ۲۶ مئی ۱۸۸۷ء جو مرافعہ جات بحث روداد ی پر گذرین اونمین صرف نقل فیصلہ اپیل کی شامل ہوتی رہے۔

مجریہ ۱۴- جولائی ۱۸۸۶ء | مثل عرضی نالش کے سبب ناراضی کی نقل بھی اپیلانٹ کو پیش کرنا چاہیے اور وہ نقل رسپانڈنٹ کے پاس بھیجی جاوے تاکہ رسپانڈنٹ جوابدہی کیلیے مستعد ہو کر حاضر عدالت ہو

درخواست اپیل کی عبارت

دفعہ ۱۶۵ | درخواست اپیل مین صرف مختصر عبارت مین دفعہ وار بوجوہات اون امور کو اپیلانٹ درج کریگا اور ثابت یا تردید کرکے دکھلائیگا جنکی ناراضی سے مرافعہ کرنا چاہتا ہے لیکن عدالت مرافعہ صرف اونھین وجوہات پر پابند نہ ہوگی۔

ہدایت نمبری ۱۴۵۴ ستمبت ۱۹۵۸ مجریہ ۳- جون ۱۹۰۲ء | مرافعہ جات مین فضول قصص وحکایات اور فضول عبارت مکرر سہ کرر نہ لکھی جایا کرے۔

درخواست مرافعہ مین مثل عرضی نالش کے قواعد کی پابندی اور بصورت نقص اسکی واپسی

دفعہ ۱۶۶ | جو قواعد کہ عرضی نالش کیلیے مقرر ہین اونکی پابندی درخواست مرافعہ مین بھی ہوگی اور اگر درخواست مذکور باضابطہ مرتب نہ ہوئی ہو یا اور کوئی نقص ہو تو عدالت بتحریر حکم نامنظوری واپس کردیگی تاکہ مکمل کرکے پیش کرے۔

ہدایت نمبری ۹۶ مجریہ ۲۶- اکتوبر ۱۸۸۳ء | جن وجوہات سے کہ کوئی مرافعہ یا درخواست سایل واپس دینے کے قابل سمجھی جاوے اسکی تشریح اسپر لکھکر اصل کاغذ بعد ثبت دستخط اور اندراج کتاب اجرائیہ و قت سایل کو واپس باخذ رسید مندرجہ کتاب مذکور کیا جاوے۔

مجریہ ۱۲- نومبر ۱۸۹۹ء | جب کوئی مرافعہ نامکمل پیش ہو تو وہ دیکھ بھال کر فورًا واپس دیدیا جایا کرے مرافعہ لینے والے اہلکار کو ہدایت ہونی چاہیے۔

....

مرافعہ مین گنجایش نہ ہونیکی صورت مین فورًا نامنظوری کا حکم دیا جانا

دفعہ ۱۶۷ | درخواست مرافعہ کے گذرنے پر عدالت مرافعہ اگر کوئی گنجایش نہ دیکھے تو مرافعہ کو موقوف نامنظور کریگی اور حکم عدالت ماتحت بحال رکھیگی۔

تاریخ پیشی کا مقرر کرنا۔ فریق ثانی کو اطلاع دینا۔ مقدمہ کا درج رجسٹر کرنا اسلہ و کاغذات کا منگانا۔ شمول نقول و میعاد کی پڑتال کرنا۔

دفعہ ۱۶۸ | درصورتیکہ فی الفور مرافعہ ناقابل منظوری نہ پایا جاوے تو حاکم محکمہ کو واجب ہوگا کہ تاریخ پیشی مقرر کرکے اطلاعنامہ مع ایک ایک پرت نقل درخواست مرافعہ کے جو اپیلانٹ داخل کی ہے رسپانڈنٹان کے نام جاری کرے اور مقدمہ کو درج رجسٹر کرا دے اور اسلہ و کاغذات متعلق منگانیکا حکم دے الا قبل منظوری پڑتال کرلیجاوے کہ نقل فیصلہ جات شامل ہین اور مرافعہ مابین میعاد معینہ کے ہے یا نہین۔

| ہدایت نمبری ۰ مجریہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۰ء | ہنگام درپیشی مرافعہ کے اگر تاریخ پیشی کی مقرر کیجاوے تو رسپانڈنٹ کے نام اطلاعی سمن پیش ہونے مرافعہ کا جاری ہونا مناسب ہے۔

| مجریہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۰ء | جو مرافعہ بوجہ خارج المیعادی وغیرہ خارج کیے جاوین وہ متفرق نہ سمجھے جاوین درج نمبر رجسٹر و کتاب پیشی ہوکر باضابطہ انکا فیصلہ ہوا کرے اور اتفاق رائے کیلیے پیشی ثانی مین پیش ہوا کرین اور نقشہ مین دکھلائے جایا کرین۔

| ہدایت نمبری ۲۳ مجریہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۱ء | جب مرافعہ کے گذرنے پر طلب اسلہ کیلیے کسی محکمہ کو لکھا جاوے تو اہلکاران سررشتہ اور محافظ دفتر کو اچھیطرح دیکھ لینا چاہیے کہ اسکے ساتھ کون کونسی مسل بھیجنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ صرف اصل مسل بھیجدیجاوے اور اسلہ متعلقہ نہ بھیجی جاوین۔

| ہدایت نمبری ۹ مجریہ یکم مارچ ۱۸۹۲ء | محکمہ عالیہ مین ہنگام پیش ہونے مرافعہ کے نظامت کی مسل براہ راست

نظامت سے طلب ہوا کرے اور اگر محکمہ اپیل مین ہو تو سرداران اپیل بھیجدیا کرین -

مجریہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء | ماتحت سے اسلۂ مطلوبہ متعلقۂ مرافعہ جات تاریخ مقررہ سے دس روز پہلے آجایا کرین

ہدایت نمبری ۳۴ سمبت ۱۹۶۹ مجریہ یکم مئی سنہ ۱۹۱۲ء | مرافعہ پیش ہونے پر طلبی اسلہ کا حکم جب ماتحت مین پہونچتا ہے تو وہ صرف اسلہ بھیجدیتے ہین کاغذات متعلقہ جو فریقین مثل بہیات وغیرہ پیش کرتے ہین نہین بھیجتے۔ پس آیندہ اسلۂ مطلوبہ کی ہمراہ جو کاغذات فریقین مقدمہ نے ثبوت مین پیش کیے ہون اور عدالت مین رکھے گئے ہون وہ کل بھیجا کرین -

فیصلۂ مرافعہ

دفعہ ۱۶۹ | تاریخ پیشی پر مرافعہ پیش ہوگا اور بعد ملاحظۂ فیصلہ ماتحت اور عذرات اپیلانٹ حکم منسب لکھا جاویگا لیکن عموماً اپنے فیصلہ مین حاکم مجوز نسبت ہر ایک عذر اپیلانٹ کی تجویز اجرا کریگا

ہدایت نمبری ۲۲ مجریہ ۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء | جب مرافعہ نامنظور کیا جاوے تو صرف نامنظوری مرافعہ ہی حکم مین لکھنی کافی ہے تجویز ماتحت کا اعادہ حکم مین نہ کیا جاوے -

مجریہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۸ء | مرافعہ کے عذرات[۱] کا فیصلہ نمبروار کیا جایا کرے جبطرح تجویز نظرثانی کا فیصلہ کیا جاتا ہے

جزو ہدایت مجریہ ۲ - مارچ سنہ ۱۹۱۸ء | محض اس وجہ سے کہ سہو سے رسوم کا کاغذ عدالت مین کم لیا گیا تجویز مختاران عدالت دیوانی کو کالعدم قرار دینا درست نہین ہے کمی کا کاغذ لیکر عدالت مین بھجوا دیا جاوے اور مرافعہ کو باضابطہ سماعت کرکے بمواجہۂ فریقین تجویز کر دینی چاہیے -

ہدایت نمبری ۱۰۷ مجریہ ۲۷ - مئی سنہ ۱۹۱۸ء | جن مقدمات مین کہ سرداران اپیل اجلاس پنجشنبہ کیا کرتے ہین اگر وقت اجلاس وہ سردار جنھون نے صیغہ مین اختلاف کیا ہو موجود نہ ہون تو بعد انتظار ایک پنجشنبہ کے اون سردارون کی کثرت رائے پر جو اجلاس مین موجود ہون اجرائے تجویز کر دیا جایا کرے اور اسیطرح جو مقدمات کہ صیغہ مین غور مکرر یا تجویز ثانی پر پیش ہون اونمین بھی جو سردار موجود ہون

---

[۱] بذریعہ ہدایت نمبری سمبت ۱۹۹۱ مجریہ ۱۴ - نومبر سنہ ۱۹۳۴ء یہ ہدایت منسوخ ہوچکی ہے - من مؤلف

تجویز کردیا کرین۔ اگر باہم سرداران اپیل صیغہ کے اختلاف ہوا ہوا اور وقت غور مکرر صرف ایک سردار موجود ہو تو سردار موجودہ مقدمہ کو تجویز کر سکتا ہے۔

ہدایت نمبری ۱۸۵ سمبت ۱۹۶۸ مجریہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء | طریقہ تصفیہ عذرات مرافعہ نمبر ۱۵ کا بالکل فضول اور قابل مسدودی ہے

التوائے مرافعہ

دفعہ ۱۷۰ | درصورتیکہ اوسی روز (یعنی بروز پیشی اول) کسی وجہہ سے مرافعہ (عدالت مرافعہ) لایق فیصلہ کے نہ سمجھے تو دوسری تاریخ پر ملتوی کیا جاویگا۔

کسی فریق کی غیر حاضری پر فیصلہ ملتوی اور عدم پیروی مین مرافعہ خارج نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۷۱ | اگر اجرا اطلاعنامہ کا حسب ضابطہ ہوگیا تو کوئی ضرورت التوائے فیصلہ مرافعہ کی اسکی[1] حاضری پر نہ ہوگی۔ ایسیطرح اپیلانٹ کی غیر حاضری سے فیصلہ ملتوی نہ رکھا جاویگا اور نہ صرف غیر حاضری اپیلانٹ کی وجہہ سے عدم پیروی مین مرافعہ خارج کیا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۲۰۲ مجریہ ۲۹۔ جولائی ۱۸۸۶ء | مرافعجات کو اپیلانٹان کی غیر حاضری کی وجہہ سے عموماً خارج کرنا نہین چاہیے

مقدمہ کا نمبر سابق پر بھیجا جاتا

دفعہ ۱۷۲ | عدالت مجاز کو جہانتک ممکن ہو قطعی فیصلہ خود کردینا ہوگا اور درصورتیکہ کسی خاص وجہہ سے کہ جو اختیار عدالت مین سردست نہ ہو اپنی عدالت سے فی الفور فیصلہ مقدمہ غیر ممکن دیکھے تب مقدمہ کو تجویز ثانی کیلیے عدالت ماتحت مین واپس بھیجیگی۔

ہدایت مجریہ ۳۔ اگست ۱۸۸۵ء و دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۷۲ | ہر ایک۔ عدالت مین کہ جہان مرافعہ سماعت ہوا کرتا ہے اس امر کا ہمیشہ لحاظ ہونا چاہیے کہ بلا لحاظ اس بات کے کہ امور تنقیح طلب کی نسبت تجویز واجبی طور پر یہان ہی ہو سکتی ہے یا نہین مسل محکمہ ماتحت مین تجویز مذکور کیلیے نہ بھیجی جاوے اور جب ضرورتاً

[1] مراد ہے رسپانڈنٹ سے۔ مِنہ مؤلف

بھیجنے مسل کی سمجھی جاوے تو حکم کے اندر وجوہات مفصل درج ہوا کرین۔

دونون فریق کے مرافعہ پیش ہونیکا قاعدہ

تجریہ ۱۴۔ مئی سنہ ۱۸۹۰ء

جب ہر دو فریق کے مرافعہ باہمدگر پیش ہون تو علٰحدہ علٰحدہ نمبر پر قایم ہوکر ہر دو مرافعہ جات مین یکجائی تجویز ہونی چاہیے۔

ہدایات نمبری ۱۰۳۔ تجریہ ۱۴۱۔ اگست سنہ ۱۸۹۰ء

جن مقدمات مین کہ مرافعہ جات فریقین کی طرف سے گذرتے ہین انکے اندراج رجسٹر وغیرہ کا قاعدہ حسب ذیل ہونا چاہیے۔

(۱) ہر ایک مرافعہ جدا نمبر پر درج ہونا چاہیے اور ہر ایک مرافعہ کا جدا مقدمہ تصور کرنا چاہیے تعداد مقدمات مرجوعہ و منفصلہ مطابق تعداد مرافعہ جات کے تصور رہوگی۔

(۲) اگر کسی مقدمہ مین علٰحدہ علٰحدہ مدعیان کیطرف سے یا مدعاعلیہم کی طرف سے یا ہر دو فریق کی طرف سے مرافعہ جات پیش ہون تو حتی الامکان اون سب کیواسطے ایک تاریخ پیشی کی مقرر کرنی چاہیے۔

(۳) اگر جملہ مرافعہ جات مذکورہ بالا کا فیصلہ تاریخ معینہ پر ممکن اور مناسب ہو تو اونکا فیصلہ کیاجائے ورنہ جو مرافعجات اس روز فیصل نہو سکین انکے واسطے دوسری تاریخ مقرر کیجائے۔

(۴) جسقدر ایسے مرافعہ جات کا فیصلہ ایک ہی روبکار مین بآسانی قلمبند ہوسکتا ہو تو ایک ہی مین تحریر کیا جائے مگر عنوان مین ہر ایک اپیلانٹ اور اسکی درخواست اپیل کو تشریح وار بہ نمبر علٰحدہ علٰحدہ دکھلایا جاوے اور اخیر حکم مین لکھدیا جاوے کہ نقل اسکی ہر ایک مین شامل کیجاوے اور اصل فلان مین شامل رہے

(۵) درصورتیکہ ہر ایک مرافعہ کا علٰحدہ علٰحدہ فیصلہ کرنا اور اوسکا فیصلہ علٰحدہ علٰحدہ لکھنا مناسب معلوم ہو تو علٰحدہ علٰحدہ تحریر ہوا کرے۔

عدم پیروی کا مرافعہ

تجریہ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء

مرافعہ اپیلانٹ کا بعدم پیروی محکمہ اپیل مین داخل دفتر ہوجاوے تو وہ تجویز

اپیل کا محکمہ عالیہ کونسل مین مرافعہ نہین کرسکتا- اپیلانٹ کو بین المیعاد نظرثانی کرنیکا اختیار ہے-

مجریہ ۱۲- مارچ ۱۹۰۲ع

جب نظرثانی عدم پیروی مین داخلدفتر ہوجاوے تو اوسکے مرافعہ کا وہی نتیجہ رہیگا جو مقدمہ کی عدم پیروی مین داخل دفتر ہونیکا ہے -

مرافعہ بیضا بطگی

ہدایت نمبری ۹۸ مجریہ ۸- نومبر ۱۸۸۵ع

جو مرافعہ بصیغہ بیضابطگی پیش ہو وہ بلاثبت حکم واپس نہ کیا جاوے بلکہ ایسے موقع پر تجویز کرنی لازم آویگی -

جزو ہدایت نمبری ۱۶ مجریہ ۲۶- مئی ۱۸۸۴ع

جو مرافعہ جات بصیغہ بیضابطگی پیش ہون اون مین نقول احکام محکمہ جات ماتحت بھی شامل ہونی چاہیین -

مجریہ ۲۶- نومبر ۱۸۹۹ع

بصورت مرافعہ بیضابطگی ابتدائی مرافعہ مین تو کل نقول احکام لگائیجاوینگی اور مقدمہ واپس بھیجے جانیکی حالت مین اگر اپیل ہی سے تجویز ہوجاوے تو لبعدہٗ محض اپیل کی فیصلہ کی اور اگر عدالت کا مقدمہ ہے اور وہان بھیجا جاوے تو صرف عدالت کے فیصلہ کی نقل لگانی کافی ہوگی اور اگر مقدمہ نمبر سابق پر بھیجدیا گیا تو حسب ہدایت مجریہ ۲۶- مئی ۱۸۸۴ع جملہ احکام ماتحت کی نقول مکرر شامل کرنی ہونگی -

ہدایت نمبری ۴۹ مجریہ ۲۴- اپریل ۱۸۹۰ع

جب بصیغہ بیضابطگی مرافعہ ہوکر مسل نمبر سابق پر جاوے اور پھر اوسکا مرافعہ جس محکمہ مین ہو خواہ اوّل مرتبہ خواہ دوسری مرتبہ کبھی ہو پوری فیس بیضابطگی پر ہو اوس محکمہ کیلیے مقرر ہو اوسپر ہونا چاہیے-

ہدایت نمبری ۸۲ مجریہ ۱۰- جون ۱۸۹۰ع

جسوقت مرافعہ بیضابطگی پیش ہو تو سب نارحن کو اچھیطرح سن لیا جاوے جو جو امر کہ متعلق بیضابطگی اوسمین درج ہون اونکو تو بطور یادداشت کے لکھ لیا جاوے اور جو جو امور کہ بحث روئداد ی کے متعلق ہون اونکو قلم انداز رکھین اور بعد ازان نقل فیصلہ پیشکردہٗ اپیلانٹ سے امور بیضابطگی کو مطابق کر کے تجویز کرین کہ آیا واقعی بیضابطگی ہوئی یا نہین

اگر کوئی امر بیضابطہ سبب ناراضی مین درج نہ پایا جاوے تو اوسوقت مرافعہ بلا طلبی مسل قابل نامنظوری ہے اور اگر کوئی ایسا امر درج سبب ناراضی معلوم ہو مگر نقل فیصلہ کے دیکھنے سے اسکی کچھ اصلیت نہ پائیجاوے تب بھی ایسا مرافعہ ناقابل منظوری ہے۔ اور اگر نقل فیصلہ سے یہ بات قابل اطمینان نہ پائیجاوے کہ امور بیضابطگی مندرجۂ سبب ناراضی فی الواقع محکمۂ ماتحت مین وقوع مین آئے یا نہین تب اصل مسل منگاکر دیکھنی چاہیے اور بعد ازان اوسکا فیصلہ کرنا واجب ہے اور جو بیضابطگی اپیلانٹ درج مرافعہ کریگا اوسکی تنقیح کرنی کافی ہوگی اور کسی بیضابطگی کی نسبت غور کرنا ایسے مرافعہ پر ضرور نہین ہے۔

ہدایت نمبری ۱۰۔ تجریہ ۱۱۔ دسمبر ۱۸۹۷ء

مرافعہ جات جو بصیغہ بیضابطگی پیش ہون اون مین صرف دو امور داخل بیضابطگی سمجھے جائینگے۔

(۱) کوئی کارروائی یا فیصلہ کسی مقدمہ عدالت دیوانی مین خلاف کسی ہدایت تجریہ راج کے ہوا ہو مرافعہ کنندہ کو اپنے مرافعہ مین معقولاً پتہ اوس ہدایت تجریہ راج کا درج کرنا ہوگا کہ جسکے خلاف کارروائی یا فیصلہ کا ہونا وہ ظاہر کرتا ہو۔

(۲) کوئی کارروائی یا فیصلہ خلاف عملدرآمد عدالتہائے راج ہوا ہو تو ایسی صورت مین سایل کو نظیر کے ساتھ دکھلانا پڑیگا کہ جو فیصلہ ماتحت سے ہوا ہے وہ اوس نظیر کے خلاف ہے۔ چنانچہ عملدرآمد عدالتہائے راج کے خلاف ہے۔

ان دو وجوہات مندرجۂ بالا کے علاوہ جملہ امور بحث روئدادی مین داخل ہین۔ مرافعہ بحث بیضابطگی پر ناقابل سماعت ہوگا۔

تجریہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۹ء

مرافعہ مدعا علیہ رسپاڈنٹ بصیغہ بیضابطگی پیش ہونے پر نامنظور نہو۔ لیکن بمنظوری نظر ثانی واپس بھیجا جاوے جسمین ثبوت پیشکردہ سایل کو معتبر مان کر تجویز سابقہ سے تجاوز کیا جاوے اور جسکا مرافعہ مدعی بصیغہ بیضابطگی کرے تو اوسکو سماعت کیا جانا واجب نہین ہے۔

مرافعہ بصیغہ بیضابطگی کے بعد مرافعہ روداد ی ہو سکتا ہے یا نہین

ہدایت نمبری ۱۴۱ - مجریہ ۲۶ - مئی ۱۸۸۴ء

جب کوئی شخص مرافعہ بصیغۂ بیضابطگی پیش کرے اور وہ مرافعہ بوجہہ نہ ہونے کسی بیضابطگی کے نامنظور ہو جاوے اور میعاد مرافعہ تجویز عدالت ماتحت گذر جاوے تو آیا پھر اپیلانٹ کو استحقاق اس بات کا حاصل ہو گا کہ باوجود گذر جانے میعاد کے مرافعہ پورے کاغذ پر داخل کرے - اسکا جواب بموجب قاعدۂ مجریۂ عدالت ہائے انگریزی و نیز بمقتضائے معاملہ فہمی یہ ہے کہ جب کسی عدالت سے کسی مقدمہ مین تجویز اخیر ہو تو فریق ناراض کو اپنی حق تلفی کے دفع کرنیکے لیے دو طریقہ مقرر کیے گئے ہین -

ایک یہ کہ اگر فریق ناراض اپنی حق تلفی کسی نقص بیضابطگی کی وجہہ سے دیکھتا ہے تو وہ اوس طریق پر عدالت بالادست مین مرافعہ اوس بیضابطگی کی بابت کرے -

دوسرے یہ کہ اگر فریق ناراض اپنی حق تلفی بوجہہ تجویز نفس مقدمہ دیکھتا ہے تو وہ پورے کاغذ اسٹامپ پر مرافعہ کرے - اور ہر دو صورت مین فریق ناراض کو مابین میعاد مقررہ مرافعہ داخل کرنا ہو گا - پس جو شخص کہ واسطے بچاؤ رسوم کے دوسری صورت کے مرافعہ کو پہلی صورت کے طریقہ پر دایر کرتا ہے وہ مستحق اس بات کا کیونکر متصور ہو سکتا ہے کہ جب پہلی صورت کا مرافعہ نامنظور ہو کر میعاد مرافعہ کی گذر جاوے تو بھی اسکا دوسرا مرافعہ دوسری صورت پر منظور کیا جاوے ورنہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اوّل صورت کا مرافعہ گذر کر بوجہہ نہ ہونے کسی بیضابطگی کے قابل منظوری نہ ہووے اور اوسی مرافعہ کی بنیاد پر دوسری صورت کے مرافعہ کا کاغذ اسٹامپ اپیلانٹ سے لیکر دوسری صورت کے مرافعہ پر تجویز عمل مین آوے کیونکہ ہر دو صورت کے طریق جدا جدا مقرر ہو چکے کسی مقدمہ مین اپیلانٹ نے بغرض بچاؤ رسوم عدالت مرافعہ بصیغۂ بیضابطگی پیش کیا اور وہ بوجہہ بیضابطگی نہ ہونیکے نامنظور ہوا اسکی پیروی پر اپیلانٹ نے درخواست نظر ثانی بھی کی جسمین ایک سال کا عرصہ گذر گیا تو پھر بموجب قاعدہ و ضابطہ اب اپیلانٹ کو کسیطرح یہ استحقاق باقی نہین رہا کہ

باوصف گذر جانے میعاد مرافعہ کے وہ مرافعہ دوسری صورت کا پیش کرے اور عدالت اسکو منظور کرے۔

ہدایت نمبری ۱۴۱۔ مجریہ ۲۱۔ اگست ۱۸۷۸ء و دستور العمل منسوخ شدہ دفعہ ۱۴۱

منجملہ فریقین مقدمہ کے کوئی شخص کسی ڈگری یا حکم عدالت سے ناراض ہو تو اسکو استغاثہ کرنیکے لیے دو طریقہ حاصل ہین۔ اوّل بذریعہ مرافعہ۔ دوم بذریعہ درخواست نظر ثانی بشرطیکہ مرافعہ اوس حکم کا ہنوز نہ ہوچکا ہو۔ پہلی صورت کی دو شق ہین۔ اوّل یہ کہ جب اپیلانٹ کو بحث روئداد مقدمہ پر ہو تو وہ مرافعہ پوری قیمت کے اسٹامپ پر لیا جاویگا۔ دوم یہ کہ جب اپیلانٹ کو بحث روئداد مقدمہ پر نہ ہو بلکہ عدالت کی کسی بیضابطگی پر ہو تو مرافعہ بغیر داخل کرنے پوری رسوم اسٹامپ کے بموجب قاعدہ فقرہ ۸ وقت سماعت کیا جاویگا۔ لیکن اپیلانٹ اس بات کا مجاز نہ ہوگا کہ اوّل بغرض بچاو رسوم عدالت کے مرافعہ زیر بحث روئداد مقدمہ کو بصیغہ بیضابطگی دایر کرے اور جب ناکامیاب ہو تب رسوم بھر کر باوجود گذر جانے میعاد مرافعہ کے اس بنیاد پر کہ میعاد مرافعہ نامنظوری نسبت بیضابطگی سے شمار ہوئے مرافعہ پیش کرے۔ اِلّا بصورت باقی رہنے ایام میعاد تاریخ فیصلہ حکام ماتحت کہ جسکی ناراضی سے مرافعہ پیش کرنا چاہتا ہے مرافعہ مذکور سماعت ہوسکیگا۔

مقدمات خفیفہ کا مرافعہ

ہدایت نمبری ۱۵۰ مجریہ ۱۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

منصفی کے مقدمات خفیفہ کا مرافعہ بصیغہ بیضابطگی بھی عدالت مین سماعت نہین ہوسکتا۔

مجریہ ۳ ۔ نومبر ۱۸۹۱ء

چونکہ ۵۰۰ روپیہ تک کے مقدمات مین جب منصفان کی رائے کا اتفاق ہوجاتا ہے تو وہ تجویز قابل مرافعہ نہین تصور کیجاتی مگر اجراء کے وقت ایسا ہوتا ہے کہ زیادہ ۵۰۰ روپیہ کی مسل بھی شامل ہوکر یکجائی کارروائی ہوتی ہے۔ پس جب کوئی حکم مد خفیفہ کی مسل مین ایسا دیا جاوے

۱۔ اس ہدایت مین نظر ثانی کے قواعد درج ہین وہ باب نظر ثانی مین درج ہیں۔ من مولف

کہ جو دیگر مقدمات کی کارروائی پر حاوی ہو تو اسکا مرافعہ قابل سماعت ہے۔

ہدایت نمبری ۶۳ ہ ۱۹۰۵ سمبتث مجریہ ۱۴- اپریل سنہ ۱۹۰۲ع	مقدمہ خفیفہ مین اگر کسی فریق کو بتحریر روبکار جداگانہ فوجداری سپرد کیا جاوے تو مقدمہ سپردگی فوجداری مد خفیفہ مین شمار نہ ہوگا۔ قابل مرافعہ ہے۔

ضمنی حکم کا مرافعہ

ہدایت نمبری ۵۶ مجریہ ۱۸- اپریل سنہ ۱۸۹۰ع	جب کوئی شخص کسی ضمنی حکم کی نقل مرافعہ کیواسطے لینا چاہے تو حاکم محکمہ ابتدائی اسکی نقل مع مختصر خلاصہ کارروائی کے دیا کرے تاکہ محکمہ مرافعہ اوسکے دیکھنے سے

حال مقدمہ معلوم کرے۔ حاکم مرافعہ ایسے مرافعہ کے گذرنے پر بلا کسی خاص وجہہ ہو جہہ کے مسل کو طلب نہ کرے بلکہ بروقت گذرنے ایسے مرافعہ کے اگر اپیلانٹ کا مرافعہ ناقابل منظوری معلوم ہو تو اسیوقت نامنظور کر کے حکم سنادے اور اگر قابل منظوری سمجھے تب بتحریر وجہہ ریسپاڈنٹ کے نام سمن تبقرر تاریخ حسب ضابطہ جاری کرے مگر تاریخ زیادہ عرصہ کی عموماً مقرر نہ کیجاوے اور بحالت ضرورت اگر مسل طلب کیجاوے اور بعد ملاحظہ مسل مرافعہ پر تجویز کیجاوے تو بعد فیصلہ فوراً واپس بھیجدیا کرے۔

متفرق کارروائی اجراء ڈگری کا مرافعہ

مجریہ ۲۳- اگست سنہ ۱۸۹۰ع	متفرق کارروائی اجرا ڈگری وغیرہ کا جو مرافعہ پیش ہو اسپر تاریخ مقرر کرنا

اور تکمیل مراتب ضابطہ کی کرنا کچھ ضرور نہین بروقت پیشی ہی اسکی بابت حکم دیدینا چاہیے۔ اگر مسلونکے دیکھنے کی کچھ ضرورت ہو تو اسیوقت بدست چپراسی مسل طلب کرلیجایا کرین اور مسلونکو دیکھکر فوراً تجویز کردینا چاہیے۔

مرافعہ ہوجانے پر ماتحت مین اجرا مقدمہ کا نہین ہوسکتا

ہدایت نمبری ۴۶ مجریہ ۱۲- جون سنہ ۱۸۹۳ع	محکمہ بالادست مین مرافعہ ہوجانے پر ماتحت مین اجرا مقدمہ کا نہین ہوسکتا۔

ہدایات متفرق متعلق مرافعہ

| مجریہ ۹- فروری ۱۸۹۵ء | جن مقدمات منفصلہ تحصیلداران کا مرافعہ ناظم اور منفصلہ منصفی کا مختاران عدالت سماعت کرین اونکا گوشوارہ نظامت و عدالت سے محکمہ اپیل مین آیا کرے اور ایسے مقدمات مرافعہ جات مذکور ابتدائی مقدمات نظامت و عدالت مین شامل کرنیکے لیے ممانعت کردیگئی۔ |

| مجریہ ۳- دسمبر ۱۸۹۵ء | حکم اخیر مین عدم پیروی و عدم ثبوت دونون باتین درج کرکے مقدمہ فیصل نہ کیاجاوے- اگر حکم مین لفظ خارج تحریر ہو تو مرافعہ ہوسکتا ہے- اگر عدم پیروی کے ساتھ لفظ داخل دفتر لکھا جاوے تو نظر ثانی کرنا مناسب ہے۔ |

| مجریہ ۱۲- مارچ ۱۹۰۰ء | جب پہلا مرافعہ بلا تجویز داخل دفتر کردیا گیا ہو تو مثل کو برآمد کرانیکا ہر آئینہ اپیلانٹ مجاز ہے- اور ۲ر کے اسٹامپ پر عرضی داخل کرکے برآمد کراسکتا ہے۔ |

| مجریہ ۲۲- اگست ۱۹۰۱ء و مجریہ ۱۰- دسمبر ۱۹۰۱ء و مجریہ ۱۹- اکتوبر ۱۹۰۱ء | محکمہ اپیل مین مرافعہ پیش ہونے پر مرافعہ کو اپنے یہان زیر تجویز رکھکر ماتحت کو فیصلہ نظر ثانی کی تاکید کردین اور بعد فیصلہ نظر ثانی کے مرافعہ متدائرہ محکمہ اپیل تجویز کرین- کسلیے کہ بصورت نامنظوری نظر ثانی مدعی کو حاجت مرافعہ ثانی کی نہ ہو بصورت دیگر وہ فیصلہ ثانی عدالت دیوانی کا مرافعہ کرے ہو قت دونون مرافعون پر یا ایک مرافعہ پر جو بھی پیش کرے فیصلہ صادر ہوسکے- اسی مرافعہ پیشکردہ مدعی پر تجویز کیجاوے۔ |

| ہدایت نمبری ۱۹ و ۳۰ ہمبشت ۱۹۰۱ مجریہ ۲۵- فروری ۱۹۰۲ء | جب کسی محکمہ مرافعہ مین تجویز ماتحت سے اتفاق کیا جاوے تو حاکم مجوز مرافعہ سرخ روشنائی سے یہ لکھدیا کرے کہ اسکا مرافعہ محکمہ عالیہ مین ہو گا۔ |

| ہدایت نمبری ۴۸ و ۳۰ ہمبشت ۱۹۰۲ مجریہ ۲۷- نومبر ۱۹۰۲ء | جب محکمہ مرافعہ کی نسبت درخواست یا راضی نامہ متعلقین مقدمہ ماتحت مین پیش کیا کرین تو اونکو ہدایت کردیجایا کرے کہ وہ محکمہ مرافعہ مین پیش کرین ماتحت مین ایسی درخواست یا راضینامہ نہ لیا جایا کرے۔ |

| ہدایت نمبری ۹۳ و ۲ ہمبشت ۱۹۱۲ء مجریہ ۱۴- اپریل ۱۹۱۳ء | ایسی تجاویز کا جنکا مرافعہ نہ ہوسکتا ہو بر وقت اتفاق تجویز ماتحت حکم مین بھی |

صراحت کردیجاوے - اور جب نقل کسی فریق کو دیجاوے تو سُرخ روشنائی سے بھی لکھدیا جاوے
کہ باتباع ہدایت فلان مرافعہ محکمۂ بالادست مین نہین ہوگا -

ہدایت نمبری ۳ - مجریۂ ۲۴ - جنوری ۱۸۹۵ء

اکثر[۵۱] مقدمات عدالت دیوانی مین مختاران عدالت یا سرداران اپیل مین باہم اختلاف رائے ہوا کہ ایک مجوز نے روداری تجویز مقدمہ مین کردی اور دوسرے مجوز نے تنقیحات تحقیقات طلب قایم کرکے واپس نمبر سابق پر بھیجنا تجویز کیا اور اس اختلاف رائے کے سبب سے وہ مقدمہ محکمۂ عالیہ تک پہونچا اور وہان سے بعض مقدمہ پھر تکمیل تحقیقات کیلیے واپس کیا گیا ایسے اختلاف رائے کے سبب سے مقدمہ کا محکمۂ عالیہ مین بھیجا جانا ٹھیک نہین حکام ماتحت مین جو مجوز کسی مسل کی تحقیق کو ناکمل خیال کرین وہ یا تو امور تحقیقات طلب کی تحقیقات اپنے روبرو کرالیا کرین یا مقدمہ کو اپنی پیشی مین زیر تجویز رکھکر معرفت ماتحت کے تحقیقات کرالیا کرین اور بتکمیل تحقیقات تجویز روداری قطعی طور پر صادر کیا کرین اُسوقت اگر روداری قطعی تجویز مین اختلاف ہو تو مقدمہ کو محکمۂ بالادست مین بھجوانا چاہیے

ہدایات خاص متعلق محکمۂ عالیہ

ہدایت عام نمبری ۳ - مجریۂ ۳ - اپریل ۱۸۸۳ء

عرائض[۵۲] متفرق یا اپیل دیوانی یا فوجداری جو گذرتے ہین اونکے واسطے قاعدۂ مفصلۂ ذیل بہتر معلوم ہوتا ہے -

(۱) عرائض ایک وقت مقررہ پر تین[۵۳] بجے بعد گذرنی چاہیین اور عرضی دہندگان سب حاضر رہین

(۲) اون عرضیونکی پڑتال سررشتہ کو کرنی چاہیے نسبت مراتب ضابطہ مثلاً کاغذ اسٹامپ پورا ہے اپیل مین نقول فیصلہ جات سب شامل ہین - اپیل یا بین میعاد معینہ کے ہے یا نہین - علی ہذا دیگر امور

---

[۵۱] یہ ہدایت اب صرف متعلق سرداران اپیل کے ہے کیونکہ عدالت دیوانی مین جو اتفاق کا قاعدہ تھا وہ منسوخ ہوچکا اور محکمۂ اپیل مین ابھی مقدمہ کی تجویز کی نوبت آسکتی ہے کہ بذریعہ مرافعہ پہونچے اسلیے یہ ہدایت متعلق اختلاف رائے یہان درج کی گئی - من مؤلف

[۵۲] یہ ہدایت اگرچہ عام ہے لیکن اسمین مرافعہ ہائے صیغہ دیوانی کا ذکر ہے اسلیے یہان درج کیگئی - من مؤلف

[۵۳] تین بجے کا وقت اوس زمانہ کے لیے تھا جبکہ کچہریون کا وقت دس بجے سے شروع ہوتا تھا - اب کچہریون کا وقت صبح سے شروع ہوتا ہے - من مؤلف

(۳) اگر کوئی نقص ضابطہ کا ہے تو فی الفور اُسکی تصریح عرضی پر درج کرکے عرضی سایل کو واپس دیجاوے۔ کہ اگر تکمیل ہونیکے لایق نہ ہو تو بعد تکمیل کے پیش کرے۔ اور سایل کی رسید کتاب عرایض پر اوسیوقت لیجاویگی۔

(۴) اگر کوئی نقص ضابطہ کا نہین ہے تب اُسپر لکھا جاویگا کہ ضابطہ کا کوئی نقص نہین ہے تو اُسکو درج رجسٹر کیا جاوے اور بلحاظ مسافت و نیز بلحاظ کثرت کار وغیرہ تاریخ پیشی مقرر کیجاوے اور طلبی اسلہ متعلقہ ہر ایک ابتدائی و اپیل وغیرہ کی تجویز عمل مین آویگی اور سمن مدعا علیہ کے نام باطلاع ارجاع اپیل بقید تاریخ پیشی مذکور جاری کیا جاویگا۔ اور ایک پرچہ پر تاریخ پیشی اور نام فریقین لکھکر سایل کو حوالہ کیا جاویگا تاکہ اوسکے ذریعہ سے اُسکو تاریخ پیشی بخوبی معلوم رہے

(۵) اسکے بعد اجرائے سمن اور وصول رسید و وصول اسلہ متعلقہ کا انتظام اور نگرانی کیجاوے گی تاکہ تاریخ پیشی سے پہلے یہ سب کام طے ہوجاوین۔

(۶) درصورتیکہ تاریخ پیشی تک رسید سمن کی نہین آئی اور مدعا علیہ بھی حاضر نہین ہوا یا کہ اسلہ متعلقہ وصول نہین ہوئین تو تاریخ پیشی پر اپیل کے ساتھ ایک رپورٹ شامل ہوجاویگی تاکہ دوسری تاریخ مقرر کیجاوے۔ اور سائل کو پرچہ اطلاعی دیا جاویگا۔

(۷) اگر کسی اپیل مین طلبی اسلہ کی کچھ ضرورت نہین ہے تو میر منشی کو اختیار ہوگا کہ اُس مقدمہ مین طلبی اسلہ کی تجویز ملتوی رکھے۔

ہدایت نمبری ۹۹ مجریہ ۱۳۔ نومبر ۱۸۸۴ء	جو مرافعہ جات بوجہ اختتام میعاد مرافعہ صیغہ سے نامنظور کیے جاوین اُنکا اجلاس جملہ ممبران مین پیش ہونا ضروری نہین۔

درخواست تجویز ثانی[۹۱]

درخواست نظر ثانی نا قابل سماعت

مجریہ ۱۱- فروری ۱۸۹۲ء جب درخواست دہندہ کوئی فریق مقدمہ نہ ہو اور بطور مخبری درخواست نظر ثانی پیش کرے تو وہ قطعی نا قابل سماعت ہے کیونکہ اسکو منصب نہیں ہے۔

ہدایت نمبری ۱۰، ۴ ستمبر ۱۸۹۱ء، مجریہ ۱۰- فروری ۱۸۹۲ء جو نظر ثانی غیر متعلقین مقدمہ پیش کریں وہ نا قابل سماعت سمجھی جاوے۔

نظر ثانی کی کل کارروائی کا یکجائی قاعدہ

دستور العمل منظورشدہ دفعہ ۱۷۵ نظر ثانی[۹۲] کی درخواست تاریخ صدور حکم فیصلہ سے بشرطیکہ وہی حاکم یا حکام مین سے کوئی ایک حاکم درخواست نظر ثانی کی پیش کرنیکے وقت عدالت کا حاکم ہو کہ جس نے یا جنھون نے پہلا فیصلہ صادر کیا تھا کہ جنکی نظر ثانی منظور ہے انکا مرافعہ کسی فریق کی جانب سے محکمہ بالا دست مین نہ گذرا ہو یا گذر کر فیصل ہو گیا ہو اوس میعاد کے اندر کہ جو مرافعہ کی اوس عدالت مین معین ہے پیش ہو سکتی ہے۔

دفعہ ۱۷۶ نظر ثانی کی درخواست مذکور مین روئداد مقدمہ اور کارروائی یا کسی سہو تحریر ضابطہ کی نسبت کہ (جس سے خلاف مراد سائل کے حکم صادر ہوا ہو) بحث کیجاویگی- اور حاکم عدالت یا حکام کو واجب ہوگا کہ درخواست مذکور کے گذرنے پر غور کرین کہ عذرات قابل لحاظ ہین یا نہین۔

[۹۱] عدم پیروی مدعی اور یکطرفہ ڈگریات کے متعلق درخواست نظر ثانی کی جو ہدایات ہین وہ اوس باب مین درج ہین جسمین فریقین کی حاضری وغیر حاضری کے نتایج کا حال درج ہوا ہے۔ من مؤلف

[۹۲] ہدایت نمبری ۱۴۱- مورخہ ۲۱- اگست ۱۸۸۴ء مین نظر ثانی کے قواعد درج کیے گیے ہین وہ بلفظہ دستور العمل کی دفعات مین ابتدا ۱۰۵ لغایت ۱۸۲ کے مطابق ہین اسلیے ہدایت مذکور کا اندراج یہان نہین کیا گیا- البتہ ہدایت مذکور مین دفعہ ۱۷۹ کی عبارت سے زاید عبارت ایسی درج ہے جو دفعہ ۱۷۵ کے ساتھ لکھی جانی ضروری ہے اسلیے دفعہ مسطور کے ساتھ ہدایت کا حوالہ درج کرکے وہ عبارت لکھدیگئی ہے اور واضح رہے کہ وہ عبارت ہدایت مین ایسے موقع پر ہے۔ من مؤلف

دفعہ ۱۷۷ | درصورت ناقابل لحاظ ہونیکے واجب ہوگا کہ ایک ہفتہ کے اندر اوس درخواست کو تجریر حکم مفصل نامنظور کرین۔ اور درصورتیکہ کسی سبب سے ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ صدور حکم نامنظوری مین ایسی درخواست مذکور پر لگیگا تو حاکم عدالت کو وجہہ موجہہ زیادہ عرصہ زیر تجویز رہنے درخواست مذکور کی اپنے حکم مین تحریر کرنی لازم ہوگی۔ کیونکہ ایسی صورت مین حاکم عدالت ذمہ وار توقف بیجا کا ہوگا۔

دفعہ ۱۷۸ | جسقدر ایام کہ ایک ہفتہ تک نامنظوری درخواست مسطور مین لگینگے وہ قابل مجرا میعاد مرافعہ نہونگے الاّ جسقدر ایام کہ ایک ہفتہ سے زیادہ لگینگے وہ میعاد مرافعہ مین قابل مجرائی ہونگے۔

دفعہ ۱۷۹ | درصورتیکہ درخواست مذکور قابل لحاظ پائیجاوے تو مناسب ہوگا کہ درخواست مذکور کو لیکر اسپر حکم درج رجسٹر اور تقرر تاریخ تجویز کا لکھکر فریق ثانی کو اطلاع تحریری ایسی درخواست کی گذرنے اور تقرری تاریخ اور اوسکی حاضری کی دیکر اور نقل درخواست تجویز ثانی اوسکے حوالہ کرکے تاریخ معیّنہ پر مقدمہ کو مکرر سماعت اور تحقیقات اور تجویز کرین یا آیندہ تاریخ سماعت کیلیے قرار دین۔

جزو ہدایت نمبری ۱۱۴ مجریہ ۲۱ اگست ۱۸۶۸ء	پہلے یہ قاعدہ مقرر تھا کہ نظر ثانی کی درخواست پر بعد حصول منظوری حکام بالادست کے نظر ثانی ہوا کرتی تھی۔ آیندہ منظوری منگانیکی ضرورت نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۸۰ | جو درخواست تجویز ثانی کی نامنظور کیجاویگی اوسکا مرافعہ نہوگا۔ الاّ فریق ناراض کو اختیار ہوگا کہ اصل حکم کا حسب ضابطہ مرافعہ بالادست محکمہ مین کرے۔

دفعہ ۱۸۱ | اور جب درخواست نظر ثانی کی گذرنیکے بعد جو کچھ تجویز اخیر اوس پر ہوگی خواہ[۱] اوس سے فیصلہ سابق بحال رہے خواہ ترمیم اور منسوخ ہوجاوے فریق ناراض کو اختیار ہوگا کہ اوس حکم کا مرافعہ حسب ضابطہ عدالت بالادست مین دایر کرے۔ اور جب کسی مقدمہ مین درخواست نظر ثانی کی ایک مرتبہ گذرکر منظور یا نامنظور ہوجاویگی تو مکرر درخواست نظر ثانی نہین گذر سکیگی۔

دفعہ ۱۸۲ | درصورتیکہ کسی مقدمہ مین عدالت ابتدائی یا مرافعہ سے حکم اخیر ہوگیا اور میعاد مرافعہ یا نظر ثانی بھی ختم ہوگئی اور فریق ناراض کو کوئی وجہہ ثبوت یا شہادت اہم کہ جو پہلے بہم نہین پہونچ سکتی تھی

[۱] بروے ہدایت نمبری ۲ مجریہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۹ء جو آگے درج ہے یہ فقرہ جسکے نیچے خط دیا گیا ہے حذف ہوچکا ہے۔ اور ہدایت نمبری ۱۱۴ مورخہ ۲۱ اگست ۱۸۶۸ء ترمیم ہوچکی ہے۔ من مؤلف

اور اوسکے بہم نہ پہونچنے کا اظہار عدالت ابتدائی مین کر دیا تھا۔ اور اوسی بہم نہ پہونچنے کی وجہہ سے خلاف مراد فیصلہ ہوا تھا بعدہٗ مین بہم پہونچ جاوے تو اوس فریق کو اختیار ہوگا کہ اوس عدالت ابتدائے یا مرافعہ مین جہانسے حکم اخیر ہوا تھا درخواست نظر ثانی چھ ماہ کے اندر تاریخ فیصلہ اخیر سے پیش کرے مگر ایسی درخواست پوری قیمت کے اسٹامپ پر گذریگی اور حکام محکمہ مذکور کو واجب ہوگا کہ ایسی درخواست کے گزرنے پر فریق ثانی کو اطلاع تاریخ پیشی مسل سے دیکر فریقین کی حاضری مین اگر تاریخ معینہ پر وہ حاضر آوین اور درخواست و ثبوت بہم شدہ پر فریقین کے بیانات اور عذر پر غور کر کے تجویز مناسب صادر کرین۔

دفعہ ۱۸۳ اگر تجویز مذکور کا مرافعہ کسی محکمۂ بالادست مین زیر تجویز ہے اور اثنائے زیر تجویز مین فریق ناراض کو وہ ثبوت بہم پہونچ جاوے تو اوسکو اختیار ہوگا کہ ثبوت بہم شدہ کو بذریعۂ عرضی معمولی کے اوس محکمۂ مرافعہ مین پیش کرے اور حاکم محکمۂ موصوف اوسپر غور کر کے اگر اوسکے تجویز کیکے قابل ہو تو اپنے محکمہ مین تجویز کرے اگر ماتحت مین تجویز ثانی کیلیے واپس بھیجنے کے قابل ہو تو وہان بھیجدے

دفعہ ۱۸۴ اگر میعاد مرافعہ کے اندر ایسی وجہہ ثبوت بہم پہونچ جاوے تو بموجب قاعدہ نظر ثانی درخواست باضابطہ اوس محکمہ مین جہانسے حکم اخیر ہوا تھا پیش کرے اور اوس محکمہ کے حاکم کو بموجب دفعہ مندرجۂ بالا خود تجویز کرنی ہوگی یا محکمۂ ماتحت مین بھیجنا ہوگا۔

میعاد نظر ثانی

مجریہ ۱۲۔ اگست سنہ ۱۹۱۰ء مثل مرافعہ کے نظر ثانی کی بابت بھی تاریخ فیصلہ کو چھوڑ کر میعاد شمار کی جانی واجب اور مناسب ہے۔

قاعدہ تحریر درخواست نظر ثانی

ہدایت عام نمبری ۱۵ مجریہ ۱۵۔ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء تحریر درخواست نظر ثانی کیلیے حسب ذیل ہدایت کا اجرا مناسب ہے

حاشیہ پر سایل کو عبارت ہائے ذیل مین سے کوئی عبارت لکھنی ہوگی	درخواست مین سایل کو امور مفصلہ ذیل مین سے کوئی امر حسب صراحت ذیل لکھنا ہوگا
(۱) عذر جو طے نہین ہوا۔	(۱) سایل صرف اتنا لکھیگا کہ فلان عذر مندرجہ نمبر فلان طے نہین ہوا۔ جو اوسکی طرف سے پہلے پیش ہوچکا ہے۔
(۲) عذر جو حسب مراد سایل طے نہین ہوا	(۲) سایل صرف اتنا لکھیگا کہ فلان عذر فلان ثبوت پر حسب مراد سایل طے ہونا چاہیے۔ مثلاً دستاویزی شہادت کو اوسنے اپنے مفید سمجھا ہے تو سایل لکھیگا کہ فلان دستاویزی شہادت میرے مفید ہے یا گواہونکی شہادت کو مفید سمجھتا ہے تو لکھیگا کہ فلان گواہ کی شہادت میرے مفید ہے یا ملاحظہ موقع کو مفید سمجھے تو صرف یہ لکھیگا کہ موقع ملاحظہ ہونا چاہیے۔ یا کسی امر فروگذاشت قانونی کو یا کسی امر فروگذاشت واقعاتی کو اپنے مفید سمجھتا ہے تو صرف یہ لکھیگا کہ فلان امر فروگذاشت قانونی یا واقعاتی میرے مفید ہے۔
(۳) عذر بربنائے اختلاف شہادت۔	(۳) سایل صرف یہ لکھیگا کہ فلان فلان گواہ کی شہادت باہم مختلف ہے۔
(۴) عذر بربنائے سُقم دستاویز۔	(۴) سایل صرف اتنا لکھیگا کہ فلان دستاویز مین فلان سُقم ہے۔
(۵) عذر بربنائے ثبوت جدید تحریری	(۵) سایل صرف یہ لکھیگا کہ فلان نیا ثبوت تحریری بہم پہونچا ہے جو قابل لحاظ ہے اور لکھیگا کہ پہلے یہ ثبوت کیون نہ پیش ہوسکا

آئندہ جو کوئی درخواست نظر ثانی کی اسکے خلاف پیش ہوگی اور جسمین دلایل درج نہ ہونگی وہ واپس کردیجاویگی۔

مجریہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء	درخواست نظر ثانی مین عنوان حسب ذیل لکھا جایا کرے۔

درخواست نظر ثانی منجانب فلان مدعی

یا مدعا علیہ یا اپیلانٹ یا رسپاڈنٹ

بمقدمہ مندرجۂ ذیل

مجریہ ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء	جسطرح اپیلانٹ نظر ثانی مین درج کرتا ہے کہ اوسکا فلان عذر طے

نہین ہوا اوسیطرح ریسپاڈنٹ بھی جب اوسکے خلاف فیصلہ ہوجائے اپنے عذرات دفعہ (۱) کو چھوڑکر دفعہ (۲) کے تحت مین لکھکر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

نظر ثانی فریق مفلس

مجریہ ۹ نومبر ۱۹۰۳ء	چونکہ عرایض مفلسی کی سادہ کاغذ پر لیجاتی ہین تو درخواست نظر ثانی بھی سادہ

کاغذ پر اونکی لیجاوے۔

حاکم تبدیل شدہ کے فیصلہ کی نظر ثانی

مجریہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء	جو مقدمہ عدم پیروی مین داخل دفتر ہوا اوسکی نظر ثانی دوسرا حاکم بھی سماعت کر سکتا ہے

ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۲۲ فروری ۱۹۰۳ء	جو مقدمات یکطرفہ یا عدم پیروی مین فیصل یا داخل دفتر ہوجاوین اونکی نظر ثانی تو حاکم ثانی جو بدلکر آوے بیشک سن سکتا ہے مگر جو مقدمہ بحث روداد ہوکر

ایک حاکم کی پیشی سے طے ہوا ہے اوسکی نظر ثانی دوسرا حاکم جو اول حاکم کی جگہ بدلکر آئے سن نہین سکتا۔ بلکہ اوس مقدمہ کے فریق ناراض کو بذریعہ مرافعہ اپنی چارہ جوئی کرنی چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱ مجریہ ۷ جنوری ۱۹۰۴ء	لضمیمہ ہدایت ۲۲ فروری ۱۹۰۳ء یہ ہدایت جاری کیگئی ہے کہ جب روئداد بی فیصلہ بمواجہہ فریقین کسی حاکم کے روبرو ہوجاوے اور بعد فیصلہ کے وہ حاکم رخصت پر

یا برخاست ہوکر چلا جاوے یا وفات پاوے اور فریق ناراض چھ ماہ کے اندر بپابندی ہدایت مذکورہ بالا اوس تجویز کی نظر ثانی پیش کرے تو جو حاکم کہ حاکم اول کے قایم مقام مقرر ہو وہ نظر ثانی مذکورہ کا فیصلہ کر سکتا ہے

مجریہ ۱ جنوری ۱۹۰۷ء | اگر روئدادی فیصلہ کرنیوالے حاکم نے درخواست نظرثانی لیکر کارروائی تحقیقات مزید شروع کردے اور اوسکے بعد تبدیل ہوگیا تو دوسرے حاکم کو بعد تحقیقات باقی روئدادی فیصلہ صادر کرنا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۴۹ بابت ۱۹۱۶ مجریہ ۱ جنوری ۱۹۱۶ء ضمیمہ ہدایت ۲۰ - فروری ۱۹۱۲ء | ایک حاکم نے درخواست روئدادی فیصلہ کی نظرثانی لیکر کارروائی شروع کردی تو دوسرا حاکم بدلہ اوسی نظرثانی پر تجویز کرسکتا ہے۔

جہان چند حکام ہون اونکے فیصلہ کی نظرثانی

ہدایت نمبری ۵۲ - مجریہ ۲۷ - جون ۱۸۹۳ء | جب نفس مقدمہ مین جملہ سرداران اپیل کی پیشی سے تجویز ہوجاوے تو درخواست نظرثانی مین بانتظار ایک سردار اپیل کے جو موجود نہ ہون مقدمہ ملتوی نہین رہسکتا باقی دوسردار اپیل تجویز کرسکتے ہین۔

مجریہ ۶ - جون ۱۸۹۵ء | چونکہ نظرثانی پر وہی مجوز تجویز کرسکتا ہے جس نے فیصلہ ابتدائی کیا ہو باقی جو فیصلہ ابتدائی کے وقت موجود نہ تھے وہ تجویز نہین کرسکتے آیندہ اگر کوئی سردار اپیل تجویز مقدمہ کے وقت ابتداءً موجود نہ ہون تو نظرثانی کے فیصلہ کے وقت بھی وہ رائے نہین دیسکتے۔

ہدایت نمبری ۸ مجریہ ۱۴ - نومبر ۱۸۹۶ء | جب کسی مقدمہ مین ایک صیغہ سے تجویز ہوجاوے اور قبل اسکے کہ دوسرے صیغہ مین اتفاق کیلیے پیش ہو نظرثانی پر اوسی صیغہ مین تحقیقات شروع کردیجاوے اور پھر تجویز آخر ہوکر دوسرے صیغہ مین جاوے تو اوسکو ابتدائی تجویز خیال کرکے حاکم مجلسہ کو اظہار رائے کرنا چاہیے۔

نظرثانی متعلق محکمہ عالیہ کونسل

ہدایت نمبری ۱۰۱ - مجریہ ۱۶ - دسمبر ۱۸۹۹ء | بموجب[1] ہدایت نمبری ۱۴۸ - مجریہ ۱۲ - اگست ۱۸۹۸ء عدالت ہائے ماتحت کیلیے قاعدہ درخواست نظرثانی کے گذرنیکا مقرر کیا گیا ہے لیکن محکمہ عالیہ مین اور صیغہ

---

[1] بذریعہ ہدایت ۲۰ - جون ۱۹۰۱ء اس ہدایت مین بعض بعض جگہ ترمیم و تنسیخ ہوگئی ہے۔ من مولف

اجلاس جملہ ممبران اور احکام صدورہ بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہٗ کی نظر ثانی کے متعلق کوئی قاعدہ ابتک جاری نہین ہے۔ لہذا قواعد ذیل جاری کیے جاتے ہین۔

(۱) صیغہ مین جب تجویز اخیر مکمل نافذ ہوجاوے اور ہنوز اجلاس جملہ ممبران مین نوبت اوسکے پیش ہونیکی نہ پہونچی ہو تو درخواست نظر ثانی کی بشرطیکہ وہی حاکم یا حکام یا حاکمون سے کوئی ایک حاکم درخواست نظر ثانی کی پیش ہونیکے وقت تجویز مذکور مین شریک تھا جسکی نظر ثانی مرکوز ہے پیش ہوسکتی ہے اور نظر ثانی مذکور کی درخواست مین روئداد مقدمہ اور کارروائی یا کسی سہو ضابطہ کی نسبت کہ جس سے خلاف مراد سایل کے حکم صادر ہوا ہو بحث کیجاویگی اور حاکم یا حکام صیغہ کو واجب ہوگا کہ درخواست مذکور کے گذرنے پر غور کرین کہ عذرات قابل لحاظ ہین یا نہین۔ درصورت ناقابل لحاظ ہونیکے بتحریر حکم مناسب فوراً نامنظور کرین۔ اگر درخواست مذکورہ قابل لحاظ پائیجاوے تو مناسب ہوگا کہ درخواست مذکورہ منظور ہو کر بالتوائے تجویز صدورہ جسکی بابت درخواست نظر ثانی پیش ہوئی ہے اوسپر حکم درج رجسٹر اور تقرری تاریخ تجویز کالکھکر فریق ثانی کو اطلاع تحریری ایسی درخواست کی گذرنے اور تقرری تاریخ اور اوسکی حاضری کی دیکر اور نقل درخواست نظر ثانی اوسکے حوالہ کر کے تاریخ معینہ پر مقدمہ کو مکرر سماعت اور تحقیقات و تجویز کرین یا آیندہ تاریخ سماعت کیلیے قرار دین اور قبل پیش ہونے نظر ثانی کے تجویز اجلاس جملہ ممبران مین پیش ہو کر اتفاق ہوگیا ہو اور کسی فریق کو درخواست نظر ثانی کرنا مرکوز ہو تو اوسکو پھر بھی چارہ جوئی کا راستہ درخواست نظر ثانی کے پیش کرنیکا اجلاس جملہ ممبران مین حسب قاعدہ مندرجہ سے ہوگا۔

(۲) جو تجویزات اجلاس جملہ ممبران سے نافذ ہو کر جاری ہوتی ہین اون تجویزات کی نظر ثانی پندرہ یوم کے اندر گذر سکتی ہے۔ اور جن تجویزات مین اجلاس جملہ ممبران سے تجویز ہو کر واسطے معلوم بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہٗ کے مسل رکھدیجاوے۔ جبتک نوبت اوسکی پیشی کی پیشگاہ سرکار جی دام اقبالہٗ مین نہ پہونچے تو اوسکی نظر ثانی اجلاس جملہ ممبران مین پیش ہوسکتی ہے بصورت ناقابل لحاظ ہونیکے اوسکو بتحریر حکم نامنظور کیا جاویگا۔ اور اگر قابل لحاظ پائیجاوے

بالتوائے تجویز مذکورہ عذرات نظرثانی پر لحاظ ہوکر مناسب تجویز کیجاویگی -

اگر کوئی مسل اجلاس جملہ ممبران سے بعد تجویز پیشگاہ سری جی وام اقبالہ مین قبل پیش ہونے نظرثانی کے منظور ہوگئی اور کسی فریق کو عذر باقی رہگیا تو اوسکی نظرثانی باجلاس بندگانعالی متعالی سری جی وام اقبالہ پیش ہوکر چارہ جوئی کا اختیار ہے -

(۳) پیشگاہ بندگانعالی متعالی سری جی وام اقبالہ سے جس مقدمہ مین حکم اخیر نافذ ہوگیا ہو اور اوسکی نسبت درخواست نظرثانی کی کسی فریق کو پیش کرنی ہو تو تاریخ تجویز اخیر سے ۲ یوم کے اندر درخواست نظرثانی پیش کرنی ہوگی ورنہ بعد انقضائے میعاد قابل پذیرائی متصور نہوگی

(۴) ہدایت نمبری ۱۴۱ - مذکورۂ بالا مین جو چھ مہینے کی میعاد واسطے پیش کرنے درخواست نظرثانی کے کامل القیمت کاغذ پر بصورت بہم پہونچ جانے ایسے ثبوت کے کہ جسکے بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے خلاف مراد سایل فیصلہ ہوا تھا مقرر کیگئی ہے اوسکا عملدرآمد اجلاس جملہ ممبران و در تجویز مصدورہ پیشگاہ بندگانعالی متعالی سری جی وام اقبالہ مین بھی اوسیطرح ضابطہ کے بموجب نافذ رہیگا -

(۵) جب نظرثانی کی درخواست پہلی مرتبہ گذر کر نامنظور ہوجاویگی تو پھر کسی فریق کی مکرر نظرثانی قابل سماعت نہین ہوگی -

(۶) جسوقت اجلاس جملہ ممبران یا اجلاس بندگانعالی متعالی سری جی وام اقبالہ سے تجویز اخیر ہوجاوے تو اوسکا خلاصہ لکھکر بنا براطلاع فریقین مقدمہ جسطرح سے صیغہ سے واسطے آگاہی فریقین چسپان کیا جاتا ہے اوسیطرح پر روزانہ تختہ پر چسپان کیا جاوے اور وہ خلاصہ میعاد نظرثانی تک تختہ پر چسپان رہے -

تجربۂ ۱۶ جولائی ۱۸۹۹ء ۱۴ - مئی ۱۸۹۹ء کو اوّل نظرثانی اجلاس جملہ ممبران کے اتفاق سے بلحاظ تقصیہ عذرات نامنظور ہوئی - مکرر نظرثانی ۲۶ - مئی ۱۸۹۹ء کو بلاشمول نقل فیصلہ نظرثانی اوّل سایل نے نظرثانی کی جو بوجہہ خلاف ضابطہ ہونیکے نامنظور ہوئی اور اطلاعیابی سایل کر لیگئی ۹ جولائی ۱۸۹۹ء

کو تیسری درخواست بعد شمول نقل فیصلہ درخواست اوّل پیش کیگئی - بران تجویز ہوئی کہ یہ نظر ثانی خلاف ضابطہ اور خارج المیعاد ہے - کیونکہ جیسے صدور حکم اجلاس سے پہلے درخواست کیلیے میعاد پندرہ یوم مقرر ہے اوسیطرح دوسری درخواست کیواسطے بھی پندرہ روز کی میعاد حکم اخیر نظر ثانی اوّل سے مقرر ہے جسکو زایل کردیا - پس ایسی حالت مین درخواست نظر ثانی نامنظور کی جانی چاہیے -

تجریرہ ۲۸ جون ۱۹۱۰ء ہدایت متعلق درخواست نظر ثانی بابت احکام محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل حسب ذیل ہے - جو احکام و ہدایات متعلق نظر ثانی محکمات ماتحت جاری ہوئے ہین وہ بدستور نافذ رہینگے اس ہدایت کا اثر اونپر نہین لیا جاویگا -

(۱) حکم پیشگاہ بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہ اور تجویز اجلاس حجملہ ممبران کی آیندہ سے صرف ایک نظر ثانی پیش ہوسکیگی اور جسطرح ماتحت مین دوسری نظر ثانی کا پیش ہونا ممنوع ہے اسیطرح محکمۂ عالیہ مین بھی آیندہ دوسری نظر ثانی ناقابل سماعت ہوگی -

(۲) حکم پیشگاہ بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہ کی میعاد ۳۰ یوم کی ہے وہ بدستور رہیگی حکم اجلاس حجملہ ممبران کی نظر ثانی کی میعاد بجائے پندرہ یوم کے جو کہ اب مقرر ہے تیس یوم تاریخ صدور حکم سے رہیگی -

(۳) حکم صیغہ کی نظر ثانی کا قاعدہ جو اب اندر میعاد تیس یوم پیش ہونیکا ہے وہ آیندہ بھی بدستور جاری رہیگا -

(۴) بموجب ہدایت نمبری ۱۳۷ - مجریۂ ۲۱ - اگست ۱۸۸۵ء جو چھ مہینے کی میعاد واسطے پیش کرنے درخواست نظر ثانی کے کاملِ القیمت کاغذ پر بصورت بہم پہنچ جانے ایسے ثبوت کے کہ جسکے بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے خلاف مراد سایل فیصلہ ہوا تھا - مقرر کی گئی ہے اوسکا عملدرآمد اجلاس حجملہ ممبران اور حکم مصدورۂ بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہ مین اوسی ضابطہ کے موافق رہیگا -

(۵) جسطرح تجاویز صیغہ کی نظر ثانی بوجہہ اسکے کہ وہ محتاج منظوری اجلاس جملہ ممبران کی ہوتی ہے اور بجائے خود مختتم نہین ہوتین - ذریعۂ ہدایت یکم اکتوبر ۱۹۱۰ء تا روا رکھی گئی ہین اوسیطرح آیندہ سے اون تجاویز اجلاس جملہ ممبران کی نظر ثانی جو محتاج منظوری حکم معلوم ہین ناقابل سماعت ہونگی - البتہ جبکہ پیشگاہ بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہ سے وہ تجاویز منظور یا نامنظور ہوجائینگی تو اوس حکم معلوم کی نظر ثانی حسب دفعہ ۲ - اندر میعاد ایک ماہ اجلاس جملہ ممبران مین پیش ہوسکینگی اور طریق سماعت نظر ثانی حکم معلوم کا وہی رہیگا جو اب جاری ہے -

(۶) تبادلۂ ملازمان اور احکام ضمنی کے مرافعون پر جو حکم اجلاس جملہ ممبران سے صادر ہوگا اوسکی نظر ثانی ناقابل سماعت ہوگی -

(۷) رپورٹ میر منشی محکمۂ عالیہ مین جسکے ذریعہ سے ہر ایک نظر ثانی پیش ہوا کرتی ہے علاوہ بحث میعاد کے یہ بھی بعد پڑتال درج ہوا کریگا کہ حسب ہدایت نظر ثانی قابل سماعت ہے یا نہین - اگر ناقابل سماعت ہے تو کسو جہہ سے -

(۸) اگر منظوری نظر ثانی کوئی تجویز اجلاس جملہ ممبران سے ترمیم یا منسوخ کردیجاویگی تو اوس فریق کو جسکے خلاف فیصلہ ہوا - بموجب عملدرآمد حال نظر ثانی پیش کرنیکا استحقاق رہیگا مگر صرف ایک مرتبہ دوسری نظر ثانی ناقابل سماعت ہوگی -

(۹) طریق تحریر نظر ثانی کا وہی جاری رہیگا جو کہ ابتک جاری ہے اور جسکی تصریح ہدایات مجریہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء و ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء اور ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء مین ہوچکی ہے -

(۱۰) جو نظر ثانیان مکرر خلاف ضابطہ یا بابت احکام کے جو ناقابل نظر ثانی قرار دیگئی ہین پیش ہونگی تو ایسی نظر ثانیان خلاف ہدایت ہذا ہونیکی وجہہ سے محض شامل مسل کردیجایا کرینگی -

(۱۰) اجلاس بندگانعالی متعالی سرکار جی دام اقبالہ اور اجلاس جملہ ممبران کی تجویز اخیر کا خلاصہ حسب ہدایت نمبری ۱۰۱ مجریہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء روزانہ تختہ پر چسپان کیا جاویگا اور وہ خلاصہ میعاد نظر ثانی تختہ پر چسپان رہیگا تاکہ فریقین یا وکلائے فریقین اوسکو دیکھکر اطلاع تجویز اخیر سے حاصل کرلیا کرین -

نظر ثانی میعاد شش ماہہ

مجریہ ۱۹ - جولائی ۱۸۹۹ء جو درخواست نظر ثانی اندر میعاد شش ماہہ سٹامپ کامل القیمت پر پیش ہو اور تحت تاسے منظور کیجاوے اور اوسکے مرافعہ کی میعاد کا شمار جس تاریخ کو نامنظوری نظر ثانی کا حکم دیا جاوے اوسی تاریخ سے ہونا چاہیے - اور اوسی حکم کی نقل کے ذریعہ سے مرافعہ ہوسکیگا -

تجویز و فیصلہ درخواست نظر ثانی -

ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۲ - دسمبر ۱۸۹۷ء فیصلہ[۱] عذرات نظر ثانی کا نمبروار ہوا کرے - اور درخواست نظر ثانی ہدایت کے موافق داخل نہ ہو تو واپس کردیجایا کرے -

ہدایت نمبری ۱۴ منسوخ شد مجریہ ۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء طریقہ تصفیہ عذرات نظر ثانی نمبروار کا بالکل فضول اور قابل مسدود ہے -

نظر ثانی سے فیصلہ کے بعد میعاد مرافعہ کا قاعدہ

ہدایت عام[۲] نمبری ۲ مجریہ ۱۳ - جنوری ۱۸۹۶ء ضمیمہ ہدایت نمبری ۱۰ ۱۸۸۸ء و نمبری ۹۶ ۱۸۸۹ء چونکہ ہدایت نمبری ۱۲۹ - مجریہ ۱۴ - اگست ۱۸۸۵ء کے سمجھنے مین غلط فہمی صرف ایک فقرہ سے واقع ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسقدر فقرہ (بشرطیکہ اس سے فیصلہ سابق بحال رہے) حذف کردیا جاوے اور صاف طور پر اسقدر کھول دینا واجب ہے کہ بعد فیصلہ کے جو درخواست نظر ثانی گذرکر ایک ہفتہ مین نامنظور ہوجاویگی تو یہ ایام مرافعہ کی میعاد مین جو اصل فیصلہ سے شمار کیجاویگی مجرا نہین ہونگے اگر ایک ہفتہ سے زاید عرصہ نامنظوری نظر ثانی مین صرف ہوگا تو وہ باستثنائے ایک ہفتہ کے کل ایام جو نامنظوری نظر ثانی مین لگینگے وہ مجرا دیئے جاوینگے اور شمار میعاد کا اصل فیصلہ سے ہوگا جسکی درخواست نظر ثانی

---

[۱] بذریعہ ہدایت ۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء یہ ہدایت منسوخ ہوگئی - من مولف

[۲] ہدایت نمبری ۱۰ ۱۸۸۸ء و ۹۶ ۱۸۸۹ء فریقین کی حاضری بنیر حاضری کے تاریخ اور کیلنڈر ڈگری کے باب مین درج ہوئی ہین اور ہدایت نمبری ۱۲۹ مجریہ ۱۴ - اگست ۱۸۸۵ء جسکا فقرہ ہدایت ہذا کے ذریعہ سے حذف ہوا ہے باب ہذا کے شروع مین درج ہے - من مولف

گذر کرنا منظور ہوئی ہے۔ اگر نظر ثانی کے ذریعہ سے فیصلۂ سابق ترمیم اور منسوخ ہوجاوے تو شمار میعاد کا فیصلۂ اوس نظر ثانی سے ہوگا جسکے ذریعہ سے فیصلۂ سابق ترمیم اور منسوخ ہووے مگر جو مقدمات کہ عدم پیروی مین داخل دفتر ہوگئے یا اون پر تجویز یکطرفہ صادر ہوگی وہ اس ہدایت کے اثر سے مستثنیٰ رہینگے- کیونکہ ایسے مقدمات مین نظر ثانی ہی ہونیکا قاعدہ ملحوظ رکھا گیا ہے مرافعہ نہین ہوسکتا-

| مجریہ ۲- دسمبر ۱۸۹۹ء | نظر ثانی نامنظور نہ ہوئی ہو بلکہ مجوز ثانی نے بپابندی ہدایت امور جہہ سے داخل دفتر کردی ہو کہ فیصلہ مجوز سابق کے وقت کا ہے اس صورت مین ایک ہفتہ مستثنیٰ کیے جانیکا قاعدہ عاید نہین ہوسکتا

ہدایات متفرق متعلق نظر ثانی

| مجریہ ۲۵- جون ۱۸۹۹ء | ضامن کو بھی مثل فریق مقدمہ تاریخ پیشی و دایری نظر ثانی وغیرہ سے اطلاع دیجانی چاہیے-

نالش بربنائے دستاویز قسط بندی

| مجریہ ۱۳- مارچ ۱۸۸۱ء | درحالیکہ[۱] مدعی حسب منشائے کیفیت عدالت مجریہ سمبت ۱۹۲۱ رسوم کل تمسک کی لگائے ڈگری مقسوطہ عدالت سے مستحق مدعی ہونا مقتضائے ضابطہ ہے یعنی مدعی بذریعہ اجرا اوس ڈگری کے قسط چڑھی ہوئی وصول کرسکتا ہے اور آیندہ جو قسط چڑھجاوے اوسکی بابت اجرا کراسکتا ہے نہ یہ کہ منجملہ کل دعوی تمسک زر مقسوطہ سے صرف قسط منقضیہ کی ڈگری دیجاوے-

| ہدایت نمبری ۵- مجریہ ۹- فروری ۱۸۹۲ء | بالفعل عدالتہائے راج مین یہ دستور جاری ہے کہ جو فریقین کے مابین بابت ادائے قرضہ کے بذریعہ اقساط معاہدہ ہوا کرتا ہے سو جو قسط یا اقساط منقضی ہوجاوین

[۱] بمقدمہ پنالال ولد بیج لال سرادگی ساکن ہنڈون مدعی اپیلانٹ بنام بھورے خان وغیرہ ساکن ایضاً مدعا علیہم ریسپانڈنٹ- دعوی الماری ۱۰۰ مرافعہ اپیلانٹ پر ترمیم تجویز محکمہ اپیل حسب ہدایت مندرجہ تجویز ہوئی- من مؤلف

اور زر مقسوطہ مدعا علیہ ادا نکرے تو اوسکی نالش واسطے دلا پانے زر مذکور کے مدعی کو کل قرضہ کی کہ جو قابل ادا کے ہنوز نہین ہوا ہے کرنی پڑتی ہے اور کل زر قرضہ کی بابت رسوم اسٹامپ کی لیجاتی ہے سو یہ قاعدہ نہ تو ضابطہ کے موافق ہے اور نہ باہمی رواج کے مطابق۔ بہواسطے ایفا کیلیے یہ طریقہ مسدود کیا جاوے جو قسط کہ منقضی ہوئی ہو اور اوسکا زر واجب الادا بحق مدعی ہوجاوے اور مدعا علیہ اوسکے ادا کرنے سے قاصر رہے تو مدعی کو صرف اوسیقدر زر مقسوطہ قابل ادا کیلیے نالش کرنیکی ہدایت کیجاوے اور رسوم اسٹامپ بقدر زر اقساط مقسوطہ[۱] کے لیا جاوے اور اوسیقدر مدیون سے ہنگام ڈگری بابت خرچہ کے دلایا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۷۔ مجریہ ۱۰۔ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء

جب باہم فریقین کے ایسا معاہدہ مقرر ہوچکا ہے کہ اس قرضہ کو بقدر اقساط مین ادا کیا جائیگا اور فلان فلان وقت فلان فلان قسط واجب الادا ہوگی اور یہ بات قرار نہین پائیگی کہ بصورت عدم ادائے کسی قسط منقضی شدہ کے داین کو اختیار ہوگا کہ کل قرضہ کو مدیون سے طلب کرے اور اگر مدیون اوسکی ادا مین تساہل کرے تو بذریعہ عدالت کے نالش کرنیکا اختیار رکھتا ہے تو ایسی صورت مین بموجب معاہدۂ باہمی کے داین صرف اقساط منقضیہ کی بابت استحقاق دلا پانیکا رکھتا ہے نہ کہ کل زر قرضہ کا۔ کیونکہ بموجب قرارداد باہمی اوسکے وصول کا وقت نہین آیا حکام عدالت کو تعمیل معاہدۂ باہمی کرانی واجب ہے نکہ اوسکے برخلاف اپنی رائے کے بموجب تصفیہ کرنا مناسب ہے۔ اگر معاہدۂ باہمی مین یہ شرط قرار پاگئی ہو کہ اگر وقت معینہ پر کوئی قسط ادا نہ ہوگی تو پھر داین کو اختیار ہوگا کہ کل زر قرضہ دلا پانیکی نالش کرے تو ایسی صورت مین داین کا استحقاق ہے کہ کل کی نالش دایر کرے۔

غرضیکہ جیسی شرط آپس مین داین اور مدیون کے قرار پاوے اوسی کے مطابق بصورت عدم ایفا عدالت مین نالش رجوع کیجاوے۔ مثلاً داین سے ایکہزار روپیہ مدیون نے قرضہ لیا۔ اور یہ شرط قرار پائی کہ سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کرتا رہونگا۔

---

[۱] اقساط مقسوطہ سے مراد یعنی اقساط منقضیہ۔ من مؤلف

اس سرط کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر پہلی قسط یا دوسری قسط کا روپیہ بعد ختم مہینہ کے مدیون نے ادا نہین کیا تو داین صرف اوسی قسط منقضیہ کی بابت استحقاق نالش رکھتا ہے نکہ کل قرضہ کی بابت کیونکہ اوسکے حاصل کرنیکا وقت بموجب قرار باہمی نہین آیا - اگر داین کل قرضہ کی نالش بغیر ختم جملہ اقساط کے دایر کردیوے تو گو داین نے کل قرضہ کی رسوم دخل کی اور مدیون نے کل قرضہ کے واجب الادا ہونیکا اقرار کیا لیکن عدالت کو کل ڈگری کرنی واجب نہین - کیونکہ مابقی اقساطِ غیر منقضیہ کا وقت حاصل کرنے ڈگریدار کا بموجب قرارداد باہمی نہین پہونچا - اور کوئی وجہہ نہین کہ اسطرح کی ڈگری کل دعوے کی دیجاوے اور مدعا علیہ کو زیر بار خرچہ کیا جاوے - گو کہ ڈگری مین تشریح اس بات کی لکھدیجاوے "اجرا ہنگام انقضائے قسط کے ہوگا -"

ہدایت نمبری ۲۰ مجریہ ۲۲ - دسمبر ۱۸۹۲ع

نالش قرضہ مقسوطہ مین حسب ہدایت ۱۸ ستمبر ۱۸۹۲ع کارروائی ہونی چاہیے خواہ قرضہ ہدایت کے اجراے قبل کا ہو یا بعد کا -

نالش واسطے دلاپانے غلہ

مجریہ ۹ - دسمبر ۱۸۹۶ع

اگر مدعیان بر وقت نالش غلہ کا وہ نرخ لگاوین کہ جو دیے جانیکے روز تھا تو غلہ کی نالش بھی سماعت کرنیمین کوئی ہرج نہین ہے -

ہدایت نمبری ۳ مجریہ ۹ - ستمبر ۱۸۹۶ع

جس کھاتہ مین غلہ و نقد ہر دو شامل ہون تو غلے اور نقد ہر دو کی سماعت کیے جانیمین کوئی ہرج نہین - اگر مدعیان غلہ کا وہ نرخ لگاوین کہ جو دیے جانیکے روز تھا -

نالشات انخلاے مکانات کرایہ

ہدایت نمبری ۴ مجریہ ۱۴ - اگست ۱۸۹۸ع و دستور العمل منظور شدہ

(۱) جن مالکان مکان اور کرایہ داران مین باہمی نوشت کرایہ کی اسٹامپ مندرجہ قانون پر تحریر نہین ہوتی ہے اونکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مالکان مکان کرایہ نامہ لکھالین اور کرایہ دار کرایہ نامہ لکھدین اور آیندہ جبھی مالکان مکان کرایہ نامہ حسب قانون

لکھا کر | لکھکر مکان کرایہ پر دیا کرین اور کرایہ دار کرایہ نامہ لکھدیا کرین اور کرایہ نامہ پر ہمیشہ کم از کم معتبر گواہ چہار کسان اہل محلہ کی لکھا لیا کرین اور شرط انخلائے مکان کی بھی جو آپسمین قرار پا جاوے وہ ضرور کرایہ نامہ مین درج ہونی چاہیے - ایسا کرایہ نامہ ہونے پر جب کبھی انخلائے مکان کی نالش دایر ہوگی تو مالک مکان اوس رسوم کے ادا کرنے سے (جو قیمت مکان پر فی الحال حسب دستور فوجداری

در اصل | وصول کرنی پڑتی ہے) اور کرایہ دار اوس خرچہ سے (جو انخلائے مکان کی ڈگری ہونے پر آخر ذمہ عاید کیا جاتا ہے) زیر بار نہ ہونگے -

دفعہ ۲۲۵ | جن مالکان مکان نے اپنے کرایہ دار سے کرایہ نامہ حسب ضابطہ تحریر نہین کرایا اور کرایہ دار نے کرایہ نامہ مکان زیر کرایہ کا حسب ضابطہ نہین لکھدیا تو جب مالک مکان کو ضرورت انخلائے مکان کی ہوگی اور کرایہ دار مکان کو خالی کرنے سے انکار کریگا تو ایسی حالت مین مالک مکان کو مجبوری نالش واسطے انخلائے مکان کے کرنی پڑیگی اور بصورت ڈگری اوسکے خرچہ کا بار ذمہ کرایہ دار ہوگا -

دفعہ ۲۲۶ | (درصورتیکہ مالک مکان نے کرایہ نامہ حسب ضابطہ کرایہ دار سے لکھا لیا) مالک مکان کو ضرورت انخلائے مکان پیش آوے اور کرایہ دار برضامندی خالی نہین کرے تو مالک مکان مجاز ہوگا کہ اپنی درخواست ۲ ر کے اسٹامپ پر مع نقل کرایہ نامہ کے (اگر وہ اصلی کرایہ نامہ ۸ ر یا ۸ ر سے کم قیمت اسٹامپ پر لکھا گیا ہو تو ۲ ر کے اسٹامپ پر - اور اگر ۸ ر سے زاید کے اسٹامپ پر لکھا گیا ہو تو ۸ ر کے اسٹامپ پر) عدالت دیوانی مین یا عدالتہائے نظامت و تحصیل مین جنکو اختیارات حاصل ہون باستدعائے انخلائے مکان پیش کرے -

دفعہ ۲۲۷ | (۳) عدالت مین ایسی درخواست کے گذرنے پر مقدمہ درج رجسٹر متفرقات ہوکر کرایہ دار کے نام سمن بتقرر تاریخ پیشی جاری کیا جاویگا -

دفعہ ۲۲۸ | (۴) تاریخ مقررہ پر کرایہ دار کا جواب لیا جاویگا - اگر وہ کرایہ نامہ کی اصلیت اور اپنے کرایہ دار ہونیکا اقبال کرکے وعدہ فوراً انخلائے مکان کا یا اوس عرصہ تک کا جو کرایہ نامہ مین

لکھا ہے اور بصورت درج نہ ہونے شرط عرصہ کے کرایہ نامہ مین کسی عرصہ مناسب کا جو ایک مہینے سے زاید نہ ہوگا پیش کرے تو حاکم عدالت کو میعاد منظور کرکے مقدمہ کو داخل دفتر کردینا چاہیے

دفعہ ۲۲۹ (۵) اگر کرایہ دار نے میعاد منظور کردۂ عدالت تک ایفا اپنے وعدہ کا نہین کیا تو مالک مکان کو حسب ضابطہ درخواست پیش کرنی ہوگی۔ اور حاکم عدالت پھر اوس مقدمہ کو جدید نمبر پر درج کرکے بتقرر تاریخ پیشی بھیجر سمن کرایہ دار کے نام جاری کریگا۔ مالک مکان اسی درخواست مین مقدمۂ مرجوعۂ سابقہ کا پتہ بھی درج کریگا۔ تاریخ پیشی پر اگر کرایہ دار کا عذر قابل پذیرائی نہ ہو تو فوراً حکم جبراً خالی کرا دینے مکان مذکور کا حاکم عدالت صادر کریگا اور اپنے اہلکار کی معرفت مکان مذکور کو بموجب فیصلہ خالی کرادیگا۔ اور اگر کرایہ دار مزاحمت کریگا تو اہلکار کی رپورٹ گذرنے پر اگر مناسب تصور کریگا تو فوجداری مین مقدمہ مزاحمت کا دایر اور تجویز ہونیکے لیئے نقل رپورٹ اہلکار کی بھیجدیگا اور مکان کو جبراً خالی کرادیگا۔ اور اگر ضرورت ہوگی تو عدالت اس امر کی مجاز ہوگی کہ معرفت کوتوالی یا تھانہ کے اہلکار مذکور کی امداد کرائے کوتوال اور تھانہ دار کو بھی لازم ہوگا کہ عدالت کے ایسے حکم پہونچنے پر فوراً اہلکار عدالت کو مدد دین اور تعمیل حکم عدالت بسہولیت مکان خالی کرا دین۔

دفعہ ۲۳۰ (۶) اگر کرایہ دار تاریخ معینہ پر حاضر عدالت ہوکر جوابدہی نہین کریگا تو ایک طرفہ تجویز عمل مین آویگی (اوّل مرتبہ مقدمہ دایر ہونیکے وقت بھی یہ دفعہ موثر ہے۔)

دفعہ ۲۳۱ (۷) اگر کرایہ دار کی طرف سے اس قسم کے عذرات پیش ہون کہ کرایہ نامہ مصنوعی ہے یا کوئی عذر بابت لاگت مرمت وغیرہ کے ہے یا کوئی عذر رہن یا بیع ہونے مکان مقبوضہ کا رکھتا ہے تو عدالت اوسکے عذرات یا ثبوت پر سرسری غور کرکے تجویز مناسب صادر کریگی۔ یعنی یا تو مدعی کو ارجاع نالش عدالت دیوانی کیجہ یرگی یا عذرات نامنظور کیے جاوینگے۔

اور جو فیصلے ایسے مقدمات بدخلی کے بموجب اس قاعدہ کے ہونگے اونمین جب تجویز محکمہ ابتدائی کا اتفاق محکمہ مرافعہ مین ہوگا تو پھر اوسکا مرافعہ دوسرے محکمہ بالادست مین ناقابل سماعت سمجھا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۶۹ مجریہ ۹-جولائی ۱۸۸۸ء	جو مقدمات انخلائے مکان کرایہ حسب ہدایت مجریہ ۱۸-اگست ۱۸۸۶ء فیصلہ ہون اونکا مرافعہ محکمہ بالا مین ایک روپیہ کے اسٹامپ پر پیش ہونا چاہیے-
ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۱۱-اگست ۱۸۸۸ء	آیندہ مقدمات زرکرایہ مکانات ودوکانات کو مقدمات منقولہ مین شمار کیا جاوے-
ہدایت نمبری ۸۲ مجریہ ۲۰-جولائی ۱۸۸۹ء	ضمیمہ ہدایت نمبری ۷۸ مجریہ ۱۸-اگست ۱۸۸۸ء مناسب ہے کہ نالشات زرکرایہ کے رجوع ہونے پر تخمینہ مکان کرائے جانیکی ضرورت نہین کیونکہ دعوے صرف زرکرایہ کا ہوتا ہے ملکیت سے کوئی بحث نہین ہوتی نیز مالکان مکان کو نمبری نالش کی ہدایت کرنا بھی ناواجب ہے اور ایسے مقدمات مین مثل مقدمات سرسری بابت تجویز مختنانہ عملدرآمد رہے اور مالک مکان مکان کو منتقل کردے اور کرایہ نامہ بھی مشتری کو دیدے کہ جو حسب ضابطہ لکھا گیا تھا تو اوس کرایہ نامہ کے ذریعہ سے مشتری نالش کرسکتا ہے نمبری نالش کرنیکی اسکو ضرورت نہین-
ہدایت نمبری ۷ مجریہ ۲۲-اپریل ۱۸۹۰ء	کرایہ نامہ پر کم از کم دو گواہی کرالیجایا کرین-

نالشات املاکِ خالصہ منجانب راج-

ہدایت نمبری ۲۱-مجریہ ۲۸-جولائی ۱۸۸۸ء و ہدایت نمبری ۷۵ مجریہ ۲۴-نومبر ۱۸۸۸ء و دستورالعمل از دفعہ ۱۳۷ تا ۱۴۵-	جب کیسی اطلاع سے راج کو ایسا معلوم ہوجاوے کہ کوئی جائداد غیرمنقولہ فی الحقیقت قدیمی خالصائی سرکار ہے کہ جسپر بطور ناجایز کوئی غیر شخص قابض ہے اور پہلے قبضہ خالصائی سرکار رہچکا ہے مگر بوجہ غفلت اہالیان راج کی بیدخلی ہوگئی ہے یا کوئی جائداد ایسی ہے کہ جو قدیمی خالصائی سرکار تو نہین ہے مگر فی الحال قابل خالصائی سرکار ہونیکے کسی سبب سے ہے تو ہر دو صورت مین منظوری محکمہ عالیہ کونسل اوسکی تحقیقات محکمہ عمارت مین ہونی چاہیے- اگر بروقت تحقیقات قابض نے خالصائے سرکار ہونیسے اقبال کرلیا اور اپنا حق قرار نہین دیا تو ایسی صورت مین بلا ارجاع نالش نمبری کے جائداد مذکور خالصائی سرکار قرار دیجاویگی-

اور درصورتیکہ قابض نے اپنا قبضہ مالکانہ بیان کیا اور خالصائی سرکار ہونے سے اوسکو عذر ہوا تب اوسکے عذرات کی تفصیل اور مختصر وجوہات خالصائی سرکار ہونیکے تحریر ہو کر مسل محکمہ عالیہ کونسل مین آویگی تاکہ بعد ملاحظہ اوسکی تجویز کیجاوے کہ آیا ایسی جائداد کی نسبت نمبری دعوے منجانب سرکار دایر ہونا چاہیے یا نہین۔

جب ایسی منظوری محکمہ عالیہ کونسل سے واسطے دایر کرنے نمبری نالش کے حاصل ہو جاویگی تب ازجانب سرکار محکمہ منصفی یا عدالت وغیرہ مین مقدمہ نمبری دایر کیا جاویگا اور عرضی نالش منجانب وکیل سرکار سادہ کاغذ پر مرتب ہو کر مع نقل اوس حکم کے جو محکمہ عالیہ کونسل سے واسطے ارجاع مقدمہ کے صادر ہوا ہے گذرانا جاویگا۔

اگر دعوی ڈگری ہو خرچہ مقدمہ کا حسب ضابطہ گو ابتداً خرچ نہین ہوا ذمہ مغلوب کے عاید ہوگا اور سطرح پر وصول کیا جاویگا کہ کاغذ اسٹامپ بقدر خرچہ مدیون سے وصول ہو کر شامل مسل کیا جاویگا اور اوسپر عنوان تحریر ہو کر حاکم محکمہ کے دستخط ہو جاوینگے:

اگر دعوی خارج ہو گیا تو مدعاعلیہ کا خرچہ حسب ضابطہ سرکار پر عاید کیا جاویگا اور اوسکا اپیل بغیر منظوری کونسل کے دایر نہین کیا جاویگا۔

جسطرح پر کارروائی عدالت دیوانی مین ہوگی اوسیطرح پر محکمہ اپیل مین کیجاویگی۔

اگر کوئی نمبری مقدمہ قبل از تحقیقات سرسری کے ازجانب قابض دایر ہو جاوے تو حاکم عدالت کو جہان مقدمہ دایر ہوا ہو محکمہ عالیہ کونسل کو اطلاع کرنی ہوگی تاکہ واسطے جواب دینے کے انتظام محکمہ عالیہ کونسل سے کیا جاویگا۔

محکمہ عالیہ کونسل مین بروقت اطلاع رجوع ایسے مقدمہ کے دایر کرنے اور پیروی یا جواب دینے کیلیے تجویز تقرری کسی وکیل کی محکمہ عمارت سے عمل مین آویگی اور اوسکو تحریری حکم واسطے دایر کرنے یا پیروی یا جوابدہی کسی مقدمہ کے دیا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۱۲ مجریہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۶ء و دستورالعمل منظور شدہ دفعہ ۱۴۶	جب ایک مرتبہ ایک مقدمہ کی جوابدہی کیواسطے ابتداً اجازت

ہوجاویگی تو پھر اوسکے مرافعہ کے ہونے پر دوبارہ اجازت طلب کرنا ضرور نہین وہی اجازت جوابدہی کیلیے فیصلۂ اخیر تک کافی ہوگی۔

ہدایت نمبری ۱۰۹ مجریہ ۱۷۔ نومبر ۱۸۶۸ء — جب کسی مقدمہ مین منصفان کو یہ بات معلوم ہو کہ کسی لاوارث کے فوت ہونے سے اوسکی جائداد کا مالک راج ہو سکتا ہے اور قرضخواہون نے یا اور لوگون نے جائداد کے حاصل کرنیمین فریب کیا ہے تو اوسکی اطلاع اوّل محکمہ عالیہ کو دینی چاہیے محکمۂ عالیہ سے اوسکی نسبت تجویز مناسب عمل مین آویگی۔

نالشات فکّ الرّہن

دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۸۵ — جب کوئی نالش منجانب راہن واسطے فک الرہن جائداد مرہونہ کے حسب ضابطہ دایر عدالت ہو تو راہن کو لازم ہوگا کہ عرضی نالش کے ساتھ بابت رہن جو روپیہ واجب الادا ہو نقد داخل عدالت کرے۔

دفعہ ۱۸۶ — اگر اسکے بعد تعداد واجب الادا کی بابت منجانب مرتہن کوئی عذر پیش ہو تو اوسکی تنقیح اور تحقیقات کے بعد جو تعداد زر رہن واجب الادا کی قرار پاویگی بمقابلہ اوسکے زر رہن مدخلۂ راہن جسقدر کہ کم ہوا اوسیقدر روپیہ اور داخل کرنیکے لیے مدعی راہن کو عدالت سے ہدایت اور میعاد دو ہفتہ کی دیجاویگی۔

دفعہ ۱۸۷ — راہن کو واجب ہوگا کہ اندر میعاد مذکور بقیہ زر رہن اوسکا اور رسوم جو کچھ کہ ہو داخل کرے اوسوقت مقدمہ کی کارروائی جاری ہوگی ورنہ مقدمہ داخل دفتر کیا جاویگا۔ اور روپیہ مدخلہ اوسکو واپس دیا جاویگا۔

دفعہ ۱۸۸ — لا راہن کو اختیار رہوگا کہ بلحاظ میعاد فک الرہن بذریعہ درخواست کل روپیہ و اوس بقیہ روپیہ کی رسوم اندر ایک سال کے داخل کرکے اجراے کارروائی مقدمہ کی درخواست کرے اور ایسی درخواست کے گذرنے پر عدالت کو مناسب ہوگا کہ مقدمہ کو پھر نمبر پر قایم کرکے بعد اظہار ایکی

کارروائی شروع کرے۔

دفعہ ۱۸۹ اور اگر ایک سال کی میعاد کا عرصہ گذر جاوے تو پھر راہن کو دوبارہ رسوم داخل کرکے بشرطیکہ میعاد انفکاک رہن باقی ہو نالش کرنی ہوگی۔

دفعہ ۱۹۰ اگر زر رہن کی تعداد راہن کو ٹھیک معلوم نہ ہو تو جسقدر اندازہ سے تعداد زر رہن کی راہن کو سمجھ مین آوے اُسقدر داخل کرنی ہوگی اور اوس سے زیادہ کا ثبوت ذمہ مرتہن ہوگا

دفعہ ۱۹۱ درصورتیکہ ڈگری فک الرہن کی عدالت سے حسب ضابطہ صادر ہو جاوے تو ڈگریدار کی درخواست اجراکے گذرنے پر قبضہ عدالت سے ڈگریدار کو دلایا جاویگا خواہ مرتہن زر رہن جو عدالت مین جمع ہے لیوے یا نہ لیوے اور درصورتیکہ دعوٰی مدعی کا عدم ثبوت مین خارج ہو جاوے تو زر مدخلہ اُسکا اُسکو عدالت سے واپس دیا جاویگا۔

دفعہ ۱۹۲ درحالیکہ مدعی کو مرافعہ حکم مذکور عدالت کا کرنا منظور ہو تو اُسکو واجب ہوگا کہ تا فیصلہ مرافعہ زر مدخلہ بدستور عدالت مین امانت رکھے۔

ہدایت نمبری ۵ ہشتم ۱۹۱ مجریہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء انفکاک رہن کے مقدمات مین علاوہ زر رہن کے زر لاگت مرمت وغیرہ ہو تو ایسی حالت مین کہ فیمابین فریقین اوس زر لاگت مرمت وغیرہ کے متعلق نزاع نہ ہو راہن مدعی زر رہن کے ساتھہ ہی روپیہ لاگت مرمت وغیرہ اور رسوم نالش داخل کرے اور عدالت سے فیصلہ دیا جاوے۔ اور اگر فریقین مین زر لاگت مرمت وغیرہ کی بابت نزاع ہو تو راہن کو ایسے روپیہ کی بابت علحدہ نالش کرنی چاہیئے[۱]۔

کارروائی اُس رہن کی جسکی میعاد فک الرہن گذر گئی ہو یا یہ شرط ہو کہ بعد انقضاء اسقدر عرصہ کے معاہدہ رہن کا بیع تصور کیا جاویگا

دفعہ ۱۹۳۔ دستور العمل جبکہ کسی معاملہ رہن کی میعاد مندرجہ قانون میعاد سماعت مقدمات ختم ہوگئی ہو تو

[۱] ہر صورت مین دعوی انفکاک کے ساتھ لاگت مرمت وغیرہ کی تجویز ہونا چاہیئے۔ من مولف

مرتہن جائداد کو واجب و لازم ہوگا کہ بغرض حصول باضابطہ استحقاق ملکیت جائداد مرہونہ اور نیکی سند کے عدالت مجاز مین اپنی درخواست ایک سال کے اندر روز ختم میعاد سے متفرق کا غذ اسٹامپ پر گذرانے کہ ایسی درخواست کے گذرنے پر بتقرر تاریخ پیشی راہن کو اطلاع دیجاویگی۔

دفعہ ۱۹۴ | اگر راہن کی طرف سے کوئی واجبی عذر پیش ہوا تب حاکم عدالت کو اختیار ہوگا کہ درخواست مذکورۂ مرتہن کو نامنظور کرے۔

دفعہ ۱۹۵ | اور اگر کوئی عذر واجبی یا غیر واجبی بجانب راہن پیش نہین ہوا تب حاکم عدالت کو مناسب ہوگا کہ درخواست مذکورۂ مرتہن پر حکم منظوری کا نافذ کرے لیکن فریق ناراض کو نمبری نالش کے دایر کرنیکا اختیار ہوگا اور احکام مذکور مصدورۂ عدالت صیغہ متفرقہ کا مرافعہ عدالت بالادست مین نہین گذریگا۔

دفعہ ۱۹۶ | درحالیکہ حکم متفرقہ مصدورۂ عدالت بوجہہ نہ دایر ہونے نالش کے ناطق ہوجاوے یا بصورت دایر ہونے نمبری نالش کے ڈگری بحق مرتہن ناطق ہوجاوے تب مرتہن کو لازم ہوگا کہ بادخال کاغذ اسٹامپ اسقدر قیمت کے کہ بموجب احکام قانون اسٹامپ مین مقرر ہے نقل حکم مصدورۂ عدالت مذکور حاصل کرکے بطور سند اپنے پاس رکھے کہ آیندہ سند مذکور بمنزلہ بیعنامہ تصور ہوگی۔

دفعہ ۱۹۷ | اگر مرتہن بعد انقضاے میعاد ایک سال کے ایسی درخواست روز ناطق ہوجانے ڈگری اسقدر بیع پیش کریگا تو اوس سے بعد داخل کرائے جانے دو چند قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر پھر نقل حکم مذکورہ دیجاویگی۔ اور جب تک کہ ایسی نقل سنداً مرتہن حاصل نہین کرلیویگا تب تک اوسکا حق ملکیت نسبت اوس جائداد مرہونہ کے کسی عدالت مین لایق پذیرائی نہوگا۔

دفعہ ۱۹۸ | جب کوئی معاملہ رہن کا بتقرر ایسی شرط کے منعقد ہوا ہو کہ اگر اسقدر میعاد مین فک الرہن جائداد مرہونہ کا بجانب راہن نہین کرایا جاویگا تو بعد انقضاے میعاد مذکور جائداد مرہونہ بیع ناطق تصور ہوگی تو ایسی صورت مین مرتہن کو بعد انقضاے میعاد مذکور اندر عرصہ ایک سال کے

اختیار ہوگا کہ درخواست اپنی متفرقہ کاغذ پر بغرض حصول سند مالاکلامی کے عدالت مین پیش کرے۔
لہذا ایسی صورت مین راہن کو علاوہ میعاد مندرجۂ رہن نامہ کے اور ایک سال کے اندر فک الرہن کرانے جائداد مرہونہ کا اختیار ہوگا اور مرتہن اوس ایک سال کی میعاد کے اندر درخواست حصول سند مالاکلامی عدالت مین پیش کرسکیگا۔

دفعہ ۱۹۹ اور درحالیکہ بعد انقضائے میعاد مندرجۂ رہن نامہ عرصۂ ایک سال دیگر تک بھی مرتہن درخواست متفرقہ کاغذ پر بغرض حصول سند مالاکلامی نہین پیش کریگا تب بعد عرصۂ ایک سال مذکور واسطے حصول استحقاق ملکیت جائداد مرہونۂ مذکور کے مبنی نالش عدالت مجازمین دایر کرنی پڑیگی۔

دفعہ ۲۰۰ اگر ایسی نالش بعد انقضائے میعاد ایک سال مذکور کے چھ مہینے کے اندر مرتہن دایر کریگا تب بشرط صدور ڈگری نقل ڈگری مذکور کی اسقدر قیمت کے اسٹامپ پر کہ جو واسطے بیعنامجات کے قانون اسٹامپ مین معین ہے بطور سند مالاکلامی عطا ہوگی۔
اور اگر چھ مہینے کے بعد نالش مذکور رجوع کرکے ڈگری حاصل کریگا تو نقل ڈگری بطور سند مالاکلامی دوچند قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر ملیگی۔
اور جبتک کہ مرتہن ایسی نقل مذکورہ مالاکلامی کی سند حاصل نہین کریگا تب تک اوسکا حق ملکیت نسبت اوس جائداد مرہونہ کے کسی عدالت مین لایق پذیرائی کے نہ ہوگا۔

نالشات حق شفع

دستور العمل منظور شدہ از دفعہ ۲۰۲ تا ۲۱۱

جب کسی شخص کو کوئی نالش حق شفع کی ڈگری کے حصول کیواسطے دایر کرنی منظور ہو تو اوسکو واجب ہوگا کہ عرضی نالش کے ساتھ نقد اسقدر روپیہ کہ جسقدر مین جائداد متدعویہ فروخت ہوئی ہے عدالت مجازمین داخل کرے۔
اور اگر شفیع کو یہ عذر ہو کہ جائداد مذکور کی قیمت فرضی بایع اور مشتری نے قرار دی ہے تو شفیع کو واجب ہوگا کہ جسقدر واقعی تخمینہ قیمت اوس جائداد کا سمجھتا ہے اوسقدر نقد روپیہ

عرضی نالش کے ساتھ داخل کرے اور اس بات کا ذکر عرضی نالش مین درج کردے۔
حاکم عدالت کو ایسی صورت مین مناسب ہوگا کہ قبل از شروع کرنے کارروائی اصل بجا طلبہ شفیع کی
تنقیح و تحقیق اس بات کی کرلیوے کہ آیا واقعی تخمینہ قیمت جائداد متنازعہ کا کیا ہے اور بایع و
مشتری نے فرضی زیادہ قیمت اس غرض سے کہ شفیع بدین حیلہ دعویداری سے مجبور رہے درج
سند کی ہے یا نہین۔ بعد تحقیقات امر مذکور کے جو تعداد قیمت صحیح معلوم ہو اُسقدر روپیہ پورا
داخل کردینے کیلیے اور رسوم عدالت اگر کچھ کم داخل ہوئی ہو تو اُسکو بھی پورا کرانیکے لیے مدعی
شفیع کو ہدایت کرکے چالیس دن کی میعاد دیوے اگر اوس عرصہ مین تکمیل ہر دو کی کردیوے
تب بموجب ضابطہ کے نفس مقدمہ مین کارروائی شروع کرے ورنہ مقدمہ کو خارج کرے۔
لیکن شفیع کو اختیار ہوگا کہ بلحاظ میعاد سماعت پھر عرضی دعوی اسٹامپ کامل القیمت پر پیش کرکے
مقدمہ کو دایر کرے یا زر مدخلہ واپس لے لیوے۔
جو نالش کہ بوجہہ نہ داخل کرنے زرثمن اور رسوم عدالت مذکورہ کے خارج کیجاویگی اُسکا اپیل
عدالت بالادست مین نہین گزرسکیگا۔
جسوقت کہ ڈگری بحق شفیع ہوجاوے تو شفیع کو بطبق پیش ہونے درخواست اجرا ڈگری کے
جائداد پر قبضہ دلایا جاویگا اور جو روپیہ قیمت کا کہ شفیع نے داخل کیا ہے وہ بایع یا مشتری کو
جیسی کہ صورت ہو عدالت سے دلایا جاویگا اور اگر وہ روپیہ نہ لینا چاہین تو عدالت مین بتدبیر
جمع رہیگا لیکن ڈگری دار کی ڈگری کا اجرا ملتوی نہ رہیگا۔
حق شفع کا دعوی بصورت بیع جائداد کے شفیع کی طرف سے یا بایع و مشتری ہر دو پر دایر ہونا
چاہیے اور اوسمین کارروائی مذکورہ صدر عمل آویگی۔
اور جب بحالت رہن جائداد کوئی شفیع دعویدار ہو تو اُسکا دعوی بھی بموجب ضابطہ مذکورہ
قابل سماعت کے ہوگا لیکن زر رہن اُسیقدر شفیع کو داخل کرنا ہوگا کہ جسقدر رہن نامہ مین درج ہو
سوائے اوس حالت کے کہ جب شفیع کسی ایسی بدیہی اور کامل وجہہ ثبوت سے عدالت کو اطمینان

ثابت کرا دیوے کہ راہن اور مرتہن نے فریب کیا ہے اور واقعی بقدر روپیہ لیا دیا نہین ہے
اگر ایک شفیع دوسرے شفیع پر اپنے غلبۂ استحقاق کی نالش کرنا چاہیگا تو ایسا دعوی بھی قابل سماعت
اور تجویز کے ہوگا لیکن شفیع دعویدار کو زرسمن یا زر رہن نقد ہمراہ عرضی نالش کے داخل کرنا ہوگا
اگر مدعی شفیع کو بصورت اخراج دعوی محکمہ بالا مین مرافعہ کرنا منظور ہو تو اوسکو واجب ہوگا کہ زر
مدخلۂ عدالت بدستور عدالت مین تا فیصلۂ مقدمہ مرافعہ جمع رکھے۔

ہدایت نمبری ۲۷ مجریہ ۱۵- نومبر ۱۸۸۸ء و مجریہ یکم اگست ۱۹۰۱ء	جو مقدمات کہ شفع کے دایر ہون اونمین اسطرح کارروائی ہونی چاہیے کہ جو مقدمات منفصلۂ سابقہ ہین اونمین بروقت اجرائے مقدمہ کے جسوقت

زرسمن عدالت طلب کرے فورًا ڈگریدار شفع کو چاہیے کہ حسب الطلب عدالت زرسمن داخل
کرے۔ اگر بروقت طلب روپیہ ڈگریدار شفع کی جانب سے داخل نہ ہوگا تو وہ ڈگری جو سابقًا
اوسکے حق مین صادر ہوچکی ہے کالعدم سمجھی جاویگی۔

ہدایت نمبری ۱۵۹ مجریہ ۱۸- دسمبر ۱۸۹۰ء	ڈگریات حق شفع بعد صدور ڈگری کے تین ماہ تک جاری کرائیجاوین- بعد ازان ناقابل اجرا تصور کیجاوین- کیونکہ ڈگریدار شفع کے اجرا کے

انتظار مین کبتک بایع اور مشتری اپنی کارروائی سے باز رہینگے۔

ہدایت نمبری ۱۱- مجریہ ۲۷- جون ۱۸۹۵ء	زرسمن مدخلۂ شفیع بایع و مشتری مین سے جسکے حق کا ثابت ہوا اوسکو بلا نالش ملنا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۱۷- اگست ۱۸۹۵ء	مقدمات حق شفع مین بجانب شفیع زر نقد کی بجائے ہنڈوی یا رقعہ ساہوکاری نہ لیا جائے۔

مجریہ ۶- دسمبر ۱۹۰۲ء	اگر دعوی شفع کا بلا ادخال زر نقد بقدر زرسمن پیش ہو تو فورًا حسب ضابطہ

واپس کیا جاوے عدالت مین لیکر اوسپر کوئی کارروائی نہ کیجایا کرے۔

ہدایت نمبری ۹ ۱۳ کمبت ۱۹۰۱ء مجریہ ۲۲- اکتوبر ۱۹۰۰ء	مناسب ہے کہ تین ماہ کے اندر ڈگری حق شفع کے اجرا کا مقدمہ دایر ہوجانے پر ڈگریدار کو بعد تین ماہ کے پیروی سے اغماض اور پہلوتہی نہین کرنی چاہیے

اگر وہ بعد دایر کر دینے مقدمہ اجرا کے تین ماہ تک پیروی مین غفلت کرے تو تین ماہ سے
ایک روز بھی زیادہ گذرجانیکی حالت مین ڈگری شفع کالعدم متصور ہوگی جیساکہ ڈگری جائداد
منقولہ کیلیے چھ سال وغیر منقولہ کیلیے دس سال کی میعاد بموجب ہدایت نمبری ۴۳ ۱۸۹۰ء مقرر
ہے - ڈگری شفع کیلیے اسکا عمل نہین ہوگا بلکہ روز اختتام کارروائی سے تین ماہ تک ڈگریدار
کوئی درخواست نہین کریگا تو ڈگری کالعدم ہو جاویگی - اور جب ڈگری کالعدم ہوگئی تو اوس
ڈگری کے خرچہ سے بھی مدعی محروم رہیگا - ڈگری کا خرچہ اوسکو نہین دلایا جاویگا - اور زر
ثمن جو اوس نے دعوی شفع کے وقت داخل کیا ہے وہ اوسکو واپس کر دیا جاویگا -

ملخص ہدایت نمبری ۸ ۱۳۱۹؁ مجریہ ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۱ء
جائداد مرہونہ کا حق راہنی بتحفاظ حق مرتہنی نیلام ہونے پر نیلام مرتہن کے
نام ختم ہو تو بابت حق راہنی پروانہ دیا جاویگا اور بابت حق مرتہنی قبض
مالاکلام شفیع کو دعوی کرنیکی گنجایش نہین - اگر کسیکو اپنے حق شفع وغیرہ کا تحفظ منظور ہوتا تو
وقت نیلام بولی بڑھا کر حق راہنی نیلام مین خرید سکتا تھا -

ہدایت نمبری ۳۰ ۱۳۱۹؁ ۲۳ - ستمبر ۱۹۰۱ء
کنھیا لال - گوپی ناتھ - سری نراین سے ایک دوکان بذریعہ رہن نامہ تعدادی
[illegible] روپیہ رہن کی - گوبند رام نے شفع کی نالش منصفی مین کی کہ راہن نے
یہ شرایط درج کی ہین کہ دس سال مین واگذاشت کرالونگا ورنہ دوکان آلی گئی مالاکلام -
اگر لاگت مرمت وغیرہ کے روپیہ زیادہ ہو جاوین تو اپنی دیگر ذات و جائداد سے راہن دینا
ہوگا - اور رہن نامہ سودی لکھا ہے - مرتہن کو قبضہ دیے جانیکی شرط درج رہن نامہ ہے -
راہن کا مقصود غیر کے ہاتھ مین جائداد دینے کا ہے -
محکمہ منصفی سے دعوی ڈگری ہوا - عدالت دیوانی سے بدینوجہہ کہ رہن مین حق شفع نہین ہوتا
دعوی خارج کیا گیا - مگر فقرہ جات مندرجہ صدر کی محذوفی کا حکم دیا گیا کہ جن سے انتقال
جائداد کا خیال ہوتا ہے - محکمہ اپیل مین مدعی کا مرافعہ نامنظور ہوا - محکمہ عالیہ صیغہ دیوانی
سے یہ رائے دیگئی کہ راہن کی غرض اس رہن سے یہی پائی جاتی ہے کہ پھر دوکان واگذاشت

نہ ہوسکے اور مرتہن کے قبضہ ہی مین رہے - کیونکہ شرائط ہی اوس نے ایسے درج کیے ہین جیسا کہ لکھا ہے کہ دس سال مین واگذاشت کرالونگا ورنہ دوکان آئی گئی - لاگت مرمت وغیرہ کے روپیہ زیادہ ہوجاوین تو دیگر ذات وجائداد سے راہن دیندار ہوگا - گویا دوکان مرہونہ مرتہن کی ہوچکے - راہن سے دریافت کیا گیا کہ دوکان لعہ مین مدعی کے پاس رہن کیون نہین رکھتے دوسرے کی کیا خصوصیت ہے تو اوسنے جواب دیا کہ مدعی کے رہن نہین رکھون یہ کی بات ہے ورنہ اوسکو روپیہ سے مطلب ہے - جب رہن انتقال دوامی کی صورت ہو تو بموجب ہدایتاً نالش شفع ہوسکتی ہے - راہن کی نیت انتقال دوامی دوکان کی ہے کہ شرائط مندرجہ رہن نامہ سے مترشح ہے تو دعوی مدعی ضرور ڈگری کیے جانیکے قابل ہے - صیغہ فوجداری سے مین فتوی طلب کیا گیا - مفتی نے یہ فتوی دیا کہ بموجب احکام شرعی شفع کا دعوی بعد بیع قایم ہوتا ہے - درصورت رہن کے نہین ہوتا - اسلیے انعقاد رہن پر یہ دعوی شرعاً درست نہین اگر شرط مندرجہ بیعنامہ حذف بھی نہ کیے جاوین تو بھی بوجہ عقد رہن اسوقت عقد بیع شرعاً قرار نہین پاسکتا بلکہ وقت درخواست قبض مال الامی قرار پائیگا اسوقت یہ دعوی ہوسکتا ہے اور شفع کیلیے طلب مواثبت وطلب استشہاد ضروری نہین بغیر ان ہر دو طلب کے بعد بیع کے بھی شفع باطل ہوتا ہے - بعد استفتا واندراج نظایر اجلاس جملہ ممبران سے عذرات مدعی اپیلانٹ ناقابل التفات تصور کیے جاکر تجویز محکمہ اپیل درست قرار دیگئی اور ہدایت مجریہ سابقہ منسوخ تصور کیگئی -

نالشات سگائی وشادی

ہدایت نمبری ۱۹۶ مجریہ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۸۵ء

جب کسی قوم مین سوائے قوم راجپوت بارہ کوٹری کے کسی لڑکا لڑکی کی سگائی مقرر ہوجاوے تو اوسکے تقرر کے وقت فریقین کو واجب ولازم ہوگا کہ لڑکے والا لڑکی والے سے ایک نوشت اس مضمون کی لکھا لیوے کہ - فلان دختر کی سگائی جسکے مان باپ کا یہ نام ونشان ہے فلان پسر سے جسکے مان باپ کا یہ نام ونشان ہے مقرر کیگئی

اور اگر کوئی شرط باہم قرار پائی ہو تو اوسکا ذکر بھی تحریر کیا جاوے کہ فلان شرط قرار پائی ہے اور اوس نوشت پر دستخط اوسکے کہ جسکی طرف سے سند لکھی گئی ہو اور پہچان برادری کی اور کاتب نوشت کے کرائے جاوین۔ اسیطرح لڑکی والا لڑکے والے سے لکھا لیوے چونکہ سادہ کاغذ پر ایسی نوشت کے تحریر ہونے سے احتمال پیدا ہونے عذرات کا ہے۔ لہذا ۲ر کے کاغذ اسٹامپ پر سند مذکور تحریر ہوا کرے۔ جب کبھی کوئی مقدمہ سگائی کے تنازعہ کا عدالت مین پیش ہوگا اور کوئی فریق ایسی سند پیش کریگا اور کوئی خاص وجہ بھی نہو گی تو ایسی سند مذکورہ تقرر سگائی کی شہادتِ کامل متصور ہوگی۔

ہدایت نمبری ۲۰ مجریہ ۷ر ستمبر ۱۸۸۵ء

جو مقدمات واسطے استقرار حقِ سگائی دایر ہوتے ہین اون مین بشرط ثبوت سگائی اور ہونے فریقین کے از قوم ہنود ڈگری بحق مدعی صادر کیجاتی ہے لیکن ایسی ڈگری کے صدور سے اس بات کا فیصلہ عدالت کر دیتی ہے کہ فی الحقیقت سگائی ہو گئی تھی اور اب دوسری جگہ سگائی کا کیا جانا جایز نہین ہے۔ ڈگریدار ایسی ڈگری کی روسے بذریعہ عدالت باجرائے ڈگری مذکور درخواست کرائیجانے شادی کی نہین کر سکتا بلکہ محتاج دوسری نالش شادی کرادیے جانیکا ہوتا ہے اور جب ایسی ڈگری سگائی کی ہو جاتی ہین تو مدعا علیہ خودبخود بتعمیل ڈگری مذکور عموماً شادی کر دیتے ہین اور نوبت ارجاع نالش کی بہت کم پہونچتی ہے اور بصورت ہونے فریقین از قوم اہل اسلام بوجہہ اسکے کہ بموجب شرع محمدی بغیر نکاح کے سگائی کوئی چیز نہین ہے ایسا دعوی سماعت نہین کیا جاتا۔ اور جو لوگ کہ عدالت مین اس امر کے نالشی ہوتے ہین کہ سگائی ہو گئی تھی لیکن مدعا علیہ شادی نہین کر دیتا یا کہ دوسری جگہ شادی کرنیکا ارادہ رکھتا ہے تو ایسی صورت مین بشرط ثبوت سگائی مدعی کے حق مین ڈگری اس بات کی دیجاتی ہے کہ مدعا علیہ بموجب سگائی کے شادی کر دے۔ چنانچہ جب ایسی ڈگری صادر ہو جاتی ہے تو فریقین خودبخود اسکی تعمیل کرتے ہین۔ اگر فریقین ایسی قوم سے ہون کہ جنکے یہان

رواج ناتہ کا ہے اور مدعا علیہ شادی کرلیوے باوجود تقرر سگائی انحراف کرکے دوسری جگہ
شادی کردے تو بشرط ثبوت باوجود ہوجانے شادی دوسری جگہ کے ڈگری بحق مدعی
دیجاتی ہے اور درصورتیکہ فریقین ایسی قوم سے ہون کہ جنمین رواج ناتہ کا نہین ہے اور
مدعاعلیہ باوجود ہوجانے سگائی کے پھر بھی دوسری جگہ شادی کردیوے تو گو ایسی شادی
علانیہ بھی نہ ہو تاہم پھر مدعی کو اوسکی مانگ نہین دلائیجاتی اِلّا بصیغہ فوجداری سے
ملزمان کو سزا ملتی ہے اور مدعی کو بابت ہرجانہ نالش عدالت دیوانی مین کرنیکا اختیار ہے

تجویزیہ ۱۷- اپریل ۱۸۹۶ع — دعوی امتناعی شادی ثانی کے مقدمہ مین نہ رواج اجازت دیسکتا ہے
اور نہ ممانعت کرسکتا ہے- یہ معاملہ قوم اور پنچان ذات و اہل برادری سے متعلق ہے مدعیہ کو
عدالت ڈگری نہین دیسکتی-

ہدایت نمبری ۸ تجویزیہ ۲- فروری ۱۸۹۳ع — دعوی کرادیجانے شادی کا بموجب ضابطہ کے قابل سماعت نہین ہے-
کیونکہ درصورت ڈگری کیئے جانیکے عدالت سے اوسکا اجرا کرایا جانا
ایک امر دشوار اور ناممکن ہے-

تجویزیہ ۲۰- فروری ۱۸۹۶ع — دعوی امتناعی شادی تو خارج ہوگا مگر باثبات رنجش باہمی مدعیہ اپنے
شوہر کی نگرانی مین یا اپنے والدین کے گھر رکھی جاسکتی ہے اور اوسکے نان ونفقہ کیلئے
بطور بحث مدعاعلیہ سے مقرر کرایا جاسکتا ہے کہ وہ بنا بر دینے مدعیہ کے عدالت مین پیش
کردیا کرے-

تجویزیہ ۸- دسمبر ۱۸۹۳ع — مقدمات سگائی مین جب ضمانت لیجاوے تو حاکم اپنے حکم مین اس بات
کی تشریح کردے کہ کس قسم کی کس کس بات کیواسطے کس فریق کو ضمانت داخل کرنی ہے- اور
بصورت عدم ایفائے شرائط کے اوسکا تاوان بھی تعداد زر درج کرنا واجب ہے- اور جب
ضمانت نامہ مرتب ہوکر پیش ہو تب حاکم اچھیطرح بمقابلہ اپنے حکم کے پڑتال کرلیوے کہ آیا
اوسکے موافق ٹھیک لکھا گیا ہے یا کوئی امر کم وبیش ہوگیا ہے- تیسرے ضمانت نامہ مین

یہ بھی اقرار ہونا چاہیے کہ ضامن کس عرصہ تک ذمہ وار شرائط مندرجۂ ضمانت کا ہے۔ اور ضمانت نامہ مین تعداد عرصہ یہ درج ہونی چاہیے کہ تا ناطق ہونے فیصلہ کے ذمہ وار ہوگا چوتھے زرتاوان مندرجۂ حکم درج ضمانت نامہ ہوجانا چاہیے۔ اور یہ شرط بھی درج ہونا چاہیے کہ اگر ضامن کی سازش سے خلاف ورزی شرائط ضمانت کی ثابت ہوگی تو علاوہ تاوان مندرج ضمانت کے وہ مجرم عدول حکمی جدا گانہ سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔ پانچوین بروقت لیے جانے ضمانت کے فریقین کی حیثیت پر لحاظ ہوکر تجویز تاوان کی کرنی چاہیے۔ چھٹے جو شرائط متعلق مقدمہ ضامن کے ساتھ کیجانی عدالت کے نزدیک مناسب ہون وہ سب بشرح اور صاف طور پر درج کرنا چاہیے۔

تحریریہ ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۱ء

مقدمات سرگانی مین جب متنازعہ دختر کی ضمانت بابت نکرنے شادی کے ہوجاوے تو تاریخ پیشی مقررہ سے ضامن کو بھی اطلاع دیجایا کرے۔

سارٹیفکٹ وراثت وسارٹیفکٹ گودنشینی

ہدایت نمبری ۸۰ محبریہ ۲۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء

جو کہ اکثر اشخاص بحصول سارٹیفکٹ عدالت بربنائے تبنیت درخواست فیصلہ مانگی کرکے نقل وثیقہ محصلہ عدالت دیوانی محکمہ بالادست مین پیش کرتے مین بمعائنہ اونکے بہت سے وثیقون مین حال درج نہین ہوتا کہ گود بیٹھنے والا متوفی کا کون ہوتا ہے اور کسقدر عرصہ مین اوسکو سارٹیفکٹ ملا اور متوفی نے اپنی حیات مین گود لیا یا اوسکی زوجہ نے بعد وفات شوہر کے۔ پس شجرہ مفصل درج ہوتا رہنا چاہیے کہ بروقت معائنہ وثیقہ جات مذکورہ دقت پھر دریافت کرنیکی نہ ہوا کرے۔ اور زوجۂ متوفی کی رضامندی تبنیت کے بابت پورے طور پر قابل اطمینان تحقیق ہوجایا کرے۔

ہدایت نمبری ۸۵ محبریہ ۲۲۔ اپریل ۱۸۸۹ء

قاعدہ کارروائی گودنشینی حسب ذیل ہونا چاہیے۔

اگر کوئی خاص وجہ نہ ہو تو پسر متبنٰی درخواست اثبات تبنیت کی غالباً نہین گزرنا مرگیا

اور جو رسومات تبنیت بلا عذر داری کسی عذر دار کے انصرام پاچکی ہین وہی کافی تصور کریگا بلکہ تبنیت نامہ بھی ایسی حالت مین نہین لکھا ویگا۔ عدالت مین درخواست اثبات تبنیت و حالت مین گذریگی۔

اوّل جبکہ گود گیرندہ کی نسبت پسر متبنّٰی کو کسی نہج سے شک پیدا ہوا ہو یا منجملہ ورثہ کا یان کے کوئی ایسے متبنّٰی کی تبنیت سے بظاہر یا درپردہ ناراض و عذر دار ہو۔ اگر کسی متبنّٰی نے درخواست اثبات تبنیت پیش کی تو گو کہ گود گیرندہ کی نسبت پسر متبنّٰی مذکور حال رضامندی گود نشینی اپنی کا ظاہر کرے مگر عدالت کو اسکی سماعت مین مقام تامل اور انکار کا نہین ہونا چاہیے جسطرح سے کہ داد و ستد وغیرہ کے مقدمات عدالت دیوانی مین ڈگری اقبالی ہوا کرتی ہے اویسطرح ایسے مقدمہ مین بھی اقبالی ڈگری صادر ہو جاویگی اسمین عدالت کیواسطے کوئی مقام عذر کا نہین ہے درخواست دہندہ کو اغلب فائدہ ایسی ڈگری کے حاصل کرنیسے یہ ہوگا کہ آیندہ کیلیے بعد وفات گود گیرندہ کے جو اوسکی حیات مین بظاہر اوسکے لحاظ سے عذر دار نہین ہو سکتے الا بعد اوسکی وفات کے عذر کر سکتے ہین ایسی عذر داری سے باز رہینگے اور اسکے ساتھ ہمیشہ لحاظ اس بات کا ہر ایک حکام کو رہنا چاہیے۔ کہ حصول ڈگری اثبات تبنیت سے صرف یہ بات قرار پاجاتی ہے کہ فلان شخص نے فلان شخص کو وقتی پسر متبنّٰی اپنا قرار دیا تھا۔ الّا ایسی ڈگری کے حاصل کر لینے سے پسر متبنّٰی کو یہ استحقاق پیدا نہین ہو سکتا کہ جو گود گیرندہ کو انعام اودک روزینہ وظیفہ نوکری وغیرہ راج سے مقرر تھی وہ استحقاقًا اوسکی وفات کے بعد اوس ڈگری کی ذریعہ سے حاصل کر لیوے اور جس صیغہ سے کہ گود گیرندہ کو وہ اودک انعام وغیرہ ملتا تھا وہ صیغہ ڈگری مذکور کے ہو جانے سے مجبورًا اوسکی بحالی ڈگریدار کے نام کر دے بلکہ اوسکی بحالی بموجب قواعد اوس صیغہ کے اور مرضی راج کے ہوگی۔

ہدایت نمبری ۸۵ مجریہ ۱۵۔ بہمن سنہ ۱۲۸۹	عدالت دیوانی کو اختیار عطائے سارٹیفکٹ وراثت کا ہے کسی آسامی یعنی زمرت بلا کیلیے عطائے سرٹیفکٹ کا اختیار نہین۔ کیونکہ آسامی کا دیا جانا یا نہ دیا جانا موقوف بحکم

اختیار ہے جہان سے اُسکا تعلق ہو۔

ہدایت نمبری ۵۵ محریہ ۲۷ - اپریل ۱۸۹۱ء	مختاران عدالت نے بموجب استصواب منصفی بوساطت سرداران اپیل لکھا کہ ایک نابالغ کا مکان اوسکا ولی رہن کرکے خط چٹھی کی درخواست کرتا ہے۔

اسمین منصفی کی رائے ہے کہ ولی اوّل سرٹیفکٹ ولایت کا حاصل کرے۔ اگر عدالت کو معلوم ہو کہ سایل مجاز ولایت نابالغ کا ہے۔ اور نیک نیتی سے نابالغ کی جائداد کو منتقل کرتا ہے تو اوسکو سرٹیفکٹ دیا جاوے۔

بران تجویز ہوئی کہ ولی کی بدنیتی اور نیک نیتی کی تحقیقات اور تفتیش ہوکر عدالت سے یہ بات قرار دیجانی مناسب نہین کہ یہ ولی نیک نیت ہے یا بدنیت کیونکہ اسمین تمام ذمہ واری عدالت کی ہوجاویگی اگر عدالت سے سرٹیفکٹ دیا گیا کہ یہ ولی نیک نیتی سے کارروائی کریگا تو ممکن ہے کہ نابالغ بالغ ہونے پر اپنی تلف جائداد اور ثبوت بدنیتی ولی کی بابت نالش کرے۔ صرف دو تین آدمیونکے تنازع پر کہ جو کسی ولایت کے خواستگار ہون عدالت صرف یہ فیصلہ دیسکتی ہے کہ کون شخص استحقاق ولایت کا بمقابلہ دیگران فایق رکھتا ہے۔ عدالت کا ایسا فیصلہ صادر کرنا واجب نہین ہے کہ آیا ولی نیک نیتی سے کسی جائداد کو منتقل کرنا چاہتا ہے یا بدنیتی سے اور پھر اسکی تحقیقات کی بعد اجازت انتقال کی دیوے۔

ہدایت نمبری ۱۲۸ - محریہ ۵ - اکتوبر ۱۸۹۱ء	تعظیمی سرداران کی گودنشینی کی تحقیقات و تجویز بمرضی بندگانعالی متعالی مری جی دام اقبالہ ہے اسکی تجویز و تحقیقات کونسل مین ہوتی ہے۔

محریہ ۳۰ - جولائی ۱۸۹۲ء	جب ایک مرتبہ مدعی نے رسوم سرکاری پوری ادا کردی تو پھر اوسکو حصول سرٹیفکٹ

تبنیت کا محتاج قرار دینا نادرست ہے بلکہ اوسی مقدمہ مین تکمیل تحقیقات تبنیت کیجا کر تجویز کیا جانا مناسب ہے [۱]۔

ہدایت نمبری ۱۰۱ محریہ ۸ - فروری ۱۸۹۳ء	مقدمات سرٹیفکٹ و عذرداری ہائے متعلقہ مین مجلسہ واحد مقدمات کا

[۱] یہ مطلب ہے کہ مقدمات نمبری مین اگر مدعی کی تبنیت یا اوسکے حقدار وراثت ہونیکے متعلق بحث پیش آوے تو اوسی مقدمہ مین تحقیقات ہوسکتی ہے مدعی کو حصول سرٹیفکٹ کا محتاج قرار نہ دیا جاوے۔ من مولف

حوالہ دیگر ایک تجویز ہونی چاہیے اور اوسکی نقل ہر ایک مسل مین شامل کیجاوے کہ سب مقدمات کی تجویز وہی ایک سمجھی جاوے تاکہ بروقت مرافعہ اوس تجویز کے تغیر و تبدل مین محکمہ ماتحت کی تجویز کا اثر وہی رہے کہ جو محکمہ بالا مین صادر کیا گیا ہے۔

ہدایت نمبری ۹ - مجریہ ۲۰ - ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

حصول سرٹیفکٹ عدالت سے ہی حاصل کنندہ سرٹیفکٹ مستحق اسامی متوفی کا ہہین ہوسکتا۔ اگر درخواست کنندہ سرٹیفکٹ بعد حصول سرٹیفکٹ اپنی نالایقی وغیرہ کے سبب سے آسامی یا یافتنی کے پانیسے محروم رکھا جاوے تب ایسی صورت مین اسکو اختیار ہوگا کہ حکم ناطق شدہ اپنی محرومی کی نقل حاصل کرکے بذریعہ عرضی معمولی اوس محکمہ مین پیش کرے جہان سے حکم عطائے سرٹیفکٹ صادر ہوا تھا۔ اور عرضی مذکور مین درخواست واپسی اوسیقدر زرِ رسوم کی کہ جو بابت جائداد متوفی جو راج سے ملی تھی خواہ زرعی ہو خواہ نقدی ہو اوسکو ادا کرنی پڑی اور اوسکے پانے سے محروم رہا ہے پیش کرے اوسپر حاکم محکمہ مسل کو دیکھکر اور جانچ پڑتال کرکے بتوسط محکمہ اپیل درخوست واپسی اوسقدر روپیہ کی کریگا اور محکمہ عالیہ مین اوسپر غور ہوکر بشرط منظوری مددین سے دلانیکا حکم صادر کیا جائیگا اور باستثنائے ٹھکانجات تعظیمی و بیشتر خواص چیلہ ہائے اور ایسے ٹھکانجات کے کہ جنکے یہان پہلے سواری سری جی کا پدھارنا پایا جاوے اور سب لوگ سرٹیفکٹ حاصل کرین۔

ہدایت نمبری ۳ سمبت ۱۹۶۱ مجریہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

وارثان ٹھکانہ داران یا بندگان بحث کو ہدایت کیجاوے کہ پسر متبنیٰ بعد حصول سرٹیفکٹ تبنیت اپنے نام کا داخل خارج کرا سکتا ہے۔

ہدایت نمبری ۱۰ سمبت ۱۹۶۱ مجریہ ۸ - دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

اگر گود گیرندہ بحالت حیات خود اپنے متبنیٰ کیلیے سرٹیفکٹ تبنیت ملجانیکی درخواست کرے تو باضابطہ سماعت کیجاوے۔

ہدایت نمبری ۱۱ سمبت ۱۹۶۱ مجریہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء

سادھو شامی نیماوت جب اپنے گرو کی جگہ راج سے مقرر ہوجاوے تو سرٹیفکٹ حاصل کرے۔

نند کشور چیلہ جیونداس شامی نیماوت نے مسماۃ ...گی زوجہ ... کوٹھہ کا دعوی دایر صیغہ کیا منصف نے سایل کو ہدایت کی کہ سرٹیفکٹ پیش کرے سایل نے محکمہ عالیہ مین عرضی پیش کرکے ظاہر کیا کہ میری گرو کی جگہ بخشیخانہ مین میرا چہرہ ہوگیا مین کام دے رہا ہون اور ہماری جماعت مین سرٹیفکٹ کا دستور نہین ہے بخشیخانہ سے اوسکے بیان کی تصدیق ہوگئی۔ اور یون بھی دیکھا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ جب راج نے سایل کو اوسکے گرو کی جگہ مقرر کردیا تو اب اوس کو سرٹیفکٹ پیش کرنیکی کیا ضرورت ہے۔ بران سر مسل نقل کیفیت بخشیخانہ نوح صیغہ کو لکھا گیا کہ اسپر غور کرکے حکم مناسب دیا جاوے فقط - مس مؤلف

مجبور کرنیکی ضرورت نہین -

| مجریۂ ۱۶ - دسمبر ۱۹۰۶ء | مقدمات سرٹیفکٹ وراثت مین جو یہ عملدرآمد ہے کہ جن مقدمات سرٹیفکٹ مین کوئی فریق ثانی نہین ہوتا اونمین بعد اجرائے اشتہار کارروائی ہوتی ہے اور جن مقدمات مین درخواست دہندہ کسی فریق قابض جائداد متوفی کے مقابلہ مین درخواست پیش کرتا ہے اونمین اشتہار جاری نہین ہوتے - اسلیے یہ امر قابل اصلاح قرار پایا - اگر مدعا علیہ ساز کرکے اجرائے اشتہار کی کارروائی کو روکدے تو عذرداری کو موقع نہین ملسکتا - پس مقدمات سرٹیفکٹ مین بلا قید اس بات کے کہ کوئی فریق ثانی ہے یا نہین بالعموم درخواست دہندہ کی درخواست سرٹیفکٹ پیش ہونے پر اشتہار[1] جاری کیا جایا کرے کہ جس کسیکو عذر ہوگا وہ عذر کرسکیگا اور دو شخص کی باہمی ساز کا احتمال بھی نہین رہیگا - |

| ہدایت نمبری ۵ - ۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء
مجریۂ ۹ - جنوری ۱۹۱۰ء | جب مقدمہ تنسیخ سرٹیفکٹ کا دایر ہو تو اوسمین مثل سرٹیفکٹ کارروائی اخذ رسوم باخذ ایک روپیہ فیصدی کرین - |

| مجریۂ ۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۱ء | جب کسی شخص کا مال بصیغۂ لاوارثی محکمۂ فوجداری مین ضبط ہوجاوے اور اوسی متوفی کے سرٹیفکٹ کی کسیکی جانب سے درخواست عدالت مین پیش ہوجاوے تو ایسے مقدمات مین وکیل سرکار کو فریق بنایا جانا مناسب ہے - |

| ہدایت نمبری ۹ - ۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء
مجریۂ ۷ - مئی ۱۹۱۲ء | جب درخواست سرٹیفکٹ مین تصفیہ جائداد کا نہین ہوتا اور نہ تحقیقات عذرداری ہوتی ہے تو عذرداری کا کچھ اثر نہین لیا جانا چاہیے - |

| ہدایت نمبری ۲۸ مجریۂ ۲۰ مئی ۱۹۰۳ء و
ہدایت نمبری ۲۲ مجریۂ ۱۶ مارچ ۱۹۱۳ء | چیلہ خواصونکی گودنشینی کے مقدمات عدالت مین نہ سماعت کیے جایا کرین - ان لوگونکو واجب ہے کہ اپنے افسر پیڑہ کی معرفت صیغۂ کلکٹری مین درخواست کیا کرین - |

[1] درخواست سرٹیفکٹ پیش ہونے پر عذرداران کی آگاہی کیلیے اشتہار میعادی دو ہفتہ میعاد کا ہمیشہ جاری کیا جانیکا عملدرآمد ہے - من مولف

نالشات بربنائے ڈگریات علاقۂ انگریزی وغیرہ

مسل مقدمہ نمبری ۲۶۵ - محررہ ۵ - مارچ ۱۸۶۸ء صیغہ عدالتین بعنوان جانکی پرسن گماشتہ دوکان بالکرام بیوپاری شاہجہان پور مدعی بنام فتح لال بزاز سکنہ جوپور مدعاعلیہ دعوے التماسیہ کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ ڈگریات عدالت ہائے انگریزی کی کارروائی کی بابت مختاران عدالت دیوانی نے محکمۂ عالیہ مین درخواست کی کہ اگر عدالت سرکار انگریزی سے کوئی ڈگری حاصل کرے اور اوس ڈگری کے ذریعہ سے بعد ادخال فیس کے مدعی عدالت راج مین دعویدار ہو تو بعد تحقیقات کے جو از روئے تحقیقات کے ثابت ہو عدالت کو تجویز کرنا لازم آویگا یا ڈگری عدالت سرکار انگریزی کے موافق اجرا کرانا پڑیگا -

محکمۂ عالیہ مین کاغذات صیغۂ علاقۂ غیر سے برآمد کرائے گئے تو یہ معلوم ہوا کہ ۱۶ - اپریل ۱۸۶۹ء کو ایک شخص سٹیک کوئس نے عدالت خفیفہ کلکتہ کی ایک ڈگری اجرا کیلیے محکمۂ عالیہ مین پیش کی اوسپر ۱۱ - مئی ۱۸۶۹ء کو حکم ہوا کہ علاقۂ غیر کی ڈگریونکے جاری ہونیکا یہان دستور نہین ہے بعدہٗ ۲۰ - ستمبر ۱۸۶۹ء کو دادوستد علاقۂ غیر کی سماعت عدالتہائے راج مین جایز قرار دیگئی اجلاس سے صیغۂ عدالتین کی رائے پر غور ہونیکے بعد یہ امر قرار پایا کہ علاقۂ غیر کے ڈگریدار کو نالش نمبری عدالت راج مین دایر کرنی چاہیئے ڈگری علاقۂ غیر کی راج مین جاری نہین ہوسکتی

ہدایت نمبری ۱۳۱ - مجریہ ۲۰ - مارچ ۱۸۹۰ء

عدالت منصفی ڈبروگڈھ ضلع لکھیم پور سے ایک ڈگری بنا بر وصول کرانے زر ڈگریدار کے بالا بالا بلا وساطت محکمۂ رزیڈنسی محکمۂ منصفے راج مین بذریعۂ لفافہ رجسٹری شدہ کے آکر محکمۂ منصفی راج سے بنا بر صدور حکم مناسب محکمۂ عالیہ صیغۂ علاقۂ غیر مین آئی اور محکمۂ عالیہ صیغۂ علاقۂ غیر سے وہ کاغذات چونکہ بلا وساطت رزیڈنسی آئے تھے رزیڈنسی مین واسطے واپس کردینے کے بھیجدیئے گئے - بجواب اوسکے نقل محکمۂ رزیڈنسی اس مضمون سے آئی کہ اصل کاغذات صاحب صدر منصف ڈبروگڈھ کی پاس

واپس بھیجکر لکھا گیا کہ بغیر وساطت محکمہٗ رزیڈنسی عدالت صاحب موصوف سے براہ راست
کاغذات راج جےپور مین بھیجا جانا غیر مناسب اور خلاف قاعدہ ہے۔ علاوہ اسکے ڈگریات
مصدورہٗ عدالت سرکار انگریزی کا اجرا ریاستہائے ہندوستانی و نیز ریاست جےپور مین نہین
ہوتا۔ ڈگریداران عدالت انگریزی مدیونان باشندہٗ علاقہ ریاستہائے ہندوستانی کی
بند ڈگری کا روپیہ ریاستہائے ہندوستانی کی عدالت مجاز مین نالش کرنیسے بشرط ثبوت
حاصل کر سکتے ہین۔

مجریہ ۴۔ فروری ۱۹۰۲ء

بتاریخ ۱۸۔ جنوری ۱۹۰۲ء کو سرداران اپیل نے بمقدمہٗ کشن لال نبیرہ
سیٹھ کنول نین ہمیر سنگھ جی سکنہ جےپور مدعی اپیلانٹ بنام جمنالال بالابخش وارث دوکان
پنالال جمنالال سکنہ بجنور مدعا علیہ رسپاڈنٹ دعوی [illegible] محکمہٗ عالیہ سے استصواب کیا
کہ مدعی مقدمہٗ ہذا نے بذریعہٗ ڈگری عدالت انگریزی یہان ڈگری چاہی ہے چنانچہ عدالت
ماتحت سے ڈگری تو صادر کر دیگئی مگر عدالت سے عدالت انگریزی کی ڈگری مین جو سود
آیندہ جاری رہنے کی شرط ہے وہ منسوخ کر دیگئی مدعی یہان مرافعہ کرتا ہے۔ عذر
یہ ہے کہ ایک جزو کو منظور ایک کو نامنظور کیا جاتا ہے یہ بیجا لحاظ ہے۔ ہمارے نزدیک
اس بارہ مین محکمہٗ عالیہ سے حکم ہونا چاہیے کہ ایسی حالت مین کہ جب کوئی شخص عدالت
انگریزی کے ذریعہ سے ڈگری حاصل کرے اور اوس ڈگری عدالت انگریزی پر سود آیندہ کی
بھی درج ہو تو ایسی حالت مین سود آیندہ دلایا جانا واجب ہوگا یا نہین۔ کیونکہ اگر سود کو آیندہ
جاری نہ رکھا جاوے تو خلاف ڈگری عدالت انگریزی ہوتا ہے اور اگر جاری رکھا جاوے
تو یہان کے عملدرآمد کے خلاف ہوتا ہے صاف حکم آنا چاہیے۔ اوسکے جواب مین تاریخ
۴۔ فروری ۱۹۰۲ء کو محکمہٗ عالیہ سے سرداران اپیل کو لکھا گیا کہ ڈگری عدالت انگریزی
ایک منشائے دعوی ہے اور چونکہ یہان کے عمل کے موافق سود ڈگری پر نہین دلایا
جاتا تا پس عملدرآمد کے موافق تجویز کیجاوے۔

سماعت نالش مُدعیان مفلس

ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲۴ - جنوری سنہ ۱۸۸۴ء دستور العمل منظور شدہ از ۱۲۹ تا ۱۳۳

واسطے سماعت نالش ہائے مفلسانہ کے قواعد مفصلۂ ذیل مناسب ہین درخوست اجازت نالش مفلسی آٹھ آنہ کے کاغذ اسٹامپ پر اوسی عدالت مین پیش کیجاوے کہ جسکی سماعت کے قابل اصل دعوی نمبری ہو - عرضی مذکور مین درخوست دہندہ درج کریگا کہ مین فلان شخص یا اشخاص پر اسقدر تعداد کی نالش دایر کرنا چاہتا ہون اور اوسکا زر رسوم عدالت اسقدر ہوتا ہے جسکے ادا کرنیکی ان وجوہات سے استطاعت نہین رکھتا ارجاع نالش مفلسی کی اجازت ہوجاوے - اور سوال مذکور کے ساتھ اوسکی ایک نقل بھی مدعی کو گذرانی ہوگی - اور جب ایسی درخوست گذرے تو ایک تاریخ پیشی معتر رکرکے سوال کی نقل بذریعہ سمن اون اشخاص کے پاس کہ جن پر نالش کرنا مدعی چاہتا ہے بھیجی جاویگی کہ وہ تاریخ معینہ پر حاضر ہوکر جوابدہی کرین -

اگر وقت گذرنے ایسی درخوست کے ہی عدالت کے نزدیک بنائے دعوی مدعی سے ظاہرا بلا تحقیقات کے بادی النظر مین معلوم ہو کہ دعوے کی کچھ وقعت نہین ہے تو عدالت درخواست مفلسی کو داخل دفتر کردے - [۵۰]

تاریخ معینہ پر حاکم عدالت مدعا علیہ کا بیان تحریر کریگا - اگر مدعا علیہ کو مدعی عدم استطاعت ادائی زر رسوم عدالت مین کچھ عذر نہ ہوگا تو مفلسی منظور کیجاویگی اور دردصورتیکہ وہ عذر کریگا کہ مدعی اس مقدمہ کی رسوم کی ادا کی فلان فلان وجوہ سے استطاعت رکھتا ہے مفلس نہین ہے تب مدعا علیہ سے اوسکا ثبوت اور مدعی سے اوسکی تردید لیجاویگی اور اگر ثبوت حاضر نہین ہے تو مقدمہ دوسری تاریخ پر ثبوت و تردید کیلیے ملتوی کیا جاویگا جب دوسری تاریخ پیشی پر ثبوت از جانب مدعا علیہ اور تردید از جانب مدعی گذر جاوے تب حاکم عدالت کی رائے مین جو مقتضائے انصاف ہو اوسکے موافق حکم اخیر صادر کریگا

[۵۰] از دستور العمل ۱۴

اگر درخواست منظور ہو جاوے تو سایل تین ماہ کے اندر بذریعہ اپنے نقل حکم منظوری مفلسی کی نالش نمبری اوسی عدالت مین رجوع کریگا کہ جہان سے اجازت ارجاع نالش مفلسی کی ہوئی تھی۔ اور نقل حکم مذکور بیان دعوی کے ساتھ جو سادہ کاغذ پر ہوگا منسلک کیا جاویگا اور تکملہ مقدمہ کا مثل معمولی مقدمہ کے عمل مین آویگا[۵۱]۔ اگر تین مہینے سے زیادہ عرصہ گذر جاوے تو

مدعی کو دوبارہ درخواست واسطے منظوری مفلسی کے گذرانیی ہوگی۔

اگر نمبری دعوی مدعی کا ڈگری ہو گیا اور خرچہ ذمہ مدعا علیہ عاید کیا گیا تب بعد ڈگری بذریعہ مختصر روبکار جداگانہ مقدمہ واسطے وصول زر خرچہ از مدعا علیہ دایر کیا جاویگا اور جب خرچہ وصول ہو جاوے تب اوسکا کاغذ اسٹامپ خرید کرا کر اوسپر مقدمہ کا پتہ تحریر ہو کر بعد دستخط حاکم عدالت شامل اصل مسل نمبری کیا جاویگا۔

درخواست ہائے مفلسی کا ایک رجسٹر جداگانہ منصفے و عدالت مین رہنا چاہیے۔ تاکہ جو شخص کوئی درخواست مفلسی کی پیش کرے وہ اوس رجسٹر مین درج ہوا کرے اور بعد وصول زر خرچہ اس رجسٹر مین بخانہ کیفیت ذکر وصول خرچہ اور خرید کاغذ اسٹامپ لکھا جاویگا تاکہ اس طریقہ سے کوئی مقدمہ وصول زر خرچہ سے جو واجب الطلب ہو باقی نہ رہجاوے۔

اور سایل کو درخواست منظوری افلاس کی ذیل مین فہرست بھی اپنی جائداد کی لکھنی چاہیے اور یہ بھی لکھنا چاہیے کہ سوائے اسکے اور کوئی جائداد میرے پاس قابل ادائے رسوم نالش کے نہین ہے اور اوسپر سایل کا حلف لیا جاوے۔ اگر اخیر مین مخفی کرنا جائداد کا بغرض اتلاف ہذیہ رسوم ثابت ہوگا تو وہ قابل سزائے حلف دروغی متصور ہوگا[۵۲]۔

مجریہ ۲۲۔ جون ۱۸۸۸ء | مقدمہ درخواست مفلسی مین بموجب روئداد کے تجویز کیجاوے اور اگر مفلسی منظور کیجاوے تو اوس مرافعہ پر بموجب روئداد کے حکم صادر کیا جاوے اور اگر مفلسی نامنظور کیجاوے تو بشرط داخل کرنے رسوم کے مرافعہ سماعت کیا جاوے اور مسل مفلسی کی جداگانہ مرتب

[۵۱] بموجب ہدایت نمبری ۲۶۴ سمبت ۱۹۵۶ مجریہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء یہ فقرہ منسوخ ہوا۔ من مؤلف

[۵۲] بذریعہ ہدایت نمبری ۱۲۶ ۱۸۹۰ء و نیز ہدایت نمبری ۵ دسمبر ۱۸۸۲ء جو مفلس سے اخذ ضمانت کی بابت تھا منسوخ ہو گیا۔ من مؤلف

ہونی چاہیے اور مرافعہ بعد منظوری مفلسی پیش ہونا چاہیے اور عرصہ منظوری درخواست مفلسی کا میعاد مرافعہ مین محسوب ہونا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱۵۶ مجریہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۸۵ء و دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۳۵

جن مدعیان کا دعوی صیغۂ مفلسی مین بعدم ثبوت خارج ہو جاوے تو مدعیان سے مواخذہ رسوم کا ہنین ہونا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۵۷ مجریہ ۸ اکتوبر ۱۸۸۱ء و دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۱۳۶

درباب وصول خرچۂ مقدمات مفلسی بسلسلہ ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۴ء مفصلۂ ذیل ہدایت کا جاری ہونا مناسب ہے۔

(۱) جو خرچہ کہ ابتدائی مقدمہ کا مدعا علیہ سے قابل وصول ہوگا وہ خرچہ بقدر ڈگری عدالت ابتدائی مین مدعا علیہ سے بعد صدور ڈگری بلا توقف فرید وصول کیا جاوے اس طور پر کہ جب خرچہ واجب الوصول ہو مدعا علیہ کو صرف ایک ہفتہ کی میعاد بذریعۂ اطلاعنامہ تحریری دیجاوے اگر اوسکے اندر روپیہ داخل نہ کرے تو بعد اوسکے انقضا کے تاریخ معینہ پر حکم قرقی جائداد غیر منقولہ کا جاری ہو کر کارروائی ضابطہ قرقی و نیلام وغیرہ کی عمل مین آوے اور اسطرح پر خرچہ وصول کیا جاوے یا اگر مدعا علیہ ملازم ہو اور قرقی اوسکے سوم حصۂ تنخواہ کی مناسب ہو تو ویسی تجویز کیجاوے۔

(۲) اگر مقدمہ محکمۂ ابتدائی مین خارج ہو کر محکمۂ مرافعہ سے دعوی مدعی کی ڈگری ہو تو خرچہ محکمۂ مرافعہ کا محکمۂ مرافعہ مین حسب تشریح بالا و بپابندی ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۴ء وصول کیا جاوے یا وصول خرچہ کیلیے ماتحت کو لکھا جاوے مگر بہرحال اوسکے وصول کا ذمہ ہی محکمۂ مرافعہ کا ہوگا۔

(۳) اگر محکمۂ ابتدائی سے جسقدر روپیہ کی ڈگری بحق مدعی ہوئی تھی اور ہنگام مرافعہ محکمۂ مرافعہ سے تعداد ڈگری کی اوس سے کم و بیش ہو گئی تو بہرحال ہنگام وصول خرچہ بصورت کمی ڈگری مدعا علیہ عذر کریگا اور محکمۂ مرافعہ سے اطلاع ترمیم ڈگری کی وصول ہو ویگی تو عدالت ابتدائی کو واجب ہوگا کہ اوس صورت مین بقدر اوسقدر ڈگری کے کہ جو محکمۂ مرافعہ مین قایم رہے وصول کر لے۔

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۱۴- جولائی ۱۸۵۹ء	اگر کوئی شخص درخواست استجازت ارجاع نالش یا مرافعہ بصیغہ مفلسی کے محکمہ ماتحت مین یا محکمہ اپیل مین گذرانے تو بموجب ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲۴- جنوری ۱۸۸۴ء آٹھ آنہ کے کاغذ اسٹامپ پر گذریگی- اور جب ایسے سایل کی درخواست مذکورہ محکمہ ماتحت مین نامنظور ہو تو اوسکا مرافعہ بھی محکمہ بالادست مین ۸ر کے کاغذ پر پیش ہوگا-

اگر کسی شخص کو اجازت واسطے ارجاع نالش مفلسی کے دیجاوے اور اوسکے بموجب مفلس مذکور بصیغہ مفلسی نالش دایر کرے لیکن انجام کار بعدم ثبوت خارج ہو جاوے تو ایسی تجویز مذکور کا مرافعہ از جانب مفلس مذکور بموجب ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲۴- جنوری ۱۸۸۴ء کے مثل ابتدائی نالش کی سادہ کاغذ پر گذرنا چاہیے -

ہدایت نمبری ۱۳۶ مجریہ ۱۶- اکتوبر ۱۸۹۰ء	مدعیان مفلس سے حاضر ضمانت لیجانیکی ضرورت نہین ہے- آیندہ حاضر ضمانت نہ لیجایا کرے -
مجریہ ۲۳- دسمبر ۱۸۹۰ء	مقدمات منظوری مفلسی مین نقول احکام حسب منشائے قانون اسٹامپ دیجایا کرین -
ہدایت نمبری ۴ مجریہ ۲۸- جنوری ۱۸۹۱ء	عرضی نالش مفلسی کیلیے کوئی تعداد رسوم اور فیس طلبانہ مقرر نہین ہے اسلیے سادہ کاغذ پر لیجاویگی اور فیس طلبانہ بھی نہین لیجاویگی -
ہدایت نمبری ۲۱ مجریہ ۷- مارچ ۱۸۹۱ء و ۱۴- اپریل ۱۹۱۲ء	ابتدائی درخواست مفلسی پر جس محکمہ سے تجویز ہو مرافعہ اوسکا اوسی محکمہ کو بالادست محکمہ مین سماعت ہوگا اور بصورت اتفاق تجویز ماتحت وہ فیصلہ ناطق سمجھا جاویگا

اگر محکمہ اوّل سے محکمہ مرافعہ اولی کی تجویز مین اختلاف ہو تو البتہ مرافعہ ثانی کے محکمہ مین اوس کا مرافعہ ہو سکتا ہے-

ہدایت نمبری ۲۷ مجریہ ۴- اپریل ۱۸۹۱ء	ہدایت نمبری ۵۵ ۱۸۸۴ء مین یہ فقرہ درج ہے کہ درخواست استجازت مفلسی بذریعہ عرضی کاغذ اسٹامپ ۸ر کے سب سے پہلے اوس عدالت مین رجوع ہونا چاہیے کہ جسکی سماعت کے قابل اصل دعوی نمبری ہو- عرضی مذکور مین درخواست دہندہ درج کریگا کہ

فلان فلان شخص یا اشخاص پر بمقدار تعداد کی نالش دایر کرنا چاہتا ہون اوسکے دو معنی ہوسکتے ہین
(۱) ایک یہ کہ اشخاص سے مراد وہ چند شخص ہون جن پر مدعی علیحدہ علیحدہ دعوی دایر کرے اور ایک دعوے مین شریک نہ ہوسکین -
(۲) دوسرے اشخاص سے مراد وہ چند اشخاص ہون جو ایک دعوی مدعی مین شریک ہون
پہلی صورت مین اگر منظوری افلاس کی ایک ہی درخواست یکجائی پر افلاس منظور کیا گیا اور مدعی نے مختلف دعوے پیش کیے اور کوئی دعوی ڈگری ہوگیا اوسوقت حیثیت بدل جاویگی اور مدعی مفلس نہین رہیگا - اور دوسرے دعوے مین جو منظوری سابقہ کے بموجب مدعی مذکور دایر کریگا بوجہہ بدلجانے حیثیت کے افلاس کی صورت ہی مین تجویز ہونا مناسب نہ ہوگا پس معنی اولی کی استدلال پر یکجائی درخواست مفلسی کا منظور کیا جانا مناسب نہین ہر ایک دعوے کی بابت جُدا جُدا درخواست منظوری افلاس لینا چاہیے -

ہدایت نمبری ۲۴ مجریہ ۱۰ - جون ۱۸۹۱ء

مدعی مفلس کو اختیار ہے کہ ہر ایک مقدمہ مین علیحدہ علیحدہ درخواست سماعت نالش کی بصیغہ مفلسی گذرانے خواہ ایک دن ہی سب مقدمونکی درخواست علیحدہ علیحدہ کرے یا بعض کی نہ کرے عدالت سے اس امر پر مجبور نہ کیا جاوے کہ وہ اپنے دعوٗون مین سے بعض دعوے کو دایر کر کے اور ڈگری حاصل کر کے اپنی حیثیت ادائے رسوم کی حاصل کر کے نالش کرے -
ہان یہ امر ضروری ہے کہ ہر ایک درخواست کی بابت مدعا علیہ کو اطلاع دیجاوے اور مفلسی کی کارروائی حسب ضابطہ جاری کیجاوے - اگر اس عرصہ مین مدعی کسی مقدمہ مین ڈگری پاکر ذیحیثیت ہوجاوے اور دوسرے مقدمہ مین مدعا علیہ عذر اوسکے ذیحیثیت ہونیکا کرے تو اوسوقت یہ صورت بدلجاویگی مدعی مفلس قرار نہ پاویگا -

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۲۷ - اکتوبر ۱۸۹۱ء

جس دعوے کی سماعت مین کوئی امر قانونی مانع ہو جیسے حد سماعت کا عارض ہونا یا احاطہ عدالت سے اس دعوے کا تعلق نہ ہونا وغیرہ وغیرہ تو ایسے

دعوے کیلیے جو جو درخواست منظوری مفلسی کی پیش ہون اونکے پیش ہونے پر امور مالیہ قانونی کی بابت ضرور مجوز کو خیال کرنا چاہیے اور جب اصلی دعوی قابل سماعت معلوم نہ ہو تو مفلسی کی تحقیقات فضول ہے درخواست مفلسی نامنظور کرنا چاہیے[۵۱]۔

مجریہ ۹- نومبر ۱۸۹۲ء	جب عرایض مفلسی کی سادہ کاغذ پر لیجاتی ہین تو درخواست نظرثانی بھی سادہ

کاغذ پر لینی چاہییں۔

ہدایت نمبری ۱- مجریہ ۷- فروری ۱۸۹۳ء	جب کوئی مفلس بعد منظوری افلاس دعوی دایر کرتا ہے تو اوس سے رسوم سرکاری اوّل نہین لیجاتی سادہ کاغذ پر ہی اوسکے دعوے کی

سماعت ہوتی ہے لیکن جو مختارنامہ وغیرہ لیا جاتا ہے وہ کاغذ اسٹامپ پر لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی پردہ دار عورت کسیکو مختار کرتی ہے تو اوس سے فیس کا کاغذ حسب دستور وصول ہوتا ہے درصورتیکہ اور رسوم سرکاری ایسے مفلس سے نہین لیجاتی اس رسوم کا لیا جانا بھی واجب نہین جیسے کہ سادہ کاغذ پر دعوے کی سماعت کیجاتی ہے اوسیطرح مختارنامہ اور فیس کا کاغذ بھی پردہ دار اور مفلس عورتون سے لیا جایا کرے اہل ذکور کیلیے تشریح کرنیکی کچھ ضرورت نہین کیونکہ وہ خود پیروی کرسکتا ہے اور جب وہ مفلس ہے تو وکیل کہان سے کریگا۔

ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۱۷- جون ۱۸۹۳ء	جب مفلس کو بذریعہ ڈگری کچھ روپیہ وصول ہوجاوے تو اوسکی حالت افلاس بدلجاتی ہے اسلیے مثل عام مستغیثونکے اوسکو بھی اسٹامپ پر

عرایض وغیرہ پیش کرنا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۴ مجریہ ۲۵- نومبر ۱۸۹۵ء	کل خرچہ رسوم وطلبانہ ونقشائے دعوی وعرایض متفرق وکاغذات دستاویزات وغیرہ جو مفلس کی طرف سے سادہ کاغذ پر پیش ہون اون سب کا خرچہ حسب قاعدہ اُن

مقدمات کے جنمین رسوم داخل کرکے مدعیان دعوی کرتے ہین وصول ہونا چاہیے۔

مجریہ ۴- جولائی ۱۸۹۶ء	مقدمات منظوری افلاس مین تیاری نقل حکم کے دن مجرا دینے کا قاعدہ نہین

[۵۱] جب عرضی نالش عدالت کے روبرو موجود نہ ہو تو عدالت کسطرح کہہ سکتی ہے کہ نالش چلنے کے قابل نہین ہے لہذا عرضی نالش کا ہمراہ درخواست مفلسی ہونا ضروری ہے۔ من مولف

ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۳ء مین صاف درج ہے کہ تین ماہ کے اندر مدعی دعوے کر سکتا ہے۔

مجریہ ۸- اکتوبر ۱۸۹۹ء | بمقدمات منظوری افلاس فریق تعظیمی یا مستثنی از حاضری عدالت کے مختار عام یا وکیل کا بیان حلفی کافی سمجھا جاوے۔

مجریہ ۱۹- اکتوبر ۱۸۹۹ء | اگر منظوری افلاس میعاد مقررہ تین ماہ مین سے کچھ یوم باقی رہین تب تو مدعی مفلس نا بقی میعاد کے اندر مکرر نالش بھی بسلسلہ منظوری سابقہ دایر کر سکیگا لیکن اگر میعاد مذکورہ منقضی ہوجائیگی تو پھر ایسا مدعی مفلس جسنے بعد منظوری افلاس دعوی دایر کر کے پیروی نہ کی بلکہ میعاد نظر ثانی تک ضایع کر دی تو پھر مکرر منظوری افلاس کا بھی مستحق نرہیگا۔ کیونکہ اگر اسطرح مدعیان مفلس دعوی دایر کر کے پیروی نکرینگے اور اپنے تئین مستحق اس امر کا خیال کرتے رہینگے کہ پھر افلاس منظور کرا کر دعوی دایر کر سکینگے تو سلسلہ کبھی منقطع نہوگا اور فریق ثانی خواہ مخواہ حیران و پریشان رہیگا۔ پس یہی مناسب ہے کہ ایسا مدعی مفلس پھر باد خال رسوم دعوی دایر کرے۔

مجریہ ۲۶- فروری ۱۹۰۱ء | ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۶- فروری ۱۸۹۳ء کا منشا ہے کہ پردہ دار عورتون سے مختارنامہ اور فیس کا کاغذ مقدمات مفلسی مین سادہ لیا جاوے اہل ذکور خود پیروی کر سکتے ہین اور جب وہ مفلس ہین تو وکیل کہان سے کرینگے۔ اب حسب استصواب مختاران عدالت محکمۂ اپیل کو منظوری دیگی کہ اہل ذکور سے عرضی و وثیقہ و مختارنامہ اسٹامپ پر لیا جاوے اور کاغذ تصدیق موقع بھی بشرط ضرورت اسٹامپ پر لیا جاوے اور بعض عورات مثل طوایف اور ان عورتون کے جو کوچہ و بازار مین بیحجاب چلتی پھرتی ہین اور پردہ کی پابند نہین ہین وہ بھی اس بارہ مین مثل ذکور کے متصور ہون اور آونکے وثایق بھی مثل وثایق و مختارنامۂ ذکور مفلس کے عدالت سے تصدیق کیے جاوین اور حسب ضابطہ فیصلہ کے بعد شامل خرچہ ہو کر محنتانہ وکیل کا بذمۂ مغلوب عاید کیا جاوے۔

(ہدایت نمبری ۴۹۴ - مجریہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

جو مفلس اپنی غفلت سے میعاد سہ ماہ بوجہ عدم پیروی گذارشت اسکی دوبارہ مفلسی منظور نہ کیجاوے۔ ایسا مدعی مفلس بحیثیت باد خال رسوم دعوی دایر کرے۔

(ہدایت نمبری ۷۸ مجریہ ۴ - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء)

عذرداری منظوری افلاس وغیرہ کے معاملہ مین اس امر کی تحقیق و تجویز کہ درخواست دہندہ کا تعلق جائداد متروقہ سے ہے یا نہین کچھ ضرور نہین۔ بلکہ یہ معاملہ بہنگام فیصلہ نمبری طے ہوسکتا ہے اگر جائداد مدیون نیلام پر چڑھے تو بانتظار فیصلہ نمبری نیلام جائداد کا دیا جانا مناسب نہین۔ اگر جائداد نیلام ہوجاویگی تو بصورت نیلام ہوجانے جائداد کے مدعی ذریعہ درخواست سوال یہ استدعا کرسکتا ہے کہ نیلام منسوخ کیا جاوے اور مشتری کو فریق مقدمہ بنایا جاوے۔ اگر تحقیقات اس امر کی کیجاویگی کہ مدعی کا کیا تعلق اس جائداد سے ہے تو غایت نالش نمبری کی فوت ہوجاویگی اور ایسے حکم ضمنی کا کیا نتیجہ تجویز نالش نمبری پر ہوگا۔

اجرائے ڈگری

مدعا علیہ روپیہ داخل کردے تو اجرا مین مقدمہ دایر ہونیکا انتظار نہ کیا جاوے

(ہدایت نمبری ۱ - مجریہ ۲۵ - جنوری سنہ ۱۸۹۶ء)

جب مدعی دعوے دایر کردے اوسکے بعد مدعا علیہ اگر روپیہ قبل از فیصلہ یا بعد از فیصلہ داخل کرے تو بوصول کل زر نالش مدعی کو دلوا دیے جانے مین کوئی ہرج نہین ہے۔ اجرا مین مقدمہ دایر ہونیکا انتظار نہ کیا جاوے۔

میعاد

(ہدایت نمبری ۶۳ - مجریہ یکم مئی سنہ ۱۸۹۶ء و سنہ ۱۸۹۷ء مطبوعہ دفعہ ۱۱۵ - و ہدایت نمبری ۲۷ - مجریہ ۵ - مارچ سنہ ۱۸۹۱ء)

(۱) ہر ڈگریدار کو واجب ہے کہ بعد صدور ڈگری اور اوسکے ناطق ہوجانیکے ڈگری کا اجرا بلا تاخیر ضروری کراوے۔

(۲) جو ڈگریدار ڈگری کو تاریخ ناطق ہو جانے سے اگر ڈگری جائداد منقولہ کی ہو تو چھ سال تک اور اگر جائداد غیر منقولہ کی ہو تو دس سال تک جاری نہین کرا دیگا تو ڈگری مذکور کالعدم ہو جاویگی

(۳) جس ڈگریدار نے اپنی ڈگری کو جاری کرا کر کسیقدر زر ڈگری وصول پا لیا اور کسیقدر باقی رہگیا الا اسنے واسطے وصول زر باقیماندہ کے ختتام کارروائی سے پھر چھ سال تک ڈگری کو جاری نہین کرایا تو پھر وہ ڈگری باقیماندہ زر کی بھی کالعدم سمجھی جاویگی

(۴) دفعہ ۲ مین اگرچہ میعاد اجرائے ڈگری منقولہ جائداد کی چھ سال رکھی گئی ہے مگر ڈگریدار کو چاہیئے کہ درخواست اجرا کی چھ سال کے اندر ہر سال پیش کرتا ہے تاکہ اوسکی جانب سے پیروی ثابت ہوتی رہے - اگر ایک سال سے زیادہ عرصہ روز ناطق ہونے ڈگری سے یا روز ختتام کارروائی اخیر سے گذر جاوے اور ڈگریدار اس عرصہ مین درخواست پیش نکرے (ا) تو ایک سال کے بعد جب وہ درخواست پیش کریگا کا عذر سوم درخواست اجرائے ڈگری سے المضاعف لیا جاویگا -

(۵) اگر ڈگریدار جائداد منقولہ کا ہر سال پیروی بذریعہ درخواست اجرا کے حسب تشریح مندرجہ بالا کرتا رہیگا تو گو چھ سال کے عرصہ سے زیادہ عرصہ گذر جاوے تو بھی ڈگری مذکور قابل اجرا رہیگی -

ہدایت نمبری ۵۲ مجریہ ۲۵ - اگست ۱۸۹۳ء

سرداران اپیل کے استصواب پر ضمیمہ ہدایت نمبری ۴۳ مجریہ یکم مئی ۱۸۹۱ء جاری کیا گیا کہ روز اختتام کارروائی اجرائے ڈگری سے اگر چھ برس تک ڈگریدار نے سکوت کیا تو وہ ڈگری کالعدم ہو جاویگی اور اگر چھ برس کے اندر باضابطہ کارروائی جاری رکھی تو ڈگری کالعدم نہین ہو سکتی -

جزو ہدایت نمبری ۱۱ مجریہ یکم فروری ۱۸۹۳ء

مدیون کی جائداد بابت تفاوت و ماتحتی ضبط ہو تو ایام ضبطی مین مدعی بابت حفظ میعاد درخواست سالانہ پیش کر سکتا ہے اور بصورت واگذاشت بعد مین بھی درخواست کر سکتا ہے - یہ ضرور نہین کہ ایام ضبطی مین ہی درخواست پیش کرے

ہدایت نمبری ۴۸ مجریہ ۱۶ - نومبر ۱۸۹۳ء وضمیمہ ہدایت نمبری ۴۳ مجریہ یکم مئی ۱۸۹۱ء

اجرائے ڈگری (ب) کا مقدمہ جو بعد چھ سال کے دایر ہو اسطرح پر کہ ڈگریدار و مدیون مین خانگی طور پر جو وصول ہوا اوسکے آخری وصول کی رو سے ڈگری کی

(ا) ہدایت نمبری ۲۰ مجریہ ۵ مارچ ۱۸۹۱ء کا مضمون خطوط ہلالی مین درج ہے - من مؤلف

(ب) یہ ہدایت قابل ترمیم معلوم ہوتی ہے وصول بیرون عدالت کی تحقیقات ہونے سے بڑی حق تلفی ہوتی ہے چھوٹی ڈگریونکے وصول کی تصدیق تفامت وغیرہ مین سخت دقت طلب و موجب تکلیف اہل مقدمہ ہے - من مؤلف

اجرا کی میعاد باقی رہی ہو تو شمار میعاد کا اوس تاریخ سے ہونا چاہیے - کیونکہ شمار میعاد کا اس تاریخ سے کیا جاتا ہے کہ جس تاریخ کو آخری رقم نام کی ہو یا جمع کی تو اجرا ڈگری بھی آخری وصول سے شمار میعاد کا ہونا واجب ہے - خواہ عدالت کی معرفت وصول ہوا ہو خواہ بطور خود دیا لیا گیا ہو - بطور خود دینے لینے مین عدالت کو اس امر پر غور کرنا ضرور ہوگا کہ مدیون کو اس دینے سے اقرار ہے یا نہین - اگر اقرار ہووے تو شمار میعاد کا اوس تاریخ سے کیا جاوے - اگر اقرار نہ ہووے تو عدالت سے باہر دیا گیا اسکے وضع کرنیکی یا اوسکی تحقیقات کرنیکی کوئی ضرورت نہ سمجھی جاوے -

درخواست اجرا ڈگری کہان پیش ہوگی

جزو دستور العمل مطبوعہ منظور شدہ دفعہ ۵۶ -

جائیز ہے کہ ڈگریدار ڈگری کو بذریعہ درخواست نمونہ مفصلہ ذیل[۱] کے اوس عدالت سے جاری کراوے کہ جہان ابتدائی مقدمہ دایر ہوا ہو -

درخواست کے ساتھ نقل ڈگری کے شامل ہونیکا ذکر

جزو دفعہ ۵۶ دستور العمل

نقل ڈگری اوس عدالت کی جہان سے ڈگری مختتم ہو گئی ہو درخواست مذکور کے ساتھ ڈگریدار پیش کرے -

ہدایت نمبری ۱۳۱ مجریہ ۱۲ - جون ۱۸۶۸ع

اگر فیصلہ منصفی یا نظامت یا عدالت کا مرافعہ ہو گیا ہے تو محکمہ مرافعہ کے نقل حکم کے ذریعہ سے درخواست اجرا ڈگری پیش ہونی چاہیے اور اگر مرافعہ محکمہ عالیہ کونسل تک گذر چکا ہو تو نقل حکم محکمہ عالیہ کے ذریعہ سے اجرا ڈگری کی درخواست ہوگی اور ایسے حکم مذکورہ کی نقل اوس محکمہ سے حاصل کرنی چاہیے کہ جہان سے حکم اخیر ہوا ہے -

[۱] درخواست کا نمونہ دفعہ ۔ دستور العمل و ہدایت نمبری ۱ - ۱۸۶۸ء مین جو آیندہ درج ہین منسوخ ہے - [illegible]

نجریۂ ۴- اپریل ۱۹۱۱ء اجرا کیوقت محکمۂ مرافعہ کا نقل حکم اخیر پیش کرنا چاہیئے تواہ بصیغہ بینیا لیٹکی رتن مرافعہ کیا گیا ہو۔

نجریۂ ۲- جولائی ۱۹۱۰ء اگر فریق کامیاب بغرض مرافعہ نقل حکم لے اور پھر مرافعہ نہ کرے اور اُس نقل حکم کے ذریعہ سے اجرا مین مقدمہ دایر کرے تو ممانعت نہین ہے نہ دوسری نقل لینے کے لیے فریق مقدمہ کو مجبور کیا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء نجریۂ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء جو مرافعے کہ بغیر اطلاع بہی رسپانڈنٹ نامنظور کیے جاوین تو تجویز منظوری مرافعہ کی نقل کے ساتھ مقدمہ اجرا مین دایر کرنیکے لیے فریق رسپاڑنٹ کو مجبور نہ کیا جاوے کیلیے کہ جب بغیر اطلاع بہی رسپاڈنٹ پیش ہوتے ہی مرافعہ نامنظور کیا جاکر تجویز ماتحت بحال رکھی گئی۔ تو مقصود ان دونون تجویزونکا ایک ہی رہا۔ نقل تجویز محکمہ ابتدائی سے اجرا کرانا یا نقل تجویز محکمۂ مرافعہ سے اجرا کرانا دونون برابر ہین۔ فریق اجرا کنندہ کو نقل تجویز محکمۂ مرافعہ پیش کرنے پر مجبور کرنا بے سود ہے۔

درخواست اجرائے ڈگری کا نمونہ اور درخواست مین ایصال زر ڈگری کا طریقہ درج کیا جانا

ہدایت نمبری ۱۹ نجریۂ ۳ مہم ۱۹۱۲ء و دستور العمل منظور شدہ دفعہ ۵ درخواست اجرائے ڈگریات حسب ذیل نمونہ کے مطبوعہ فارم ہائے پر جو عدالتون سے دستیاب ہوسکتے ہین پیش ہونی لازم ہے۔

نمبر[1] مقدمہ۔ نام[2] متخاصمین۔ تاریخ[3] ڈگری کیفیت اس امر کی کہ اپیل ہوا یا نہین۔ بعد[4] ڈگری باہمی کچھ فیصلہ ہوا یا نہین اور اگر ہوا تو کیا ہوا۔ پہلے[5] کوئی درخواست اجرائے ڈگری کیلیے گذری یا نہین اگر گذری تو کس مضمون کی اور کیا نتیجہ ہوا۔ تعداد[6] روپیہ جو ڈگری کی رو سے پانے یا فیتی ہو کچھ وادرسی جو بموجب ڈگری کے سایل چاہتا ہو۔ تعداد[7] خرچہ۔ نام[8] اوس شخص کا مع ولدیت و قومیت و سکونت و پتہ کے جسکے اوپر ڈگری جاری کرانا منظور ہے۔ عدالت[9] کی اعانت کسطرح

[a] ماہ جنوری ۱۹۱۲ء کی ہدایت اسکے خلاف ہے۔ من مؤلف

مطلوب ہے یعنی بذریعۂ قرقی مال منقولہ یا غیر منقولہ جسکی فہرست معطوف ہے یا بذریعہ قید یا بذریعۂ دلائے جانے اوس خاص مال کے جسکی ڈگری ہوئی۔

ہدایت نمبری ۱۸۱ - مجریہ ۲۰ - جنوری سنہ ۱۸۹۱ء

جب کوئی مقدمہ عدالت دیوانی کا بحق مدعی فیصل ہوگیا اور مدعی نے زر ڈگری کے وصول پانیکے لیے درخواست کی تو لازم ہے کہ جسطرح سے کہ مدعی ڈگریدار عدالت سے امداد ڈگری کے اجرا مین چاہتا ہے ونما ہر کرے یعنی بقرقی نیلام جائداد منقولہ یا غیر منقولہ یا وضع حصۂ تنخواہ یا مقیدی مدیون یا کسی اور سبیل سے۔ پس حاکم عدالت اوسکے بموجب بشرط مناسب انتظام کریگا۔

دفعہ ۶۳ وجزو ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲ - جولائی سنہ ۱۸۹۱ء

ڈگریدار کو مناسب ہوگا کہ بصورت ہونے ڈگری زر نقد کے عدالت یہ درخواست صاف صاف کرے کہ زر مذکور اس طریق سے مجھکو عدالت وصول کرا دیوے۔ مثلاً بذریعۂ قرقی و نیلام جائداد منقولہ وغیر منقولہ مدیون کے کہ ایسی صورت مین ڈگریدار کو اوسکی فہرست داخل کرنی اور نیز نشاندہی جائداد مذکور کی لازم ہوگی یا بذریعہ گرفتاری اور مقیدی مدیون کے ایسی صورت مین درخواست کے ساتھ خوراک بھی داخل کرنا لازم ہوگا۔

درخواست اجرائے ڈگری مین سبیل ایصال درج نہونیکی صورت مین اوسکی واپسی

دفعہ ۶۴ جس درخواست اجرائے ڈگری مین تشریح مذکورہ یا کوئی سبیل ایصال ڈگری کی صاف صاف درج نہو تو عدالت کو واجب ہے کہ ایسی درخواست کے لینے سے انکار کرے اور حسب ضابطہ بعد ثبت حکم بنا بر تکمیل واپس کر دے۔

دوسری عدالت مین درخواست اجرائے ڈگری کے منتقل کیے جانے اور اوس دوسری عدالت کی تعمیل کرنیکی صورت

جزو دفعہ ۵ دستور العمل | اوس صورت مین کہ وہ شخص جسکے نام کی ڈگری صادر ہوئی ہے دوسری عدالت کے علاقہ کے اندر فی الواقع سکونت رکھتا یا کاروبار کرتا ہو یا جائداد مدیون کی اوس عدالت کے علاقہ کے اندر ہو تو عدالت ابتدائی کو مناسب ہوگا کہ بتحریر حکم درخواست ڈگریدار کو واسطے اجرا کے بوجوہات مذکورہ اوس دوسری عدالت مین بدست ڈگریدار بنابر اجرا بھجیدیوے لیکن کیفیت سررشتہ بھی بابت کارروائی اجرا و ایفائے ڈگری اوسکے ساتھ بھیجنی چاہیے۔

تشریح

جائداد سے مراد وہ جائداد نہین ہے جو عطیہ راج ناقابل نیلام ہے بلکہ اوس جائداد سے مراد ہے جو قابل نیلام ہے۔

دفعہ ۸ دستور العمل | اور جب دوسری عدالت سے واسطے اجرا کے کسی دیگر عدالت نظامت وغیرہ کو لکھا جاوے تو اوس عدالت کے حاکم کو یہ سمجھنا چاہیے کہ گویا یہ ڈگری اوسی عدالت سے صادر ہوئی ہے اور جو کارروائی اجرائے ڈگری مصدرہ اوسی عدالت مین حاکم کرتا ہے اوسیطرح سے اس ڈگری کے اجرا مین بھی بہت جلد اور پوری کارروائی کرے۔ ایسا نہو کہ اس تعمیل کو متعلق اوس عدالت کے کہ جہانسے ڈگری ہوئی ہے سرسری سمجھکر کارروائی مین تساہل اور توقف کرے اور ایک نقشہ سہ ماہی پر کل نظامتون وغیرہ سے ایسی ڈگریات کے اجرا کی کارروائی کا محکمہ عالیہ مین آتا ہے۔ اور اگر کسی ڈگری کے اجرا مین کسی مجبوری کی وجہہ سے توقف ہو تو اوسکو بیچ نقشہ خانہ کیفیت مین کر دیا کرے۔ بروقت معائنہ اوس نقشہ کے اگر کسیکی جانب سے تساہل اجرا مین ظاہر ہوگا تو ہرجہ ڈگریدار کا اوس حاکم عدالت سے کہ جسکی طرف

تساہل ہوا دلانا تجویز کیا جاویگا -

| دفعہ ۵۹ دستور العمل | جب ڈگریدار اوس درخواست کو دوسری عدالت موصوف مین پیش کرے تو حاکم کو تعمیل اجرا کی کارروائی اوسیطرح کرنی ہوگی کہ گویا ڈگری خود اوسی کے محکمہ کی تھی -

| دفعہ ۶۰ دستور العمل | اور جو عدالت اجرا کرے اوسکو چاہیے کہ اوس ابتدائی عدالت کو کہ جہان ابتدائً مقدمہ دایر ہوا تھا اور وہان سے اجرا کیواسطے لکھا آیا ہے اطلاع وصول جو بدفعات ہوا ہو ایک دفعہ کر دیوے -

درخواست اجرائے ڈگری پیش ہونے پر عدالت سے کارروائی کیجائیگی صراحت

| دفعہ ۶۱ دستور العمل | عدالت کو واجب ہوگا کہ درخواست اجرائے ڈگری کی گذرے تب دفتر سے کیفیت لیکر درخواست ڈگریدار پر لحاظ کرکے حکم مناسب واسطے اجرائے درخواست مذکور کے بنام اپنے اہلکار کے صادر کرے یعنی بصورت درخواست قرقی حکم قرقی کے واسطے صادر کریگی - اور بصورت درخواست قید حکم گرفتاری مدیون کا دیویگی -

| ہدایت نمبری ۱۷ - مجریہ ۲۴ - جنوری ۱۸۶۸ء | اجرائے ڈگری کے مقدمات مین حکام عدالت کو چاہیے کہ جسطرح ڈگری کا اجرا اور روپیہ کی وصولی ممکن ہو وہ کارروائی کرین - اور صاف صاف ہدایت کرنی چاہیے کہ کسطرح پر ڈگری کا اجرا کیا جاوے بصرف نظامت کو یہ لکھدینا کہ زرڈگری وصول کرادو لاحاصل ہے -

| جزو ہدایت نمبری ۸۲ مجریہ ۲۶ - اگست ۱۸۶۸ء | اجرائے ڈگری کی درخواست گذرنے پر جس طریقہ سے کہ ڈگریدار زرڈگری وصول کرانا چاہتا ہے اوسپر غور ہونا چاہیے اور اوسیکے بموجب کارروائی ہونی چاہیے مثلاً ڈگریدار چاہتا ہے کہ فلان جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نیلام ہوکر زرڈگری وصول ہو جاوے

تو اوسکے بموجب کارروائی ہونی چاہیے۔

مجریہ ۱۰ - ستمبر ۱۸۹۰ء | جب کوئی شخص محض بہ استدعا سے ڈگری کا اجرا کراوے کہ زر ڈگری وصول کرادیا جاوے تو مطابق دفعہ ۵ - ہدایت مجریہ سمبت ۱۹۲۳ - مدیون کے نام اطلاعنامہ جاری ہونا چاہیے کہ زر ڈگری ادا کرو یا ڈگریدار کا راضی نامہ پیش کرو۔ اور جب میعاد مذکور مین مدیون کی جانب سے ادائگی روپیہ کی سبیل نہ ہو یا راضی نامہ داخل نہ ہو تو بروز پیشی ڈگریدار کی درخواست پر قرقی جائداد مدیون کی ہوا کرے۔ اور اگر ڈگریدار ابتدا ہی قرقی کی درخواست کرے تو مدیون کو بتاریخ معینہ طلب کرکے بابت سبیل ڈگری اوس سے دریافت کیا جاوے اگر وہ کچھ سبیل نکرے اور ڈگریدار قرقی چاہے تو قرقی جائداد کا حکم دیا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۲ - مجریہ ۱۷ - فروری ۱۸۹۱ء | کارروائی متعلق درخواست اجرائے ڈگری۔

(الف) درخواست اجرائے ڈگری کے ساتھ علاوہ فیس طلبی مقررہ کے دیگر رسوم بنام نہاد طلبانہ یا میعاد یا اشتہار وغیرہ نہ لی جایا کرے۔

(ب) جب درخواست اجرائے ڈگری پیش ہو تو حاکم کو چاہیے کہ سرشتہ سے رپورٹ طلب کرے کہ آیا یہ درخواست اجرائے ڈگری کی واجب اور درست ہے یا نہین۔ یہ ضرورت نہین ہے کہ ڈگریدار کا محرر اسٹامپ پر درخواست "قابل اجرا" کا لفظ لکھانیکے لیے پیش کرے۔ سرشتہ سے جو رپورٹ گذریگی اوسمین ہر ایک امر کی بابت لحاظ کیا جاویگا کہ آیا یہ درست ہے۔ درخواست مابین میعاد ہے۔ فیس طلبی شامل ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہدایت نمبری ۲۶ مجریہ ۲۳ - جون ۱۸۹۱ء | ڈگریدار کی درخواست اجرا پر جب کسی نظامت یا تحصیل کو کسی محکمہ سے لکھا جاوے تو طریق ایصال زر ڈگری کی تشریح ضرور لکھی جاوے یعنی مدیون کی جائداد منقولہ نیلام کیجاوے یا اوسکی تنخواہ کا کوئی حصہ قرق کیا جاوے یا اوس کی زمین کا پیدا وار قرق کیا جاوے یا مدیون کو قید کیا جاوے۔

درستی ڈگری کیلیے مدیون کو مہلت کا دیا جانا

ہدایت نمبری ۸۸ مجریہ ۲۲- اگست ۱۸۸۹ء

بموجب[1] ہدایت مورخہ چیف کورٹ مورخہ ۱۱ اسمبت ۱۹۲۲- درخواست اجرائے ڈگری کے گذرنے پر صرف ایک ہفتہ اور دو ہفتہ کی مہلت درستی ڈگری کے لیے دیجاوے اگر اسمین درستی نہ ہو تو قرقی جائداد کیجاوے-

مدیون ڈگری کا مقدمہ دایر ہو اور تا فیصلہ اجرائے ڈگری کا التوا چاہے تو ضمانت داخل ہونیکی صورت مین اجرا ملتوی رہسکتا ہے-

دفعہ ۶۸- دستور العمل

اگر کسی عدالت مین کوئی نالش کسی مدیون ڈگری کی طرف سے ڈگریدار کے نام دایر ہوا اور مدیون درخواست کرے کہ تا فیصلہ نالش مذکور کے اجرائے ڈگری ناطق شدہ جو اوسکے مقابلہ مین ہے ملتوی رہے تو اگر مدیون ضمانت داخل کرے تو تا فیصلہ اجرا ملتوی رہے-

مدیون کی عدم حاضری پر معرفت پولس اوسکے طلب کیئے جانے اور بصیغۂ فوجداری مقدمہ قایم کیے جانیکی ممانعت

---

[1] ہدایت چیف کورٹ ۱۱ اسمبت ۱۹۲۲- بابت درخواست ہائے اجرائے ڈگری حسب ذیل ہے-

دفعہ پنجم- وقت اجرا کرنے ڈگری کے منصرم اجرا کو لازم ہے کہ اطلاعنامہ میعادی ایک ہفتہ کا واسطے شہر کے اور میعادی دو ہفتہ کا واسطے بیرونجات کے اس مضمون کا جاری کرین کہ اندر میعاد مقررہ رامنی نامۂ مدعی کرو ورنہ بعد انقضائے میعاد دستک جاری ہوگی اور اطلاعنامہ اطلاعیابی کرا منگاوے-

دفعہ ششم- اگر ما بین میعاد دفعہ پنجم کے رامنی نامۂ مدعی ہو جاوے تو بہتر ورنہ بعد انقضائے میعاد اطلاعنامہ دستک میعادی ایک ہفتہ واسطے شہر کے اور میعادی دو ہفتہ کی واسطے بیرونجات کے جاری کریں اور دستک مین یہ مضمون لکھدیا کرین کہ اندر میعاد رامنی نامۂ مدعی کرو ورنہ دستک دوچند جاری ہوگی اور طلبانہ حسب حیثیت مقدمہ لکھا جایا کرے-

دفعہ ہفتم- ما بین میعاد دفعہ ششم کے رامنی نامۂ مدعی نہ ہووے تو بعد انقضائے میعاد دستک دوچند واسطے شہر کے میعادی ایک ہفتہ کی اور واسطے بیرونجات کے میعادی دو ہفتہ کی جاری ہوا کرے اور اوس مین یہ لکھدیا کرین کہ ما بین میعاد رامنی نامۂ مدعی کرو- ورنہ قرقی جائداد یا اشتہار نیلام جاری ہوگا-

دفعہ ہشتم- بعد انقضائے میعاد دفعہ ہفتم کے بھی درستی مدعی نہ ہو تو فی الفور قرقی جائداد یا اشتہار نیلام جاری ہو جاوے- لیکن دیکھا جاتا ہے تو منصفی و عدالت ہائے دیوانی مندرجۂ بالا اجرائے دستکات کا عمل نہین ہے بلکہ مدیون کے نام عموماً میعادی ... اس مضمون کا جاری کیا جاتا ہے کہ فلان تاریخ تک ... ڈگری کرو ورنہ حسب درخواست ڈگری ارکار روائی ہوگی- اور بعض صورتون مین کہ قرقی ... نہین ہوتی ہے تو مدیون کو فوراً طلب کرلیا جاتا ہے اور بعد ... اگر ضرورت ہوتی ہے تو قرقی کیجاتی ہے- ... بموجب ہدایت مورخہ چیف کورٹ ۱۱ اسمبت ۱۹۲۲- اجرا دستکات کا عملدرآمد نہین ہے- فقط ... مؤلف

ہدایت نمبری ۱۸ - مجریہ ۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء و ہدایت نمبری ۱۵ - اسمبت ۱۹۰۹ مجریہ ۲ - جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

اگر مدیون کسی مقدمہ مین غیر حاضر ہو تو مدیون کی عدم حاضری پر بصیغۂ عدالت دیوانی مین طلبی معرفت پولس کے نہ کرنی چاہیے نہ بصیغہ فوجداری مقدمہ قایم کیا جا کر اخذ جواب اور تجویز تدارک مناسب ہے بلکہ اطلاعیابی مدیون کی حسب ضابطہ ہو جانے پر یا بصورت غیر حاضری مدیون سمن مکان مدیون پر حسب قاعدہ چسپان ہو جانیکے بعد اگر مدیون حاضر نہ ہو تو یکطرفہ تجویز مناسب کر دینا چاہیے -

ایسے مدیون کی نسبتی ڈگری کا اجرا جسکی جائداد علاقۂ راج مین ہو اور وہ علاقۂ غیر مین چلا گیا ہو

جزو ہدایت نمبری ۷ مجریہ یکم فروری سنہ ۱۸۹۲ء

جب مدیون کسی دوسری جگہ علاقۂ غیر مین تھوڑے روز کیواسطے چلا جاوے اور اوسکی جائداد علاقۂ راج مین ہو تو کوئی ضرورت نہین ہے کہ مدعی اوس علاقہ مین جہان وہ سکونت پذیر ہے پیروی مقدمہ کی کرے - مدیون کی جائداد سے وصولی زر ڈگری ہونی واجب ہے -

ورثائے مدیون کے مقابلہ مین اجرائے ڈگری کا قاعدہ

دفعہ ۴۷ - دستور العمل

اگر مدیون ڈگری بعد صدور ڈگری مر گیا ہو تو ڈگریدار کو چاہیے کہ اپنی درخواست اجرائے ڈگری مین صاف لکھدے کہ اصل مدیون مر گیا - اوسکے فلان فلان وارث ہین اون پر اجرا اوس ڈگری کا چاہتا ہون - عدالت کو چاہیے کہ اس درخواست پر وارث سے جواب لیکر اگر اصل مدیون ڈگری کی جائداد اوسکے قبضہ مین ہو تو عدالت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ متوفی مدیون کا وارث ڈگری کی بابت قید نہین ہو سکیگا فقط جسقدر جائداد متوفی کی اوسکے قبضہ مین ہو اوسی جائداد پر اجرا ڈگری کا ہو گا -

ہدایت نمبری ۴۹ مجریہ ۱۵ - فروری سنہ ۱۸۹۴ء

مدیون بحالت پانے جائداد پدری کے قرضہ پدری کی ادائگی کا ذمہ وار ہے

نابالغ مدیون کی نسبتی ڈگری کے اجرا کا قاعدہ

ہدایت نمبری ۸ - مجریہ ۸ - اگست ۱۸۹۶ء	درصورتیکہ نابالغ پر ڈگری ہوگئی تو اوسکے اجرا کرانیمین بھی کوئی ہرج نہین اوسکے ولی کے مقابلہ مین کارروائی کیجاوے -

جاگیرداراودکی انعامی وغیرہ پر جرمانہ وغیرہ کی اور بصیغہ ماتحتی ضبطی ہونیکی صورت مین وصول ڈگری کی کارروائی

ہدایت نمبری ۶ - مجریہ ۱۱ - جولائی ۱۸۹۶ء	جن جاگیرداران واودکیان وانعامیان وغیرہ پر مطالبہ جرمانہ وغیرہ باقی ہو اور بصیغہ ماتحتی ضبطی ہو تو بعد فیصلہ ماتحتی اوّل وصول ڈگری و زرجرمانہ کے

کارروائی ہونی چاہیے -

جب ڈگری ایک سے زیادہ اشخاص کے حق مین بالاشتراک صادر ہوئی ہو تو اوسکے اجرا کی صورت

دفعہ ۶۶ - دستورالعمل	اگر ڈگری ایک سے زیادہ اشخاص کے حق مین بالاشتراک صادر ہوئی ہو

توسب شریک یا کوئی ایک سب کی طرف سے اجرا کیلیے درخوست کرسکیگا -
اور درصورت وقوع عذرات باہمی ڈگریداران ایسی درخواست کے گذرنے پر عدالت حکم مناسب ایسا صادر کریگی جو واسطے حفظ حقوق اون اشخاص کے کہ جو اوس درخوست اجرا مین شریک نہ ہوئے ہون ضروری ہو -

جس ڈگری کے مدیون ایک سے زیادہ ہون اُنکو اجرا کی حالت

دفعہ ۶۷ - دستورالعمل	اگر ڈگری مدیونان بہ تشریح حصص صادر ہوئی ہو تو اُسکا اجرا اوسی کے موافق ہوگا

نسبت عمل مین آویگا۔ اور درصورتیکہ ڈگری بالاجمال صادر ہوئی ہو تو ڈگریدار جس کسی مدیون یا جملہ مدیونان سے ایفا ڈگری کا دیکھے اجرا کرانیکا مستحق ہے۔

فریقین کی ڈگری ایک دوسرے کی مقابلہ مین ہونیکی حالت مین اجرا کا قاعدہ

دفعہ ۶۹۔ دستور العمل — اگر باہین دو فریق کے ہر ایک کی ڈگری دوسرے پر ہو تو اجرا صرف اوس فریق کی ڈگری کا عمل مین آویگا جسکا زر ڈگری زیادہ ہے اور صرف اوسیقدر زر ڈگری کی بابت جو زاید ہو۔ کم تعداد ڈگری کی پشت پر حوالہ مجرائی کا درج کر دیا جایا کرے۔

ملازمون کی تنخواہ سے ایصال زر ڈگری کا طریقہ

ہدایت نمبری ۱۸۲ مجریہ ۲۰۔ فروری ۱۸۶۲ع — بخشی جی فوج کو چاہیے کہ جس کسی شخص ملازم فوج کیواسطے منصفی یا عدالت سے بابت اجرا مذ ڈگری کے لکھا آوے کہ فلان شخص کی تنخواہ سے اسقدر ڈگریدار کو دلایا کرو۔ بموجب اوسکے اوس شخص کی تنخواہ سے وضع کرکے ڈگریدار کو دیدیا کرین یا منصفی و عدالت مین بھیجدیا کرین۔ جس شخص کو عذر ہوگا وہ حسب ضابطہ مرافعہ کر لیگا۔

دفعہ ۹۳۔ دستور العمل و ہدایت نمبری ۱۴۳ مجریہ ۱۴۔ نومبر ۱۸۶۸ع — اگر مدیون ملازم راج ہے اور تنخواہ ماہانہ مقررہ راج سے پاتا ہے تو نیز اوسکی ماہواری تنخواہ کا اجرا مذ ڈگری مین وضع ہو سکتا ہے۔ بموجب ہدایت مہتممان خزانہ یا ایسی دوسرے محکمہ کے افسر کو یہ منصب نہین ہے کہ وہ کسی ڈگریدار کی درخواست پر بغیر حکم اوس محکمہ کے کہ جہان سے ڈگری یا اوسکا اجرا صادر ہوا روپیہ تنخواہ سے وضع کرکے ڈگریدار کو دلاوین۔ اور جملہ حکام عدالت کو ہدایت ہے کہ جب کبھی ڈگریداران کی ڈگری کا اجرا تنخواہ ملازمان سے کرانا منظور رہو تو ملازم جس جگہ کا نوکر ہے اور اوس محکمہ کی معرفت اوسکو تنخواہ ملا کرتی ہے اوسکی معرفت تعمیل وضع تنخواہ بمقدمہ اجرا مذ ڈگری کرنیکے لیے لکھا کرین بالا بالا خزانہ مین بغیر کسی خاص وجہ کے تحریر نکیجاوے

ہدایت نمبری ۲۰ مجریہ ۴- اگست ۱۸۸۸ء

در باب اجراء ڈگریات مدیون ملازم ماتحت کارخانجات حسب ذیل کارروائی ہونی چاہیے

(۱) جسوقت منصفی یا عدالت سے ڈگری کا اجرا ہوکر تجویز دلائیجانے کیفقدر حصہ تنخواہ مدیون کی قرار پاوے تو اوسکی اطلاع کارخانہ اور خزانہ کو لکھی آوے اور اسمین یہ بھی درج ہو کہ اسکا عملدرآمد ہٹوتہ فلان فلان ماہ سے ہونا چاہیے۔ اور ڈگریدار کو حاکم محکمہ مذکور اطلاع دے کہ ہنگام ہٹوتہ وہ خزانہ جاکر روپیہ ڈگری کا لے آوے خزانہ مین اوسکی غیر حاضری کی وجہہ سے امانت نہ پڑا رہے۔

(۲) اگر ڈگریدار پہلے ہٹوتہ پر حاضر ہوکر اپنا روپیہ نہین لے تو اگلے ہٹوتہ پر وہ روپیہ جو امانت رکھا گیا ہوگا۔ اگر ۵۰ روپیہ تک ہوگا تو ۲ کے اسٹامپ پر درخواست کرنے سے مہتمم خزانہ اسکو مع ہٹوتہ حال کے روپیہ کے دیدیگا۔ اور ۵۰ روپیہ سے زاید ہوگا تو ۴ کے اسٹامپ پر درخواست کرنا ہوگی۔

(۳) اور اگر اسیطرح دو ہٹوتہ گذرجاوین اور ڈگریدار حاضر ہوکر روپیہ نہ لے تو تیسرے ہٹوتہ پر وہ سب روپیہ مدیون کو واپس دیدیا جاویگا اور اوس سے آیندہ ہٹوتہ پر اگر ڈگریدار حاضر ہوکر روپیہ لینا چاہیگا تو صرف اوسی ہٹوتہ کا ملیگا۔ اور جو روپیہ کہ مدیون کو واپس دیا گیا ہے وہ پھر اوسیوقت مدیون کی تنخواہ سے کٹکر ڈگریدار کو نہین ملیگا۔ الا آیندہ اقساط مین ڈگریدار کو وصول ہوجائیگا۔

(۴) خزانہ اور کارخانہ مین جب منصفی یا عدالت سے واسطے اجرا کے لکھا آوے تو ایک رجسٹر جا خاص ایسی ڈگریونکے لیے رکھنا ہوگا اسمین درج رجسٹر کرنا چاہیے۔ اور ہنگام ہٹوتہ اطلاع وصول روپیہ کی ڈگریدار کو یا واپسی زر مدیون کو جہان سے لکھا آیا ہو دینی چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱۴۷ مجریہ ۱۶- نومبر ۱۸۸۸ء

حکام محکمات عدالت دیوانی ملازمان مدیونان ڈگری کی تنخواہ کے وصول کرنے کے لیے بالا بالا خزانہ کو نہ لکھا کرین بلکہ اوس محکمہ کو لکھا کرین جہان کا مدیون ملازم ہے

ہدایت نمبری ۱۹۶ مجریہ ۳۱- دسمبر ۱۸۹۰ء

طریقہ کارروائی اجراء ڈگری اون لوگونکی تنخواہ پر جو بابت بوتایت کی تنخواہ اراج کرپاتے ہین

جن لوگونکے گھر وگھوڑے بیل اونٹ رسالجات نقدی مرتھ خانہ و بگی خانہ میگزین وشترخانہ وغیرہ مین نقد تنخواہ پر نوکری دیتے ہین اور اون مین جو اشخاص مدیون ڈگری زر نقد ہوتے ہین اون پر عموماً اجراء ڈگیات کا ایسا طریقہ جاری ہے کہ اونکی تنخواہ مین سے واسطے وصول زر ڈگری وضعات ہوتی ہے ایسی صورت مین بخشیخانہ فوج و محکمہ کارخانجات وگیرائی سے اس امر کی نگرانی رکھی جاوے کہ وہ مدیون بحالت وضع ہوجانے حصہ تنخواہ خود کے اون راسونکی خوراک مین کسیطرح کی کفایت نہ کرسکین کہ جس سے وہ راس لاغر وکمزور ہوجاوین اور کارسرکار مین اونکی ناقابلیت کی وجہہ سے ہرج واقع ہو اور اگر اسکے خلاف کوئی مدیون کرے اور اسکی راس لاغر ونا کارہ ہوجاوے تو اطلاع اسکی محکمہ عالیہ کو لکھی آیا کرے۔

ہدایت نمبری ۲۰- مجریہ ۱۶- نومبر ۱۸۹۵ء

ملازمت فوج سے پہلے کا قرضہ ہو تو اوسکے وصول کی کارروائی جائداد مدیون سے کرائیجاوے اگر جائداد وغیرہ نہ ہو اور صرف تنخواہ بصیغہ ملازمان فوج پاتا ہو تنخواہ ملازمان فوج سے جسقدر روپیہ بابت قرضہ وضع کیے جانیکا قاعدہ ہے اسکے موافق روپیہ وضع ہوکر ڈگریدار کو ملجایا کرے۔

مجریہ ۲۲- نومبر ۱۹۰۲ء

مدیون کی تنخواہ سے بابت ڈگری سومی حصہ وضع ہوکر ڈگریداران کو دیاجایا کرے۔

ہدایت نمبری ۲۱ اسمبت ۱۹۶۲ مجریہ ۲۱- نومبر ۱۹۰۵ء

جو روپیہ خرید اسپ سواران نقدی کو دلایا جاوے اوسکی کارروائی تمسک گیرائی سے ہونا اور حسب عملدرآمد مجریہ ڈگریدار سے مقدم ایسا روپیہ وصول کرا دیا جانا مناسب ہے۔ باقی دیگر ضرورت شادی نکتہ کیلیے تمسک لکھا جاکر توسط گیرائی روپیہ دلایا جانا واجب نہین اسکو قطعی مسدود کیا جاوے۔

ہدایت نمبری ۲۲ مجریہ ۲۷- نومبر ۱۹۱۰ء

ڈگریداران کو بالا بالا روپیہ دینے کا طریقہ قابل مسدودی ہے جو ملازم راج مدیون ہوا وسکے کٹوتہ کیوقت جمع خرچ نویس اوس محکمہ کو جہان کا وہ ملازم ہے بہرحال موجود رہتا ہے حسب قاعدہ تنخواہ وضع کرکے زر ڈگری اوس محکمہ مین جہان سے

لکھا آیا ہے بھجوا دیا جاوے وہاں سے ڈگریدار کو دیا جاوے۔ آیندہ کیلیے ایسا صورت مین حساب وصول باقی کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ رہا اس سے پہلا معاملہ اوس کی بابت حساب وصول باقی کا خزانہ و کارخانجات بخشیخانہ قلعجات و بخشیخانہ جاگیر و فوجداری وغیرہ سے بامداد جمع خرچنویس اوس محکمہ کے جہان سے وصول ڈگری کیلیے لکھا آیا ہو مرتب کرکے بھیجدیا جاوے۔ اور محکمہ دیوانی وغیرہ اور نظامتون و تحصیلون سے جو روپیہ ڈگریون کا فصل پہ وصول کیا جاوے وہ بھی اسیطرح اوس محکمہ مین جہان سے لکھا آیا ہے بھیجدیا جایا کرے بالا بالا نہ دیا جایا کرے۔

اجرائے ڈگری غلہ کا قاعدہ

ہدایت نمبری ۸۰ مجریہ ۵ - دسمبر ۱۸۹۳ء

مقدمات وادوت غلہ مین فریقین کی طرف سے عذرات چند در چند ہوتے ہین۔ اسلیے ایسے دعاوی مین رسوم تو اوسی روز کے نرخ سے لیجاوے گو جس روز دعوی ابتدائی محکمہ مین یا مرافعہ محکمہ بالادست مین دایر ہوا اور اجرائے ڈگری کے وقت تعداد زر ڈگری کی اوس نرخ غلہ سے مقرر کیجاوے جو نرخ غلہ کا بتاریخ دائری مقدمہ اجرائے ڈگری تا کہ ڈگریدار اگر اصل غلہ متدعویہ لینا چاہے تو اوسوقت زر نقد سے اوسیقدر غلہ خرید سکے

جائداد غیر منقولہ کی ڈگری کا اجرا

دفعہ ۶۵ - دستور العمل

درصورتیکہ ڈگری کسی جائداد کی ہو تو ڈگریدار کو اوسکے قبضہ کے لیے صاف درخواست کرنی چاہیے۔

زمین کی چک بندی ہونیکی صورت مین اجرا کا قاعدہ

ہدایت نمبری ۸۵ - مجریہ ۱۹ - جولائی ۱۸۹۳ء

اگر کسیکو ڈگری دخلیابی زمین کی ملکر ناطق ہو جاوے اور قبضی زمین کی چکبندی مدیون کے نام بندو رہی ہو تو یہ امر کوئی ضروری نہین ہے کہ تا میعاد

چکبندی قبضہ مدیون کا بھی اراضی پر رہے اور مدعی ڈگریدار جسکے حق مین ڈگری ہوکر ناطق ہوگئی ہو عرصہ تک محروم رہے - مدیون کے نام سے زمین کا چک منتقل کرکے مدعی ڈگریدار کے نام باندہ دی جانے مین نقصان سرکاری بھی کچھ نہین جسطرح مدیون روپیہ جمع کراتا تھا ڈگریدار جمع کراتا رہیگا علاوہ ازین اسی قسم کے مقدمۂ فک الرہن رام نراین برہمن مدعی چنی لال بوہرہ مدعاعلیہ مین چک حسب الحکم ۹ - نومبر ۱۸۹۱ع منتقل کیے جانیکی تجویز ہوچکی ہے -

اجرائے ڈگری قبض مالاکلامی کے وقت اشتہار کا جاری کیا جانا

ہدایت نمبری ۳ ، مجریۂ ۹ - اکتوبر ۱۸۹۳ع

ہنگام اجرائے ڈگری قبض مالاکلامی کے بھی مثل کارروائی خط چھپی کر اجرائے اشتہار ہونا چاہیے -

ایسی شے منقولہ کی ڈگری کا اجرا جسکی تعداد قیمت قرار نہین پاسکتی

دفعہ ۱۱ ، دستور العمل

اگر ڈگری کسی ایسی شے منقولہ کی بابت ہوئی ہو کہ جسکی تعداد قیمت قرار نہین پاسکتی تو ایسی ڈگری کی بابت جب درخواست اجرا گذرے تو عدالت سے ایک حکمنامہ میعادی ایک ماہ تک کا بنام مدیون جاری ہوگا کہ موافق ڈگری کے تعمیل کرے - بصورت عدم تعمیل بعد ختم میعاد مذکور الزام عدول حکمی قایم ہوکر حسب ضابطہ فوجداری سے نسبت مدیون کے تجویز سزائے قید چھ ماہ تک کیجاویگی اور پھر وہ ڈگری قابل اجرا نہین رہیگی -

ضامن مدیون کے مقابلہ مین اجرا کا طریقہ

دفعہ ۱۲ ، دستور العمل

دوران مقدمۂ نمبری مین اگر کوئی ضامن ہوگیا ہو تو فیصلہ مقدمہ کیوقت مجوز کو چاہیے کہ ڈگری مین صاف درج کردے کہ مدعاعلیہ سے اگر زر ڈگری ادا نہ ہوگا تو ضامن سے وصول کرنیکی کارروائی کیجاویگی -

مجریہ ۹ جون ۱۸۸۸ء	اوّل اصل مدیون سے بابت زر ڈگری مطالبہ کیا جاوے اور جب وہ ادا نہ کر سکے تو ضامن سے وصول کیا جاوے -

مقدمہ اجرائے ڈگری کے داخل دفتر کیے جانے اور اوسکے مکرر برآمد ہونیکی کارروائی

جزو ہدایت نمبری ۸۲ مجریہ ۲۶ - اگست ۱۸۸۸ء	اگر زر ڈگری تمام وکمال وصول ہو گیا تو فہو المراد - اور اگر کچھہ باقی رہا اور ڈگریدار کچھہ اور نشاندہی نہین کر سکتا تو مسل داخل دفتر کیجاوے پھر جب ڈگریدار ضابطہ کے بموجب درخواست پیش کریگا پھر ڈگری جاری کیجاویگی -

جزو ہدایت نمبری ۱۸ - مجریہ ۷ - فروری ۱۸۹۰ء	اگر بقرقی جائداد کل ڈگری بیباق ہو گئی فہو المراد - اگر کسیقدر باقی رہگیا اور ڈگریدار دیگر جائداد کی نشاندہی نہین کر سکتا تو اجرائے ڈگری کا مقدمہ مذکور داخل دفتر کیا جاویگا اور فیصلہ مین شمار ہوگا - گو کہ قطعی مطالبہ بیباق نہین ہوا - پھر جب کبھی مدعی مدیون کی جائداد کی نشاندہی کریگا اور درخواست گذرانیگا تو پھر دوسرا مقدمہ اجرائے ڈگری کا دایر ہو کر اوسمین کارروائی عمل مین آویگی اسیطرح ہر ایک ڈگری کی بابت عمل ہوگا ایسا نہین ہو سکتا کہ جبتک کل ڈگری دس بیس پچاس برس تک بیباق نہ ہو مقدمہ اجرائے ڈگری کا زیر تجویز تصور کیا جاوے - جس سے انتظام سررشتہ اور نگرانی کارروائی مقدمات مین نہایت عظیم فتور پیدا ہوتا ہے اور نگرانی نہین ہو سکتی - اور واضح رہے کہ جب ڈگریدار دوسری مرتبہ درخواست پیش کرے تو اوس سے نقل اور کاغذ فیس طلبانہ لیا جانا کچھہ ضرور نہین ہے -

ہدایت نمبری ۵۵ مجریہ ۲ - جولائی ۱۸۹۱ء	(الف) جب[1] کوئی ڈگریدار ڈگری کا اجرا چاہے تو تحریری درخواست پیش کرے اور جسطرح کی امداد چاہے یعنی بسبیل زر ڈگری کی بقرقی و نیلام جائداد منقولہ یا غیر منقولہ یا مقیدی مدیون یا وضع کرانے حصہ تنخواہ وغیرہ تو اوسکو درخواست مین مفصل درج کرے تب اوسکے بموجب مقدمہ بصیغہ اجرائے ڈگری نمبر پر درج ہو کر کارروائی اجرا کی عمل مین آوے اور جسقدر روپیہ کی حسب نشاندہی ڈگریدار وصولی ہو جاوے وہ اوسکو دیا جاوے اور باقی کیواسطے اگر مدیون

[1] جزو ہدایت نمبری ۵۵ ۱۸۹۱ء ہم مضمون دفعہ ۹۲ - دستور العمل ہے - من مؤلف

اپیل نہ ہوا اور ڈگریدار نہ بتا سکے تو بتجویز حکم وہ مسل اجرائے ڈگری کی داخل دفتر کردیجاوے مگر شامل مسل نمبری کے رکھی جاوے۔

(ب) اوسکے بعد جب مدعی پھر درخواست باقیماندہ زر ڈگری کی کرے تو اوسیطرح دوسری مسل بنائیجاوے اور کارروائی کیجاوے اور بعد ختم کارروائی پھر وہ مسل بھی داخل دفتر ہو کر ہمراہ مسل نمبری کے کردیجاوے اور یہ جو ناقص طریقہ جاری ہے کہ ڈگریدار کی درخواست پر واسطے مال ضبط وغیرہ کے ناظم کو لکھدیا گیا لیکن تعمیل کرانیکا انتظار نہ کیا گیا اور مسل اجرائے ڈگری کی دفتر مین دیدیگئی اور پھر کچھ خبر نہ لیگئی یہ طریقہ نامناسب ہے جبتک کہ تعمیل ہو کر نظامت سے جواب نہ آوے تب تک مسل اجرائے ڈگری زیر تجویز رہے جب نظامت سے جواب آجاوے کہ اسقدر روپیہ دیدیا گیا یا کچھ نہین ملا اور مدیون پیداوار کو لے گیا تب مسل داخل دفتر کیجاوے اور آیندہ فصل پر جب ڈگریدار درخواست کرے تو پھر اوسوقت دوسری مسل بنائیجاوے۔

ہدایات متفرق متعلق اجرائے ڈگری

ہدایت نمبری ۹۱ تحریرۂ ۱۳- مارچ ۱۸۸۶ع

حاکم باختیار خود اپنی ذاتی ڈگری کا اجرا اپنے محکمہ مین نہ کیا کرین مثلاً ناظم ڈگریدار ہو تو معرفت تحصیلدار کے کارروائی وصول کیجاوے اور تحصیلدار ڈگریدار ہو تو معرفت نظامت کارروائی ہوا کرے۔

ہدایت نمبری ۹۳ تحریرۂ ۳۰- ستمبر ۱۸۸۸ع

جب پشت ڈگری اندراج رقوم وصول شدہ سے خالی[۱۵] نہ رہے تو زبانی ہدایات حصول نقل ڈگری کی کرنا جائز نہین ہے سادہ کاغذ ڈگریدار سے لیکر اوس ڈگری مین چسپان کیا جاکر عنوان مقدمہ لکھدینا اور مہر و دستخط حکام ہو جانا مناسب ہین۔

ہدایت نمبری ۹۵ تحریرۂ ۲۰- اپریل ۱۸۸۹ع

اگر وکالت نامہ مین خاص تشریح نہ ہو تو وکالتنامہ مشمولہ مسل نمبری کے ذریعہ سے اوسکے اجرائے ڈگری کے مقدمہ مین بھی پیروی ہو سکتی ہے۔

ہدایت نمبری ۱۰۱ تحریرۂ ۴- جنوری ۱۸۹۱ع

اگر کوئی شخص اپنا یا فتنی روپیہ ظاہر کرکے اجرائے ڈگری مین معرفت دوسرے شخص کے عدالت سے لینا چاہے تو ایک رقم یا چند رقوم خاص کو مختارنامہ مصدقہ

[۱۵] یعنی جب جگہ پشت ڈگری پر واسطے اندراج وصول باقی نہ رہی ہو۔ من مؤلف

عدالت کے ذریعہ سے وصول کرسکتا ہے جو دو آنہ کے اسٹامپ پر تحریر ہوگا اور پھر دوسری رقم کے وصول کیلیے مختارنامہ مذکور کارآمد نہ ہوگا۔

اور درصورتیکہ مختارنامہ مین خاص کسی مقدمہ کا ذکر درج ہوا اور یہبی صاف صاف لکھا گیا ہو اس مقدمہ مین جسقدر رقومات واجب الوصول ہونگی اس مختارنامہ کے ذریعہ سے مختار وصول کرسکتا ہے تو اوس ایک ہی مختارنامہ کے ذریعہ سے جبتک وہ منسوخ نہ ہوجاوے مختار وصول کرتا رہیگا لیکن تصدیق ایسے مختارنامہ کی نظامت یا منصفی یا عدالت مین ہوگی اور حاکمان مذکور کو واجب اور لازم ہوگا کہ جسطرح تصدیق کرکے ایک نقل اوسکی کتاب مین رکھین اور مختارنامہ بعد تصدیق واپس دیدیا کرین اور اوسی کتاب مین رسید مختار کی لے لیا کرین۔

ہدایت نمبری ۱۸ا مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۳ء مجریہ ۲۔ جنوری ۱۸۹۶ء

مقدمات اجرائے ڈگری مین یون عملدرآمد رہنا چاہیے کہ جن ٹھکانجات کے وکلا جوابدہی کرتے ہین اور اونکے ٹھکانونکے کچہری کا غذات پیش ہوتے ہین اون ٹھکانجات کے وکلا کو ٹھکانہ کا کاغذ کچہری بابت وصولیابی روپیہ کے پیش کرنے پر روپیہ دیدیا جاتا ہے اور لوگونکے مختار عام کو بلا مختارنامہ باضابطہ جسمین وصولیابی روپیہ کا بہی اقرار درج ہو روپیہ نہ دیا جاوے۔

ہدایت نمبری ۵۳ مجریہ یکم مئی ۱۸۹۸ء عیسوی

اجرائے ڈگری کا نقشہ ماہواری ہر محکمہ سے حسب ذیل آیا کرے۔

نام محکمہ۔ تعداد مقدمات منفصلہ۔ تعداد رقم جسکی ڈگری کا اجرا کرایا گیا تہا۔ تعداد رقم جو اوسمین سے ماہ حال مین ڈگریداران کو ملا۔ کیفیت

ہدایت نمبری ۶۲ مجریہ ۹۔ جون ۱۸۹۸ء

خوراک مویشی ڈگریداران کا روپیہ جو درج کہرڑہ ہوا ہو اوسکو تحصیلدار باختیار خود یابندہ کو باخذ رسید دیسکتے ہین اور کہرڑہ مین اوسکے نام لکہہ سکتے ہین۔

ہدایت نمبر ۲۲۔ مجریہ ۲۰۔ نومبر ۱۸۹۵ء

عدالت ہائے ماتحت مین ایسا عملدرآمد جاری ہے کہ مقدمہ اجرائے ڈگری جب کوئی ہنڈیدار روپیہ میتی پر جمع نہین کراتا تو اوس سے جرمانہ وسود وصول کیا جاتا ہے

عدالت مین جمع کیا جاتا ہے مدیون یا ڈگریدار کو مجرا نہین ملتا چنانچہ ایک مقدمہ مین اس تعلق عوزر کر کے ۱۵- جنوری ۱۹۰۵ع کو یہ قرار پایا کہ ایسی ہنڈویات بمطالبہ زر ڈگری جو داخل ہوتی ہین وہ سرکاری روپیہ کی نہین ہوا کرتین بلکہ وہ روپیہ یا فتنی مدیون یا ڈگریدار ہوا کرتا ہے اوسکا جرمانہ وسود دونون راج مین جمع کیا جانا مناسب نہین بلکہ ایسا مناسب ہو کہ زر جرمانہ جو بقدر ۲؎ فیصدی لیا جاتا ہے وہ تو جرمانہ مین جمع کیا جایا کرے اور زر سود ڈگریدار کو ملا کرے جسکی مقدار ۱۲ فیصدی ہے۔ تاکہ مدیون سبکدوش ہو اور ڈگریدار کو روپیہ زیادہ ملے کیونکہ یہ سود اسی ہنڈوی کے روپیہ کا ہے جو مدیون نے داخل کی ہے پس اسکا نفع مدیون کو ہی ملنا چاہیے اگر زر ہنڈوی مدخلہ سے زر ڈگری بیباق ہو جاوے تو ایسی ہنڈوی کا سود جو وصول ہو مدیون کو واپس ملنا مناسب ہے۔ اسلیے ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ جب ایسی ہنڈویات کا زر جرمانہ وسود بوجہ انقضائے میعاد ہنڈوی وصول ہو تو جرمانہ راج مین جمع کیا جایا کرے اور زر سود ڈگریدار کو ملا کرے۔ بصورت بیباقی ڈگری اور زر ہنڈوی زر سود مدیون کو ملا کرے۔

مجریہ ۲۶- اپریل ۱۹۰۵ع | جو زر ڈگری یا زر رہن یا کوئی اور روپیہ متعلقہ صیغۂ عدالت دیوانی امانتاً داخل ہو وہ ایک سال تک بانتظار مالک رکھا جاوے اور بعد ازان خزانہ بھیجدیا جاوے اور بروقت پیرگی اسکی منظوری طلب کر لیجایا کرے۔

مجریہ ۱۰- مئی ۱۹۰۵ع | تا بیباقی زر ڈگری مدیون جائداد کو رہن یا بیع یا ہبہ وغیرہ نہ کر سکینگے اگر کرینگے تو وہ انتقال جائداد غیر منقولہ کا بمقابلہ ڈگریدار ناجائز متصور ہوگا۔

مجریہ ۷- اکتوبر ۱۹۰۵ع | بایام قحط سالی ہر قسم کی کارروائی اجرائے ڈگری کی بند رکھنی چاہیے۔

ہدایت نمبری ۴۸ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ع
مجریہ ۱۱- فروری ۱۹۰۸ع | جملہ ناظم اور وہ تحصیلدار جن کو اختیارات عدالتین حاصل ہین مقدمات خط چیپی و اجرائے ڈگری وغیرہ مین حال بقایا کا محکمۂ دیوانی سے بھی دریافت کر لیا کرین۔

قاعدہ اُن ڈگریونکے اجرا کا جو ایک مدیون پر کئی ڈگریداران نے حاصل و جاری کرائی ہون

ہدایت نمبری ۱۰۶ - مجریہ ۸ - نومبر ۱۸۶۳ء دستور العمل مطبوعہ

(۱) اگر کسی مدیون کے کئی قرضخواہ ہین تو ان مین سے جو شخص کہ پہلے نالش دایر کرکے بعد حصول ڈگری کو جاری کرادیگا وہی پہلے مستحق پانیکی[۱] زر ڈگری کا ہوگا۔

(۲) درصورتیکہ ایک ہی روز چند قرضخواہونکی طرف سے نالش دایر ہونگی تو جس شخص کو پہلے ڈگری ناطق ملجاویگی اور وہ اپنی ڈگری کا اجرا بھی سب سے پہلے کراویگا تو اوسکو مقابلہ دیگر ڈگریدارونکے پہلے زر ڈگری ملیگا۔

(۳) اگر کسی شخص نے ڈگری ناطق تو سب سے پہلے حاصل کرلی لیکن اُسکا اجرا نہین کرایا تو جو شخص کہ سب سے پہلے ڈگری کا اجرا کراویگا وہی بمقابلہ دیگر ڈگریدارونکے مستحق پہلے پانے زر ڈگری کا ہوگا۔

(۴) اگر ایک ہی روز چند درخواست ڈگریونکے اجرا کی گذرینگی تو اس صورت مین اُن جملہ ڈگریداران کو استحقاق وصولی زر ڈگری کا بقدر زر ڈگری اپنی اپنی کے متصور ہوگا۔

(۵) اگر کسی ڈگریدار نے اپنی ڈگری کے اجرا مین مدیون کی جائداد قرق و نیلام کرائی مگر دوسرے ڈگریدار نے جو بغیر کرانے اجرا کے خاموش بیٹھا ہوا تھا بعد مین درخواست پیش کردی کہ مجکو بھی بقدر حصہ میری ڈگری کے منجملہ زر نیلام کے حصہ ملجاوے تو ایسی درخواست ڈگریدار مذکور کی قابل پذیرائی عدالت کے نہ ہوگی۔ کیونکہ جس شخص نے پیروی کرکے اپنی ڈگری کا اجرا کرایا وہ وصولی زر ڈگری سے محروم رکھا جاوے اور دوسرا ڈگریدار کہ جس نے کچھ کوشش اور پیروی نہین کی تھی فائدہ اوٹھالیوے یہ مقتضائے انصاف نہین ہے۔

ہان اگر کچھ روپیہ بعد وصولی ڈگری ڈگریدار مذکور سے بچ رہے تو البتہ اوسکو ڈگریدار ثانی حسب مطالبہ اپنی ڈگری مین قرق کراکر وصول کرسکتا ہے مگر راج کی باقی سب سے مقدم رکھی جاوے اور سب سے پہلے راج کی باقی وصول کیجاوے۔

مجریہ ۱۳ جولائی ۱۸۶۶ء | ہدایت نمبری ۱۰۶ ۱۸۶۳ء دفعہ ۲ - اسطرح ترمیم کیجاسے کہ درصورتیکہ چند قرضخواہونکی

[۱] یعنی وصول - من مولف

طرف سے نالش دایر ہونگی اون مین سے جو ڈگریدار ڈگری ناطق ہونیکے بعد ڈگری کو دو ہفتہ کے اندر جاری نہین کراویگا تو اوسکا حق اوس زر نیلام مین کہ جو دوسرے ڈگریدار کی کوشش و اجراء سے حاصل ہوا ہے بمقابلہ اوس ڈگریدار کے فایق متصور نہ ہوگا۔

کارروائی تقرری بجپت و شمول ڈگریات بجپت مقررہ سابقہ

دستور العمل نمبر ۵ دفعہ ۱۲۲ — جو مدیون ملازمان راج تنخواہ راج سے پاتے ہین خواہ نقد یا زمین یا گانون اور اون سے سبیل وصول ڈگریات کی بوضع تیسرے حصہ اونکی تنخواہ کے بطور بجپت کے کیجاتی ہے وہ عملدرآمد اس قاعدہ سے علیحدہ ہے۔ اس قاعدہ کا کچھ اثر نہین پڑیگا۔

دفعہ ۱۲۳۔ دستور العمل — جن لوگونکو جائداد راج سے بطور ٹھکانہ ملی ہوئی ہے اونکو یہ استحقاق حاصل ہے کہ عدالت ہائے راج مین اپنی درخواست اس مضمون سے پیش کرین کہ آمد و خرچ ٹھکانہ پر لحاظ ہوکر ایک رقم معینہ واسطے ایسے ڈگریداران کے کہ جنکی ڈگریان صادر ہو رہی ہین مقرر کردیجاوے تاکہ ڈگریداران کو حسب رسد اوس رقم بجپت مین سے روپیہ ملتا رہے۔

دفعہ ۱۲۴۔ دستور العمل — سوائے اشخاص مذکورہ کے اور لوگونکو استحقاق تقرری بجپت کا نہین ہے۔

دفعہ ۱۲۵۔ دستور العمل — جو ڈگریان کہ کسی خاص جائداد مکفولہ پر نافذ ہوگئی ہونگی وہ ڈگریان شمول کیے جانیکے قابل نہین ہونگی بلکہ اون ڈگریونکا روپیہ اسی جائداد سے دلایا جاویگا۔

دفعہ ۱۲۶۔ دستور العمل — بروقت تقرری بجپت کے درخواست دہندہ کو واجب اور لازم ہوگا کہ فہرست آمدنی و خرچ کی صحیح صحیح جسطرح پر کہ عدالت طلب کرے مرتب کرکے داخل کردیوے اور فہرست ڈگریداران کی اوسکے ساتھ پیش کرے۔

دفعہ ۱۲۷۔ دستور العمل — عدالت کو واجب ہوگا کہ ایسے ڈگریداران کو باجرائے اشتہار عام اور نیز اطلاع خاص دیکر تاریخ معینہ پر اونکے مواجہہ مین کاغذات آمد و خرچ ملاحظہ کرلے اور ڈگریداران مذکور کو سنا اور سمجھا دیوے اگر ڈگریداران رقم آمد و خرچ کو تسلیم کرکے کچھ عذر نہ کرین تب کاغذ خلاصہ ٹھکانہ کو

منظور کریگی اور درصورتیکہ عذر پیش ہو تب اوسپر تحقیقات اور غور کریگی۔

دفعہ ۱۴۸۔ دستور العمل | اگر کوئی ڈگریدار اندراج فہرست ڈگریداران مذکور سے باقی رکھا گیا ہو اور وہ ڈگریدار بھی حاضر ہو کر درخواست شمول بچت اپنی ڈگری کی بھی کریگا تو بعد استفسار از وکیل ٹھکانہ اور وجہہ اوسکے عدم اندراج کی تحقیق کرکے بصورت مناسب اوسکی ڈگری بھی شامل فہرست ڈگریداران کے کیے جانیکے لیے حکم دیویگی اور جو قرضخواہ کہ اپنے اپنے قرضہ کی فہرست پیش کرکے تین مہینہ کے اندر نالش حسب ضابطہ عدالت مجازمین رجوع کرکے ڈگریان حاصل کرلیوینگے تو جو ایسی ڈگریان کہ بعد تقرری بچت صادر ہونگی اور اونکے ڈگریدار درخواست شمول بچت کیجانے اپنی ڈگریونکے بعدمین پیش کرینگے تو ایسی درخواست اونکی قابل پذیرائی متصور ہو کر بعدمین شمول بچت ایسی ڈگریان بھی کیجاوینگی۔ لیکن جو قرضخواہ کہ فہرست داخل نہین کرینگے اور تین مہینے کے اندر نالش رجوع نہین کردینگے تو وہ ڈگریان شمول بچت کیجانیکے قابل نہین متصور ہونگی بلکہ ادیبا باقی زرڈگریہائے شمولہ بچت پھر ایسی ڈگریان قابل اجرا ہونیکے متصور ہونگی ٹھکانہ کی طرف سے پھر درخواست تقرری بچت کی کسی وجہہ پر گذریگی تب از سرنو کارروائی حسب تشریح بالا عمل مین آویگی۔

مجریہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۸ع | حکام ماتحت ڈگریداران کی ڈگری شمول بچت کرنیکی تجویز صادر کرکے مسل محکمہ عالیہ نہ بھیجا کرین فریق ناراض کو مرافعہ کرنیکا اختیار حاصل ہے۔

مجریہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ع | ڈگریداران کی ڈگری شامل بچت مدیونان کیجاکر کارروائی ایصال کی ہوا کرے

مجریہ ۲ مئی ۱۹۰۳ع | بچت کی ایصال محکمہ عالیہ کے فیصلہ کی رو سے کرائیجایا کرے۔

مجریہ یکم اگست ۱۹۰۳ع | زربچت ڈگریداران وصول کرکے امانت سے عدالت دیوانی مین بھیجی جاتے ہے محکمہ دیوانی یا خزانہ مین بشمول دیگر جمع کے نہ بھیجی جایا کرے۔

ہدایت نمبری ۴۷ ۲ ستمبر ۱۹۱۱ع
مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۲ع | جن مدیونان کے ذمہ ابقایا راج بھی ہے اور ڈگریات بھی ہین اور دونون کے واسطے قسط یا بچت مقرر ہے تو اوسی قسط یا بچت کی موافق روپیہ وصول ہونا چاہیے تاکہ احکام ناطقہ مین کوئی تغیر تبدل واقع نہ ہو کیونکہ تقرر بچت یا قسط کیوقت

محکمہ مجوزین ہر طرحپر لحاظ کر لیا جاتا ہے کہ بقدر وصول ہونا ممکن ہے اگر اوس سے زیادہ وصول کیا جاوے تو بیشک ہمین دقت اور باعث خرابی اور پریشانی مدیون کا ہے اور جنکے واسطے بچت یا قسط مقرر نہین ہے تو ایسے مدیون کے ذمہ بقایا راج اور جرمانہ طلبانہ ڈگریات وغیرہ ہین تو جسقدر روپیہ اوس سے وصول ہو اوس سے بحساب رسدی روپیہ بقایا راج و دیگر مطالبہ جات ڈگریات وغیرہ مین دلایا جانا مناسب ہو تا کہ نہ وصول بقایا راج مین کچھ ہرج ہو نہ دیگر مطالبات سرکاری مین عدم وصولی کا اعتراض ہو اور نہ ڈگریداران کو موقع شکایت کا ملے۔ یعنی ابتک جو رسدی کا قاعدہ جاری نہین ہے اسکا جاری کیا جانا ان تمام دقتونکے رفع کیے جانیکو کافی ہے۔

قسط بندی ڈگریات

ہدایت نمبری ۱۰۵ مجریہ ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۰ء

صدر اور نظامتون مین بمقدمات اجرائے ڈگری عدالت دیوانی ایک ناقص طریقہ یہ جاری ہے کہ مدعی کی درخواست اجرائے ڈگری پر لحاظ نہین ہوتا بلکہ درخواست مدعی کے گذرنے پر حکام نے یہ لازم سمجھ رکھا ہے کہ درمیانی ایک ایسی تجویز کیجاوے کہ جو بطور قسط بندی وغیرہ کے ہو مثلاً مدعی نے درخواست کی کہ ڈگری کا اجرا بذریعہ نیلام فلان جائداد مدیون کے کر دیا جاوے تو حکام عدالت بجائے اسکے کہ انکی درخواست کے بموجب باضابطہ کارروائی کرین اوّل مدیون کو بلا کر یہ حکم لکھتے ہین کہ بقدر نقد بالفعل مدیون دیدیوے اور باقی اسطرح پر ادا کرے۔ اور یہ کارروائی ہر ایک مقدمہ مین لازمی اور لابدی قرار دیگئی ہو اسکے بعد جب وہ وقت مقررہ اجرائے ڈگری کا گذر جاتا ہے اور مدعی پھر درخواست کرتا ہے تب پھر کارروائی اجرا کی عمل مین آتی ہے اور اسطرح سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کسی عدالت مین ایک سو مقدمہ مین ڈگری مدعیان کی ہوئی ہے تو اسیقدر مقدمہ درمیانی تقرری قسط بندی وغیرہ کے مرتب ہوتے ہین اور پھر اسیقدر مقدمات بعد مین اجرائے ڈگری کے بنائے جاتے ہین۔

یہ کارروائی بالکل فضول ہے - پس ہدایت کیجاتی ہے کہ جب کوئی مقدمہ عدالت سے فیصلہ کمل پاکر ڈگری بحق مدعی ہوجاوے اور مدعی درخواست اجرائے ڈگری کی کرے تو بجائے اسکے کہ بلا سبب بطور قاعدہ لازمی کے ایک درمیانی مقدمہ اجرا کا بنایا جاوے - مناسب یہ ہوگا کہ مدعی کی درخواست کے بموجب اگراوسمین کوئی وجہہ نامنظوری کی نہین ہے ڈگری کا اجرا بقرقی ونیلام جائداد یا مال منقولہ پیداوار یا مقیدی مدیون جیسا کہ مناسب اور واجب ہو کیا جاوے اور جو یہ ناقص قاعدہ جاری ہے کہ باوجودیکہ مدعی کی درخواست اجرائے ڈگری کی بقرقی ونیلام جائداد مدیون گذرجاتی ہے مگر پھر بھی عدالت مدعی کی درخواستونکے گذرنیکا انتظار کرتی ہے یعنی پہلے مدعی مکرر درخواست قرقی کی گذرانے اور جب قرقی ہوجاوے تو پھر درخواست دلاپانے روپیہ کی گذرانے تب اسکو ملے یہ طریقہ ناقص متروک کیا جاوے جبکہ پہلی مرتبہ مدعی کی درخواست اجرا بقرقی ونیلام گذرچکے تو پھر انتظار دیگر درخواستونکے گذرنیکا بالکل نہین کرنا چاہیے بعد ختم میعاد اشتہار قرقی کے اگر کوئی مانع نہین ہے تو حاکم کو خود حکم نیلام کا دینا چاہیے اور ایسے جاگیر دار اور تنخواہ دار وغیرہ مدیون کی جائداد اور کوٹری سکن قرقی ونیلام سے مستثنیٰ رہیگی کہ جسکی جائداد وراج سے نکلی ہے اور ایسی جائداد عطیہ راج کی سالانہ آمدنی سے ایک مناسب حصہ پر کارروائی اجرائے ڈگری عمل مین آویگی اور جب جائداد نیلام ہوجاوے تو اسکی قیمت کا روپیہ ڈگریدار کو خود عدالت بلاکر باخذ رسید حوالہ کردے کہ اس صورت مین صدہا بلکہ ہزارہا مقدمات درمیانی اجرائے ڈگری اور نمبری ڈگری کے بیفائدہ مرتب ہوا کرتے ہین اور ڈگری کے اجرا مین بلا سبب تاخیر ہوتی ہے یہ سب نقص رفع ہوجاینگے اور ڈگریداران کو زر ڈگری جلد تر وصول ہوگا اور ناحق سالہاسال تک نالان اور خراب ہونگے

اگر کسی مقدمہ مین قسط بندی کا قرار دینا مناسب ہے تو باندراج وجوہ اوّل نمبری مقدمہ مین ہنگام صدور ڈگری کے قسط بندی کردیجاوے - اگر نمبری مقدمہ مین نہوئی ہوا ور ہنگام اجرا کے قرار کا مقرر کیا جانا بوجوہات لازم اور مناسب ہو تو اوس خاص صورت کیواسطے ممانعت نہین ہے مگر حکام کو ایسی درمیانی کارروائی کا لازمی سمجھ لینا ناواجب ہے -

دفعہ ۱۶۔ دستور العمل اجرائے ڈگری کے مقدمہ مین بغیر درخواست اور رضامندی ڈگریدار حاکم عدالت خود بتجویز قسطبندی بلا کسی خاص وجہہ کے جسکی تشریح حاکم کو اپنی تجویز مین لکھدینی ہوگی کر کے مقدمہ داخلدفتر نہ کرسکیگا۔

ہدایت نمبری ۸ مجریہ یکم فروری ۱۸۹۶ء اگر کسی ڈگری کی بابت باہم فریقین کے قسطبندی قرار پاجاوے تو وہ قسطبندی معاہدۂ جدید تصور نہین ہوگا۔ اور قسط منقضی شدہ کی بابت حسب ضابطہ درخواست وصول ہمیشہ پیش کرسکتا ہے۔[۵۱]

اجرائے ڈگری متعلق زمینداران (کاشتکاران)

ہدایت نمبری ۱۲۔ مجریہ ۲۶۔ جون ۱۸۹۴ء اجرائے ڈگری نسبت زمینداران مین کارروائی اسطرح مناسب ہے کہ اول بعد دائری[۵۲] مقدمۂ اجرا نسبت مدیون زمیندار قسطبندی مناسب کیجاوے۔ اگر بذریعہ قسط مدیون درستی[۵۳] ڈگریدار کی نکرے تو بضبطی مال پیداوار مدیون سے ایک حصہ مناسب سے زر ڈگری وصول کرایا جاوے۔ اگر مال پیداوار کو بھی مدیون خورد برد کر جاوے تو مال مویشی مدیون علاوہ آلات و بزگاوان کشاورزی نیلام کرایا جاکر زر ڈگری ڈگریدار کو وصول کرایا جاوے۔

ہدایت نمبری ۱۲۔ مجریہ ۱۴۔ جولائی ۱۸۹۵ء کاشتکاروں کے بوہرونکو جو ڈگریدار سے مقدم مال پیداوار دلانیکا عمل جاری ہو وہ نادرست نہین ہے

---

۵۱ ایک مقدمہ مین نظامت سے ۲۱۔ دسمبر ۱۸۸۸ء کو ا[illegible] کی ڈگری بحق مدعی ہوگئی۔ ۲۴۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو فریقین نے لعہ کے اسٹامپ پر بابت ادائے ڈگری مذکور اسطرح پر فیصلہ کرکے نظامت مین داخل کیا کہ مبلغ [illegible] تو اب دیدیے اور مابقی سدری ایکم سمت ۱۹۴۶ کو دینگے آیندہ ہمیشہ فصلانہ دیتے رہینگے۔
ناظم جی نے اوسکو تصدیق کرکے شامل مسل کردیا۔
جب ماہ مذکور کی قسط مدعا علیہ نے ادا نہین کی تو مدعی نے بذریعہ درخواست اجرائے ڈگری کے درخواست دلایانے ڈگری کی چڑھی ہوئی قسط کے پیش کی۔
ناظم جی نے اجرائے ڈگری کی کارروائی کو جاری کرکے کچھ روپیہ بھی دلایا اور آیندہ کیواسطے یہ حکم دیا کہ ماہ نقد مدعیان کو ادا کرین اور آیندہ ہمیشہ فصلانہ دیتے رہین۔
اسکے مرافعہ پر سرداران اپیل نے حکم دیا کہ مسل تو لایق داخلدفتر ہے اور مدعیان کو اختیار ہے کہ اوس معاہدہ کے مطابق نالش باضابطہ کرکے ڈگری حاصل کرلین۔ اسکا مرافعہ محکمۂ عالیہ مین گذرا اوس پر یہ تجویز ہوئی کہ ناظم جی نے جو فیصلہ باہمی کو ضمیمۂ ڈگری ۲۱۔ دسمبر ۱۸۸۸ء تصور کیا بیشک درست تھا مگر ماہ دلانیکا حکم خلاف ضابطہ تحریر کیا۔ اور سرداران اپیل نے جو بموجب معاہدہ کے نالش کرنیکا حکم دیا یہ بھی بیضابطہ ہوا۔ کوئی جدید معاہدہ فریقین مین نہین ہوا تھا بلکہ جو ۲۱۔ دسمبر ۱۸۸۸ء کو ڈگری نظامت سے ہوئی تھی اوسکی بسلسل ادا کی بابت فریقین مین باہم قسطبندی ہوئی تھی اوسکو باندراج کاغذ اسٹامپ تصدیق کرادیا تھا پس وہ قسطبندی جدید معاہدہ تصور نہ ہوگا۔ اور ایسی قسطبندی مقدمہ کی بابت ڈگریدار قسط منقضی شدہ کی درخواست ہمیشہ کرسکتا ہے فقط من مؤلف

۵۲ دائری مقدمۂ اجرا سے مطلب درخواست اجرائے ڈگری پیش کرنے سے ہے۔ من مؤلف

۵۳ درستی ڈگریدار بمعنی ایفائے زر ڈگری ڈگریدار ہے۔ من مؤلف

مجریہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء — جن لوگون نے ایام قحط سالی مین بوہرون سے قرض لیکر بسر کی ہو اون سے اوّل بوہرون کو روپیہ دلایا جاوے بعد ازان بقدر مناسب بلحاظ زیر باری زمینداران کاشتکاران کے ڈگریدارونکو بطریق مناسب دلایا جاوے۔

ہدایت نمبری ۵۰ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۲ء مجریہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء — مقدمات اجرائے ڈگری نسبتی مدیونان کاشتکاران دیہہ خالصہ کا نقشہ مرتب کرکے تحصیلدارون تعلقہ دارونکے پاس بھیجدیا جایا کرے کہ بروقت لٹائی مال پالتی بٹ سے سومی حصہ وضع کرکے بھیجدین کہ کاشتکاران خالصہ کو ضبطی سے زیر باری نہ ہو۔

مجریہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء — درخواست ہائے اجراے ڈگری نسبتی زمینداران کا نقشہ فصل خریف کیلیے آسوج سُدی ۱۵ تک اور فصل ربیع کیلیے چیت سُدی ۱۵ تک پیش ہوجانا ضروری ہے۔ وقت مقررۂ بالا تک اگر درخواست پیش نہ کیجاوے تو نقشہ وقت پر تیار ہوکر کارروائی نہین ہوسکتی۔

اجرائے ڈگری نسبتی مدیونان لاوارث

ہدایت نمبری ۱۳۰ مجریہ ۱۵- مارچ سنہ ۱۹۱۰ء — جب کوئی مدیون لاوارث مرجاوے تو حسب ضابطہ اسکی لاوارثی کا مقدمہ بنایا جاوے۔ اسکی تجویز کے بعد مقدمۂ اجرائے ڈگری اسکی بموجب کارروائی کیجاوے۔

ہدایت نمبری ۱۹- مجریہ ۱۰- اپریل سنہ ۱۹۱۱ء و مجریہ ۲۰- اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء — درباب نیلام جائداد مدیون لاوارث جایز ہے کہ جب کوئی مدیون ڈگری لاوارث فوت ہوجاوے تو اسکی جائداد پر اوّل حق خالصہ قایم کرکے بمقابلہ سرکار کارروائی اجرائے ڈگری کی کرنا چاہیے لیکن اس امر کو تحقیق کرلیا جاوے کہ متوفی کے ذمہ کوئی مطالبہ سرکاری ہے یا نہین اگر ہو تو اسکو مقدم الوصول سمجھنا چاہیے اور بعد وصول مطالبہ سرکاری باقی زر نیلام ڈگریدار کو دینا چاہیے اور بعد بیباقی ڈگری پھر بھی کچھ بچے تو اسکو بصیغۂ لاوارثی جمع کرنا چاہیے۔

انتقال ڈگری کا قاعدہ

مجریہ ۲۰- اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء — انتقال ڈگریات کا بیعنامہ کاغذ اشٹامپ پر لکھے جانیکی ضرورت نہین ہے بلکہ سادہ کاغذ پر بطور اقرارنامہ

اب جاری ہے اسی کے بموجب آیندہ بھی عملدرآمد رہے۔

مجریہ ۱۰ جون ۱۸۵۶ء ڈگریات قرضہ وغیرہ زر نقد کی فروختگی کا جو طریقہ جاری ہے درست ہے لیکن ڈگریات بیع یا رہن مکانات وغیرہ جائداد منقولہ کا بیع یا رہن ہونا جائز ہے۔ ایسے معاملات مین بیعنامہ یا رہن نامہ جدید لکھا جاوے اور ڈگری بمنزلہ دوسری خط کے اوسکے ساتھ دیجاوے اور اوسکی پشت پر بیع یا رہن کا حال بطور دستاویز جدید کے لکھا جاوے۔

ہدایت نمبری ۹۰ مجریہ ۲۶ اگست ۱۸۵۸ء درخواست داخل خارج انتقال ڈگری کے ساتھ نقل ڈگری کی اگر ڈگری ۱۶۰ تک کی ہو ۸ کے اسٹامپ پر اور ۱۶۰ سے زیادہ کی ہو تو ۸ کے اسٹامپ پر نقل داخل ہونی چاہیے

دفعہ ۲۱۳۔ دستور العمل ڈگریدار ڈگری زر نقد کو اختیار ہے کہ کسی دوسرے کے ہاتھ اپنی ڈگری فروخت کرے لیکن ایک عرضی کاغذ اسٹامپ متفرقہ سوال پر مضمون فروخت ڈگری مع نام مشتری لکھکر اور ڈگری مذکور مع نقل اگر ڈگری ۱۶۰ تک کی ہو تو ۸ کے اسٹامپ پر اور اگر زایداز ۱۶۰ ہو تو ۸ کے اسٹامپ پر بمنشائے ہدایت نمبری ۹۰ مورخہ ۲۶۔ اگست ۱۸۵۸ء اوسکے ساتھ شامل کرکے اوس عدالت مین پیش کرے جہان سے ڈگری ہوئی ہے اور پشت ڈگری مذکور پر خود بایع یہ لکھدے کہ یہ ڈگری مین نے فلان کے ہاتھ فروخت کی اور تصدیق عدالت مین کرے اور حاکم عدالت پشت ڈگری مذکور پر تصدیق بایع ڈگری لکھدے اور ایک رجسٹر ایسی ڈگریات فروخت شدہ کا بنایا جاوے کہ اسمین نام بایع اور مشتری مع کیفیت فروخت ڈگری درج ہوا کرے

دفعہ ۲۱۴۔ دستور العمل ڈگریات متعلقہ حقیت جائداد غیر منقولہ از قسم بیع و رہن کا انتقال بطریق مذکورہ ناجایز ہوگا۔ بلکہ ایسے معاملات مین بیع نامہ یا رہن نامہ جداگانہ کاغذ مہری پر حسب ضابطہ لکھا جاویگا اور اوسکی خط چھپی ہوگی اور ڈگری مذکور بمنزلہ دوسری خط کے اوسکے ساتھ دیجاویگی اور ڈگری کی پشت پر بیع یا رہن کا حال جیسا کہ ہو بحوالہ دستاویز جدید تحریر ہوگا۔

جزو دفعہ ۲۱۵۔ دستور العمل جو کوئی شخص ڈگری باضابطہ خرید لیگا تو اوسکو وہی اختیارات بابت ڈگری کے حاصل ہونگے جو اصل ڈگریدار کو تھے۔

جائداد کہ جو قرقی و نیلام سے مستثنی رہیگی

ہدایت نمبری ۷۰ مجریہ ۲۶ - مئی ۱۸۸۴ء و دستور العمل دفعہ ۱۱۴ -

جو عورت اپنی ذنگی ڈگری مین خود مدیون ہو اسکا وہ زیور از قسم نتھ وغیرہ جو بموجب رسم ملکی علامت سہاگ ہے قرق و نیلام نکیا جاویگا اور پارچہ جات پوشیدنی مدیون کے خواہ مرد ہو یا عورت قابل قرقی و نیلام نہ ہونگے آلات حرفہ ناقابل قرقی و نیلام سمجھے جاوین گے -

ہدایت نمبری ۲۵ مجریہ ۸ - جون ۱۸۸۷ء

حق زمینداری نیلام نہین ہوسکتا اور اگر کسی خاص حالت مین مصلحت ہی سمجھی جاوے تو بلا منظوری بندگانعالی متعالی سرِی جی کارروائی نیلام کی نہین ہوگی -

جزو دفعہ ۱۱۳ - دستور العمل

جائداد عطیہ راج کی نسبت درخواست نیلام نہین گذر سکتی ڈگریات کی اجرا مین حق زمیندارہ کسی زمیندار کا نیلام نہ ہوگا - اور اگر کسی خاص حالت مین مصلحت سمجھا جاوے تو منظوری کیلیے کونسل مین آنا چاہیے

ہدایت نمبری ۵۸ مجریہ ۲۸ - اپریل ۱۸۹۰ء و ہدایت نمبری ۶۲ مجریہ ۱۲ - ستمبر ۱۸۹۲ء

جاگیر داران و دیگر تنخواہ دار وغیرہ مدیون کی جائداد ادا ء رکوٹری مسکن قرقی و نیلام سے مستثنی رہینگی - اوسکی جائداد عطیہ راج کی سالانہ آمدنی سے ایک مناسب حصہ پر کارروائی اجرائے ڈگری عمل مین آویگی -

ہدایت نمبری ۱۲ مجریہ ۲۴ - جون ۱۸۹۴ء

آلات و نرگاوان کشاورزی زمینداران قرقی و نیلام سے مستثنی سمجھے جاوینگے -

ہدایت نمبری ۱۹ مجریہ ۱۸ - نومبر ۱۸۹۵ء

ڈاکٹ محکمہ رزیڈینسی مع نقل آرٹکل آف وار یعنی قانون فوجی ۱۸۹۴ء بابت معافی گرفتاری و قرقی اسباب افسران و مردمان متعلق افواج سرکار انگریزی مقیم ہندوستان بوجہہ زر قرضہ وصول ہونے پر معرفت محکمۂ اپیل ہدایت

جاری کی گئی کہ جو شخص سرکار انگریزی کی افواج ہندوستانی سے تعلق رکھتا ہے وہ بموجب کسی سمن یا وارنٹ مجریہ کسی حاکم عدالت دیوانی یا کلکٹری یا افسر مال کے بوجہ قرضہ کے گرفتار ہونیکا مستوجب نہ ہوگا- اور اگر کسی ایسے شخص کی بنسبت کوئی ڈگری یا حکم قابل اجرا ہوگا تو اسکی روپیہ دلانیکے لیے بموجب ہدایت کسی عدالت دیوانی یا کلکٹری کیا افسر مال کے اوس شخص کی اسلحہ کپڑے سامان فوجی اشیاء ضروری ضبط نہ کیجاوینگی اور نہ کوئی اسکا جانور کہ جو وہ اپنا فرض منصبی ادا کرنیمین استعمال کرتا ہے قرق کیا جاویگا اور نہ اسکی تنخواہ اور ایلاؤنس یا کوئی اسکا حصہ ضبط کیا جاویگا-

ہدایت نمبری ۵ مجریہ ۱۱- نومبر ۱۸۹۶ء	جاگیر کے گھوڑے جو نوکری دیتے ہین وہ قرقی اور نیلام سے مستثنیٰ ہین-
ہدایت نمبری ۳ ۱۳۱۴ف ۱۹۰۵ء مجریہ ۲۵- جنوری ۱۹۰۴ء	حکام ماتحت اپنا پورا ذمہ لیتے ہین کہ کوئی جائداد مستغرقہ شدہ ضمانت اجارہ بابت مطالبہ ڈگریدار وغیرہ نیلام نہ کیجاوے-
مجریہ ۳۰- اپریل ۱۹۰۴ء	اجراء ڈگریات مین ایسی جائداد نیلام نہین ہوسکتی جو اجارہ کی ضمانت مین مستغرق ہوگئی ہو
مجریہ ۲۱- ستمبر ۱۹۱۳ء	تنخواہ ملازمان واہلکاران فوج جو بحیثیت متعلقہ محکمہ بخشیخانہ فوج سے تنخواہ پاتے ہین قرقی سے مستثنیٰ رہیگی-

ایسی جائداد جسکے قرقی و نیلام کی اجازت استثنائی حالت کیساتھ ہے

جزو دفعہ ۱۱۲- دستور العمل	مدیون جاگیردار یا اور کی یا تنخواہ دار وغیرہ پر درصورت ہونے ڈگری

زرنقد کے اگر اور کوئی جائداد غیرمنقولہ سوائے جائداد کوٹھی واقع شہر سوائی جے پور اور جائداد عطیہ راج کی یا جو جائداد غیرمنقولہ اسمین واقع ہو اوسکے سوا کسی جگہ ہو اسکی بنسبت درخواست اجراء ڈگری بذریعہ قرقی و نیلام قابل سماعت کے ہوگی- اور جاگیرداروں اور تنخواہ داروں کی وہ جائداد غیرمنقولہ بھی کہ جو اونھون نے بطور خود علاوہ عطیہ راج کے پیدا کی ہے ایسی صورت مین

نیلام سے مستثنی رکھی جاویگی کہ بقدر آمدنی عطیہ جاگیر وغیرہ کا روائی زرڈگری کیواسطے عرصہ مناسب تک کافی ہو -

ہدایت نمبری ۱۱۱ سیمنٹ ۱۹۰۲ء مجریہ ۲۲- اگست ۱۹۰۲ء	اوسکی انعامی تنخواہ دار جاگیر دار کے مکانات بقدر سکونت یا کوٹری چھوڑکر باقی مکانات مطالبہ ڈگریات مین نیلام ہوسکتے ہین -
ہدایت نمبری ۶۵ مجریہ ۷- جولائی ۱۸۹۱ء	سرحد کی حد کے اُن مکانات کو جو باجازت راج اپنے زر سے مالکان نے بنایا ہے ڈگریدار بمقدمات اجرا ڈگری ملبہ مکان کو نیلام کرا سکتے ہین - بشرطیکہ خریدار

بدوضع و بدچلن نہ ہو -

ہدایت نمبری ۴۱ مجریہ ۶- جون ۱۸۹۲ء	بیرونجات مین زمین مکانات خام کی تو عموماً سرکاری تصور کیجاوے اور خام مکانات مکان بنانیوالونکے قرار پاوین اور اگر ڈگریدار ایسی جائداد نیلام کرانا

چاہے تو صرف مکان نیلام ہوکر زرڈگری ڈگریدار وصول کرایا جاوے زمین کارروائی نیلام سے مستثنی سمجھی جاویگی -

ہدایت نمبری ۱۶- مجریہ ۷- اگست ۱۸۹۵ء	حق بجوم نیلام کیا جانا مناسب نہین البتہ جو آمدنی حق بجوم کی ہو اوسمین سے حسب ضابطہ سبیل وصول زرڈگری کرنی چاہیے -
مجریہ ۱۰- فروری ۱۹۰۱ء	اگر عورت خود مدیونہ ہو تو باستثنائے زیور سہاگ یعنی پورلہ پچھیلا پازیب اور بچھوے

دیگر زیور و اسباب قرق ہوسکتا ہے بلکہ ایسا زیور جو بغیر تلاشی کے برآمد نہ ہوسکے تو ایسی مستورات کے معرفت کارروائی ہونی چاہیے جو پردہ مین جاسکین اور بعد پرتال وہ زیور قرق کیا جاوے - اگر خود مدیونہ نہو تو اوسکی شوہر یا اور رشتہ دار کی عوض مین کسی عورت کا زیور قرق ہونا ٹھیک نہین ہے -

مجریہ ۱۱- فروری ۱۹۰۱ء	اگر کوئی ڈگریدار اپنے مدیون کی ڈگری قرق کراوے تو ڈگری مقروقہ کا جو

مدیون ہو اوسکی جائداد نیلام نہین ہوسکتی جبتک کہ ڈگری مقروقہ نیلام ہوکر مشتری کی طرف سے بابت اجرا مین مقدمہ دائر نہ ہوا اور درخواست نیلام جائداد پیش نہ کیجاوے - اور جب مرتہن نے اپنے زررہن کی ڈگری حاصل کرلی تو راہنی و مرتہنی کی بحث باقی نہین رہتی - ایسی ڈگری کے اجرا مین مدیون کی جائداد

نیلام ہوکر بعد ڈگری کے ڈگریدار روپیہ پانیکا مستحق ہوسکتا ہے۔

ایسی جائداد جسکی قرقی و نیلام کی اجازت ہے

مجریہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۴ء بٹوارہ حصۂ مدیون نیلام کیا جا سکتا ہے جو زیادہ بولی لگاوے اسکے نام نیلام ختم کیا جاوے۔

مجریہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۴ء اگر کوئی شخص کسی ٹھکانہ کی دی ہوئی زمین مین کوٹھی بنواوے اور وہ کوٹھی مندر مین چڑھا دے اس مدیون کی نسبتی ڈگری مین ڈگریدار اس کوٹھی کو قرق کراکے نیلام کراوے اور ٹھکانہ عذر کرے تو قابل پذیرائی نہوگا شے مرہونہ مین حقوق راہن نیلام کیے جاتے ہین۔ یعنی زید ایک شے کا مالک تھا اوسنے دوسرے کے پاس اس شے کو رہن کر دیا مقدمۂ دیوانی کی ڈگری مین جو حقوق کہ زید کو اوس شے مین بعد رہن کے حاصل رہے وہ حقوق نیلام کیے جاتے ہین وہ شے خود نیلام نہین کیجاتی۔ رہی یہ بات کہ راج مین انفکاک کی رسوم کیسے آویگی سو یہ رسوم تو جب راہن انفکاک کرانا چاہیگا جب ہی آجاویگی۔ راہن سابق کے حقوق کو جو شخص نیلام مین خریدلیگا وہی راہن سمجھا جاویگا اور اوسیکو ضرورت انفکاک رہن کی واقع ہوگی۔ پس آیندہ مدیون کے وہ حقوق نیلام ہونے چاہیین جو اسکو شے مرہونہ مین حاصل ہین اور ایسے مکانات کے نیلام کیوقت اوّل اچھیطرح تعداد زر رہن کا اعلان کر دیا جایا کرے۔

مجریہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۸ء اگر کوئی جائداد مرہونہ قرق ہوکر نوبت نیلام کی پہونچے یا تو نیلام حق مالکانہ بحفظ حق مرتہنی کیا جاوے یا کل جائداد نیلام کرکے اوّل زر رہن ادا کیا جاوے اور جو روپیہ باقی رہے ڈگریدار کو دیا جاوے۔

مجریہ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۶ء مدیون متوفی کے کئی مکانات ہون اور جائداد مدیون اس قابل نہون کہ جس سے کل مطالبۂ ڈگری بیباق ہوسکے تو مناسب ہوکہ ایک مکان بود و باش زوجہ و پسران نابالغ اہل مدیون متوفی کیواسطے چھوڑکر باقی مکانات نیلام کیے جاوین۔

ہدایت نمبری ۸ مجریہ ۱۱- نومبر ۱۸۹۶ء — مدیون ملازم فوج صیغہ جاگیر کے ذاتی گھوڑے وغیرہ نیلام ہو سکتے ہین-

مجریہ ۲۷- اپریل ۱۸۹۷ء — درصورتیکہ مدیون نے خود جائداد کو رہن کر دیا تو گو وہ داورکی ہو جائداد مرہونہ بصورت عدم ادائے زر رہن بیشک نیلام ہوسکتی ہے اور زر ڈگری بہ نیلام جائداد وصول کرایا جا سکتا ہے

مجریہ ۱۲ جولائی ۱۸۹۹ء — اگر مدیون کی کوئی جائداد مطالبہ ڈگری مین ضمانت اجارہ کے داخل ہونے سے پہلے قرق ہو رہی ہو تو اُسکا نیلام ملتوی نہ کیا جاویگا۔

زراعتی پیداوار کی ضبطی (یعنی قرقی)

ہدایت نمبری ۱۴۲- مجریہ ۲۹- جون ۱۸۸۶ء — کارروائی اجرائے ڈگریات زیادہ تر متعلق بہ پیداوار اراضیات ہو اور اُسکی آمدنی پیداوار کی قرقی اور ضبطی کی کارروائی ہوتی ہے اور چونکہ تحصیلدار صیغہ مال کا افسر ہوتا ہے اسلیے کارروائی اجرائے ڈگریات قرقی وغیرہ معرفت تحصیلدار ہونی واجب ہے۔

ہدایت نمبری ۷- مجریہ ۱۰- جنوری ۱۸۹۵ء — مقدمات صیغہ عدالتین مین کارروائی وصول ڈگری یا جرمانہ وغیرہ بذریعہ مال ضبطی معرفت تحصیلداران کے ہونی چاہیے معرفت محرران سررشتہ نظامت ایسی تعمیل بالا بالا کرانا درست نہین-

ہدایت نمبری ۱۲۸ مجریہ ۷- دسمبر ۱۸۸۹ء — مال ضبطی کی تعمیل ہمیشہ معرفت تحصیلداران ہوا کرے معرفت نظامت کے نہوا کرے

ہدایت نمبری ۱۸ مجریہ ۹ جون ۱۸۹۰ء — اجرائے ڈگری مین کاشتکارونکا اُسقدر حصہ قرق کیا جاوے جسقدر حصہ کا استحقاق اُنکا ہو

ہدایت نمبری ۹۵ مجریہ ۱۰- ستمبر ۱۸۹۲ء — جب عدالت یا منصفی سے کسی ڈگریدار کی درخواست پر کسی نظامت یا تحصیل کو مال ضبطی کیلیے لکھا جاوے اور مال ضبط کا بندوبست ہونے پر زر مطالبہ مدیون کی طرف سے عدالت یا منصفی مین داخل ہو جاوے تو چاہیے کہ مدیون کو ہدایت کر دیجاوے کہ نظامت مین بعد ادائے زر تنخواہ شحنہ برخاستگی مال ضبطی کی کارروائی کروا ور نظامت یا تحصیل کو لکھدیا جاوے کہ یہان زر مطالبہ داخل ہوگیا تنخواہ شحنہ وصول کرکے برخاستگی مال ضبطی کی کردین-

ہدایت نمبری ۸۲ مجریہ ۱۴- نومبر ۱۸۹۳ء — تعلقہ دار و شحنہ ناظم و تحصیلدار اپنے خانگی ملازمونکو نہ کرین ورنہ سخت

نوٹ: لاوارث کی جائداد کے متعلق ہدایت اجرائے ڈگری نسبتی مدیون لاوارث مین درج ہے۔ من مؤلف

بازپرس ہوگی- اگر سالم گانون ہو تو صرف فی ہزار آمدنی کے حساب سے تعلقہ دار مقرر کیا جاوے بلکہ مناسب یہ ہے کہ بلحاظ انتظام تنخواہ مقرر کیجاوے- شحنہ و تعلقہ دار معتبر ہون ضمانت باقاعدہ انکی لیجاوے- بصورت غیر حاضری تدارک و بندوبست فوراً ہوتا ہے- اگر کسی جگہ سے بابت بقایا وغیرہ تقرری تعلقدار و شحنہ اسی گانون پر عمل مین آوے تو جس جگہ سے تعلقہ دار یا شحنہ پہلے مقرر کیا گیا ہو اسی کی معرفت کل مطالبہ کی سبیل کرائیجاوے-

ہدایت نمبری ۳- مجریہ ۲۷- جون ۱۸۹۴ء	پروانہ مالضبط کا ڈگریدار کو نہ دیا جاوے بلکہ بالا بالا باضابطہ کارروائی اُس بابت کی کیجایا کرے-

مجریہ ۳۰- جون ۱۸۹۴ء	جبکہ ڈگری زاید کی اور آمدنی اوس کی قلیل ہو تو مدعی ڈگریدار کو مجبور نہین کیا جاسکتا- ملبہ مکان مدیون اوس کا قرق و نیلام کیا جاوے-

مجریہ ۲- مارچ ۱۸۹۵ء	درخواست تقرری شحنہ مالضبط ہر کے کاغذ پر پیش ہوا کرے-

مجریہ ۵- جولائی ۱۸۹۵ء	بلاوصول کُلی روپیہ بحث و قسط کی اوٹھنتری مالضبط کی نہ کیجایا کرے-

مجریہ ۱۵- مارچ ۱۹۰۴ء	مقدمات اجراء ڈگری مین جو کارروائی مالضبط حسب تحریر عدالت و منصفی کیجاوے اسکی تعمیل نظامتوں نے تاریخ رسید کیفیت سے ایک ماہ کے اندر مالضبط کی اطلاع دیدیجاوے اور پھر وصول کی اطلاع جلیجہ مدی ۲- و منگسر مدی ۲ سے پہلے بھجوادینی چاہیے-

ہدایت نمبری ۶۸ ۵ سمبت ۱۹۶۱ مجریہ یکم اگست ۱۹۰۴ء	ڈگریداران کو بنا بر نشاندہی پیداوار مدیون بیرونجات مین بھیجا جانا موجب زیر باری ڈگریداران ہے-

مجریہ ۱۴- نومبر ۱۹۰۴ء	درخواست ڈگریداران محکمہ منصفی مین بنابر وصول روپیہ مال پیداوار مدیون پیش ہو کر ناظمان کو لکھا جاتا ہے- نظامتون سے ڈگریداران کی طلبی بغرض نشاندہی کیجاتی ہے حالانکہ نشاندہی بحالت مقیدی یا نیلام جائداد منقولہ و غیر منقولہ مین جاری ہے- پس نظامتونکو اطلاع دیجاوے کہ بیرونجات مین مدعی نشاندہی کو نہین جاسکتے- نظامت سے نگرانی ہونی چاہیے کہ تحصیلدار نے کچی پیداوار یا عدم پیداوار کی بابت جواب واقعی دیا ہے یا کیا-

ہدایت نمبری ۱۹۱ دسمبت ۱۹۲۰ مجریہ ۲۷- مئی ۱۹۱۳ء

جس مطالبہ کی بابت جس صیغہ اور محکمہ سے ضبطی کیجاوے اسکی اوٹھنتری بھی اس مطالبہ کی بابت اسی صیغہ اور محکمہ کے حکم سے ہونی چاہیے۔ دوسرے صیغہ اور محکمہ کو مجاز نہین ہے کہ اسکی بابت حکم اوٹھنتری کا دے۔ یعنی جو ایسا شخص ہے کہ جسپر بقایا و راج بھی ہے اور مطالبہ ڈگریات کا بھی اور بقایا کی بابت صیغہ کلکٹری سے بحکم محکمۂ دیوانی وغیرہ ضبطی کیجاوے اور مطالبۂ ڈگریات کی بابت بصیغہ عدالتین بحکم عدالت دیوانی وغیرہ محکمات کی ضبطی ہو توبسبیل بقایائے راج کی ہو جانے پر تصفیۂ کلکٹری محکمۂ دیوانی وغیرہ سے حکم اوٹھنتری جانے پر بابت بقایائے راج اوٹھنتری کر دیجاوے مگر مطالبۂ ڈگریات کی بابت تاوقتیکہ اسی محکمہ سے حکم اوٹھنتری کا جسنے ضبطی کا حکم دیا ہے نہ پہونچے ضبطی بدستور رکھی جاوے۔ اسیطرح مطالبۂ ڈگریات کی بیبل ہو جانے پر مطالبۂ ڈگریات کی اوٹھنتری کر دیجاوے مگر تاوقتیکہ بابت بقایائے راج حکم اوٹھنتری کا نہ پہونچے اوس مطالبۂ بقایائے راج کی بابت قرقی بدستور رکھی جاوے۔

قرقی جائداد منقولہ وغیر منقولہ

ہدایت نمبری ۲۷ مجریہ ۱۱- مارچ ۱۸۸۹ء

مدعی اپنی درخواست بغرض اجرائے ڈگری بہ نیلام جائداد پیش کرے تو اسکو درخواست کے ساتھ فہرست جائداد مدیون کی جسکو وہ قرق کرانا چاہتا ہے پیش کرنی چاہیے۔

ہدایت نمبری ۵۳ مجریہ ۲۶- اپریل ۱۸۹۰ء

وقت قرقی ہر ایک امر کی تشریح قرق کنندہ اچھیطرح لکھا کرے۔ اور اوسکی رپورٹ کو اچھیطرح جانچ لیا جایا کرے تو نقص حقوق آمد و رفت ڈاگلہ وغیرہ کے رفع ہو جاوینگے اور قرق کنندہ کو یہ بھی سوچ لینا چاہیے کہ مکان مقروقہ زیادہ قیمت کے تو نہین ہین۔

سیزدہ ہدایت نمبری ۱۴۳ مجریہ ۲۹- ستمبر ۱۸۹۰ء

مدعی کی درخواست قرقی و نیلام گذرنے پر[1] بنام ناظر حکم واسطے قرقی کے جائداد کے ہونا چاہیے۔

[1] ۲۰- جنوری ۱۹۰۸ء کو ہدایت نمبری ۱۱- جاری ہوئی تھی اوسمین قرقی کا قاعدہ یہ بدلا گیا تھا کہ اول اشتہار میعادی (باقی صفحہ آیندہ)

جزو دفعہ ۸۱ دستور العمل | وقت قرقی سے تا آنکہ کچھ اور حکم اوسکی (یعنی جائداد مقروقہ کی) نسبت صادر ہو اوس جائداد پر قبضہ عدالت کا متصور ہوگا اور ٹھیکہ دار یا کرایہ دار ہمچون اشخاص کو وقت قرقی سے عدالت کے ساتھ اپنا تعلق رکھنا پڑیگا۔

مجریہ ۲۲ جون ۱۸۹۱ء | ایک مدعی نے جائداد مدیون کی قرقی قبل فیصلہ کرائی۔ اسکے بعد دوسرے مدعی نے نالش دایر کیکے بعد حصول ڈگری اوسی جائداد مقروقہ سے ایصال چاہا تو ڈگریدار ثانی کی درخواست بیضابطہ ہے کیا معنی کہ جب جائداد ایک معاملہ مین قرق ہو چکی تو دوسرے شخص کو منصب نہین ہے کہ اوس جائداد کو اپنی ڈگری مین قرق و نیلام کرانیکی درخواست کرے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کچھ روپیہ بعد وصول ڈگری ڈگریدار اوّل کی باقی بچے تو ڈگریدار ثانی لے سکتا ہے۔

ہدایت نمبری ۸۸ مجریہ ۲ جون ۱۸۹۱ء | اگر مال منقولہ مختصر اور کم مالیت کا ہو تو اوسکو بعد قرقی بتحویل ناظر حسب ضابطہ رکھنا اور بعد ازان نیلام کرنا مناسب ہے۔ اور اگر کوئی ایسا مال ہے مثل گاڑی چھکڑہ بگھی وغیرہ تو وہ عدالتگاہ مین پہرا ایتی کی نگرانی مین رہنا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۶۳ مجریہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۱ء | جو مویشیان مقدمات عدالت دیوانی مین قرق ہوتی ہین اونکو اوّل تو باخذ ضمانت معتبر حوالہ مدیون کرنا چاہیے اگر ضمانت نہ ملسکے تو کسی شخص ثالث کی سپردگی مین رکھنا چاہیے۔ کوئی شخص ثالث بھی نہ دے تو ڈگریدار سے خوراک مویشیان لیجا کر دو انجانہ مین رکھنا چاہیے۔

جزو ہدایت نمبری ۱۱ مجریہ ۲۹ اپریل ۱۸۹۲ء | جسوقت درخواست دربارہ قرقی مکان جس محکمہ مین پیش ہو اوس درخواست مین اون مکانات کا پتہ مفصل طور پر مع حدود درج ہونا چاہیے۔ درخواست دہندہ کی درخواست کے موافق قرقی کی کارروائی ہوا اور بموجب اوسکے مفصل رپورٹ شامل ہوا کرے اور بروقت قرقی کے جو قرق کنندہ تعمیل کیواسطے جاوے اوسکا فرض ہے کہ مدعی کی درخواست سے

(بقیہ از صفحہ گذشتہ) پندرہ یوم جاری ہو۔ اور میعاد اشتہار گذرجانیکے بعد ڈگریدار کی درخواست لیجا کر قرقی کیجاوے۔ یہ قاعدہ قایم ہوچکا۔ اور ۲۹ جنوری ۱۸۹۰ء کی ہدایت عذرداری مین درج ہے۔ من مؤلف

بموجب مکانات کی حدود کا مقابلہ کرے اور نقشہ اسکا بنا کر اور جملہ حالات ضروری درج کرکے
پھر تشہیر قرقی کو کرے۔ اور اپنی رپورٹ کو ذریعہ سے کاغذات حاکم حکم دہندہ کے روبرو پیش کرے۔

ہدایت نمبری ۸۹ مجریہ ۱۴۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء

جب کوئی ڈگریدار اپنی ڈگری سے زیادہ قیمت کی جائداد مدیون کی قرقی کرا دے
تو لازم ہے کہ جب اشتہار نیلامی جائداد مدیون پر چسپان کیا جاوے اُس اشتہار
کی میعاد مین جہان سے وہ اشتہار جاری ہوا ہے وہان مدیون اسکی بابت اپنے عذرات پیش کرے
بعد پیش ہونے عذرات کے حاکم مجوز اس امر کی تحقیقات کرے کہ فی الواقع جائداد مدیون تو
زر ڈگری سے زیادہ قیمت کی ہے یا کیا۔ اگر تحقیقات سے زیادہ قیمت کی نظر آوے تو بقدر زر ڈگری
جائداد زیر قرقی رکھکر باقی جائداد کو قرقی سے مستثنیٰ کر دیا جاوے۔

مجریہ ۵۔ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء

ایام قحط سالی مین کارروائی قرقی مویشیان مدیونان ملتوی رہے۔

ہدایت نمبری ۷/۳۶ سمبت ۱۹۵۶
مجریہ ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء

جب صیغہ دیوانی مین کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کسی مدیون کی قرقی کیجاوے
تو دیگر محکمہ مین وہ شے مقروقہ قرق نہ کیجاوے اور اطلاع ہونے پر پہلے مطالبہ
وضع کیا جا کر پس انداز ڈگریدار کو دلایا جاوے۔

مجریہ ۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

اگر کوئی ڈگریدار اپنے مدیون کا یافتنی روپیہ ظاہر کرکے قرق کرائے اور
مدیون اقبال کرے تو ڈگریدار کو دلائے جائین کوئی حرج نہین ہے لیکن بصورت عذر مدیون
مذکور بصیغہ اجرا عدالت کی طرف سے کارروائی مطالبہ کیے جانین رسوم سرکاری کا نقصان ہے۔

ہدایت نمبری ۳۰/۳۳ سمبت ۱۹۶۳
مجریہ ۲۴۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء

جس مقدمہ مین جس جائداد کی قرقی ایک دفعہ ہو جاوے اور نوبت اشتہار نیلام
پہونچ جاوے اور بعدہٗ عذر داری ہو تو بعد تصفیہ عذر داری مکرر قرقی و
اشتہار نیلام کی ضرورت نہین۔

ہدایت نمبری ۷/۱۵ سمبت ۱۹۶۸
مجریہ ۲۔ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

اگر سرکشی مدیون سے کارروائی قرقی و قبضہ دہانی مین احتمال فساد ہو تو بامداد
پولس کارروائی ہونی چاہیے کہ جس سے فساد واقع نہ ہو مگر مال مقبوضہ کو
نگرانی پولس مین چھوڑا جانا نادرست ہے۔ مال و اسباب مدیون کو مالخانہ عدالت مین لاکر

ایسے محفوظات ہم پہ رکھنا چاہیے کہ جہان پہرہ ہر وقت ہونے سے اوسکے نکلجانیکا اتفاق نہ

طریقہ کارروائی قرقی جائداد مشترکہ

ہدایت نمبری ۸۶ مجریہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء

جب کوئی ڈگریدار واسطے قرقی و نیلام حصہ مدیون منجملہ جائداد غیر منقسمہ کے درخواست کرے تو عدالت کو مناسب ہوگا کہ ایسی درخواست کے گذرنے پر بنام مدیون اور نیز دیگر حصہ داران شرکا اوسکے اطلاعنامہ علیحدہ علیحدہ اس مضمون کی جاری کرے کہ اطلاعنامہ کے وصول ہونے سے دو مہینہ کے اندر برضامندی باہمی جائداد حصہ مدیون کی تقسیم کرکے تقسیم نامہ حسب ضابطہ تحریر کرکے داخل عدالت کرین ورنہ بعد انقضائے میعاد مذکور نہ ہونے کسی وجہہ موجہہ کے معرفت عدالت کے بتقرر ثالثان جائداد حصہ مدیون کی تقسیم کرادیجائیگی اور اگر کوئی عذر نسبت حصہ مدیون کے اوسکے دیگر شرکا رکھتے ہون تو درخواست اپنی بصراحت اون عذرات کے عدالت مین پیش کرین تاکہ اوسپر غور کیا جاویگا۔ ایسے سمن کے اجرا کے بعد اگر بٹوارہ جائداد کا برضامندی باہمی ہوکر تقسیم نامہ پیش ہو تو حاکم عدالت اوسکو تصدیق کرکے مکانات حصہ مدیون کی نسبت تجویز اجرائے اشتہار قرقی و نیلام کا جاری کریگا۔ اگر اندرون میعاد حصہ داران مذکور تقسیم جائداد برضامندی باہمی بطور خود نکرین تو بعد اختتام میعاد مذکور فوراً بعد تحریر اظہارات حصہ داران اور نہ ہونے مانع کسی امر کے تجویز تقرری ثالثان واسطے تقسیم جائداد حصہ مدیون کے عمل مین لاوے اگر حصہ دارونکو نسبت حصہ مدیون کے کیطرح کا عذر ہو اور اونکی درخواست روبرو حاکم عدالت مذکور کے پیش ہو تو حاکم عدالت کو بعد تحقیقات سرسری مثل مقدمات عذر داری کے اوسکی نسبت تجویز مناسب صادر کرنی چاہیے۔ جو مقدمات کہ بابت تقسیم جائداد مذکورہ بالا عدالتہا ئے ابتدائی مین بموجب قواعد ہذا فیصل ہونگے اونکا مرافعہ محکمہ اپیل تک گذر سکیگا اور سرداران اپیل کی تجویز ناطق اور مختتم سمجھی جاویگی الا فریق ناراض کو اختیار ہوگا کہ نمبری دعوی دایر کرکے حسب ضابطہ چارہ جوئی کرے۔

عذرداری اجرائے ڈگری مین ہدایت نمبری ۹۶ مجریہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۳ء و ہدایت نمبری ۳۱ مجریہ ۸۔ جنوری ۱۹۱۳ء درج ہین۔ ہدایت ہذا کے ساتھ ہدایات مذکور بھی دیکھنی چاہئیں۔ من مؤلف

اگر یہ بات ثابت ہوگی کہ مدیون نے حصہ دارونکے ساتھہ سازش کرکے بغرض نقصان ڈگریدار کم حیثیت کے مکانات کا اپنے حصہ مین لینا کرلیا تو ایسی صورت مین نسبت مدیون کے متدعیہ صیغہ فوجداری حسب استغاثہ ڈگریدار بشرطیکہ عدالت مناسب سمجھے دایر ہوسکیگا۔

ہدایت نمبری ۲۴ مجریہ ۲۱-اپریل ۱۸۸۹ع ضمیمہ ہدایت ۱۲ ستمبر ۱۸۸۹ع

فریقین اپنی رضامندی سے ثالث مقرر کرسکتے ہین جیسے کہ مقدمات مین ثالثونکی تقرری ہوا کرتی ہے لیکن اقرارنامہ حسب ضابطہ تحریر کرانا چاہیے۔ فریقین برضامندی باہمی ثالث مقرر نہین کرینگے اور انکارنامہ لکھدینگے تو عدالت سے تجویز تقرری ثالثان عمل مین آویگی ثالثان کی تقرری مین خود حاکم عدالت کو غور کرلینا ہوگا کہ کس قسم کے ثالث مقرر کرنے مناسب ہین۔

تخمینہ جائداد

ہدایت نمبری ۶ مجریہ ۸-اگست ۱۸۹۶ع

قبل کارروائی نیلام تخمینہ اون مکانات کا جنکے نیلام کی درخواست ڈگریدار پیش کرے معرفت محکمہ عمارت[۵۱] کے کرایا جایا کرے۔ تاکہ وقت نیلام صاف طور پر ظاہر ہوجاوے کہ جسقدر مکانات ڈگریدار نیلام کرانا چاہتا ہے اسیقدر نیلام ہونا واجب ہین یا یہ مکانات تعداد ڈگری سے زیادہ ہین بقدر تعداد ڈگری نیلام ہونے چاہیین اور یہ امر بھی ختم نیلام پر فوراً ظاہر ہوجاوے کہ کس قیمت کے مکانات کسقدر روپیہ مین نیلام ہوئے ہین۔

اشتہار بنابر آگاہی عذرداران

جزو ہدایت نمبری ۲۴ مجریہ ۲۱-اپریل ۱۸۸۹ع و جزو ہدایت نمبری ۱۲۲ مجریہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۰ع

جبکہ عدالت سے حکم قرقی کسی جائداد کا جاری ہوکر قرقی حسب ضابطہ عمل مین آجاوے اور قرق کنندہ تعمیلی رپورٹ قرقی کی عدالت مذکور مین پیش کرے تب بتقرر تاریخ نیلام اشتہار میعادی ایک ماہ بنابر اطلاع و آگاہی عوام[۵۲] کے جاری ہوگا۔

مجریہ ۵- دسمبر ۱۸۹۵ع و دفعہ ۸۷- دستور العمل

جبکہ ناظر عدالت یا کوئی اور اہلکار جو بنابر قرقی جائداد مقرر کیا گیا ہو بعد تعمیل

[۵۱] عدالت دیوانی مین تخمینہ مکانات اور نقشہ پیش کرنیکے لیے اُتاکار لازم ہے۔ من مؤلف
[۵۲] عوام سے مراد مشتریان نیلام ہین اور مشتریان نیلام کی آگاہی کیلئے اشتہار جاری ہونیکی ہدایتین آگے درج ہین۔ من مؤلف

قرقی کی رپورٹ مع نقشہ تکمیل جائداد مقروقہ کی پیش کریگا تو اشتہار بنابر آگاہی عوام و عذرداران درصورت ہونے جائداد منقولہ کے پندرہ یوم کا اور بصورت ہونے جائداد غیر منقولہ کے میعادی ایک ماہ کا جاری کیا جاویگا۔ اگر جائداد منقولہ اس قسم کی ہو کہ وہ جلد تر خراب اور ناکارہ ہونیوالی ہے تو اوسکے نیلام کیواسطے اجرائے اشتہار میعادی پندرہ روز کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ فوراً تجویز نیلام کیجاویگی۔ جائداد منقولہ کی حالت مین اشتہار صرف در عدالت اور کوتوالی یا اور کسی گذرگاہ عام پر چسپان کیا جاویگا اور بصورت ہونے جائداد غیر منقولہ کے ایک ایک پرت اشتہار جائداد غیر منقولہ پر اور گذرگاہ عام اور در عدالت پر چسپان کیجاویگی اور اشتہارات مذکور مین تفصیل تشریح اسمائے فریقین اور ذکر قرقی جائداد اور جائداد کی تشریح اور تفصیل یا حقوق متعلقہ جائداد کے جو قرق کیئے گئے ہین اور تاریخ و وقت نیلام لکھا جاویگا اور میعاد اشتہار تاریخ وقتی اعلان اور چسپانیدگی اشتہار سے شروع ہوگی۔

اشتہار بنابر آگاہی مشتریان

| جزو ہدایت نمبری ۱۱۴ مجریہ ۲۶۔ نومبر ۱۸۸۸ء |

(جائداد غیر منقولہ کیلیے) اشتہار مین درج کرنا چاہیے کہ چہارم قیمت کا روپیہ خریدار نیلام کو بر وقت خرید داخل کرنا ہوگا اور باقی روپیہ دو ہفتہ کے اندر داخل کرنا ہوگا ورنہ دوبارہ نیلام کیا جاویگا۔

| دفعہ ۱۰۷۔ دستور العمل |

اشتہار نیلام جائداد غیر منقولہ مین شرط فوراً داخل کرنے چہارم روپیہ کی لکھی جاویگی۔

منادی

| جزو ہدایت مجریہ ۹ جنوری ۱۸۹۱ء |

تقرر[۱] تاریخ نیلام کو توالی کو واسطے منادی کے لکھا جاوے۔

| ہدایت نمبری ۱۵، ۱۹۱۱ء مجریہ ۲ جنوری ۱۹۱۲ء |

کوتوالی مین صرف ایک خاکروب ہے اسی سے منادی کا کام لیا جانا درست نہین بلکہ معرفت کمیٹی جہان کل خاکروبان کا تعلق ہے یہ کارروائی ہونا مناسب ہے۔ جس خاکروب سے

[۱] قرقی کی رپورٹ اور تخمینہ پیش ہونے پر جب تاریخ نیلام مقرر کیجاوے اور اشتہار بنابر آگاہی عذرداران وخریداران جاری کیا جاوے اسوقت منادی کیواسطے لکھا جاویگا۔ منہ

منادی کرائیجاوے اُسکو اجرت بھی مدعی سے اوسکے کام کے لحاظ سے دلائیجاکر مدیون پر اوسکا بار ڈالا جانا چاہیے۔ اسلیے آیندہ مدعی سے اجرت مناسب لیجاکر اُسکو کمیٹی مین بھیجا جاکر منادی کرادیجایا کرے۔

عذرداری اجراء ڈگری

جزو ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۲۹ - جنوری ۱۸۹۰ء

کارروائی نیلام مین اوّل[۱] اشتہار میعادی پندرہ[۲] روز جائداد پر چسپان ہوناچاہیے اسی میعاد مین اگر کسیکو اُس جائداد کی بابت جسپر اشتہار چسپان ہوا ہے عذرداری کرنا ہو تو کرے لیکن بعد انقضائے میعاد کے عذرداری کی سماعت نہ ہو لیکن بعد گذرجانے میعاد عذرداری کے اگر نمبری دعوی دایر ہوجاوے تو باضابطہ کارروائی ہوگی۔ جب پندرہ دن میعاد اشتہار کے گذرجاوین اور کسیکی عذرداری نہ ہو تو ڈگری کی درخواست حسب سررشتہ لیکر قرقی جائداد[۳] کی کیجاوے

دستور العمل دفعہ ۸۸

(قرقی کی درخواست گذرنے اور اشتہار نیلام جاری ہونے پر) بابین میعاد یعنی میعاد اشتہار کے اندر کوئی شخص نسبت جائداد مقروقہ عذردار ہوگا تو اُسکو اپنی عذرداری کی درخواست حسب ضابطہ اُس عدالت[۴] مین داخل کرنی ہوگی اور حاکم عدالت کو ایسی صورت مین واجب ہوگا کہ کارروائی نیلام کو ملتوی رکھکر درخواست مذکور کی مسل جداگانہ مرتب کرے اور عذردار کو واجب ہوگا کہ اپنی درخواست مین ڈگریدار کو جسکی درخواست کے بموجب جائداد مذکور قرق ہوئی تھی مدعاعلیہ گردانے۔

دفعہ ۸۹ حاکم عدالت اس مقدمہ عذرداری مین بھی حسب ضابطہ تقرر تاریخ پیشی اور اجرائے سمن وغیرہ کی کارروائی ضابطہ کریگا۔

دفعہ ۹۰ اگر بہ تحقیقات سرسری مذکور یہ بات ثابت ہوجاوے کہ عذرداری عمداً بنظر ہرج اجراء ڈگری کے پیش کی گئی تو مقدمہ خارج کیا جاویگا اور اُس حکم اخراج عذرداری کا مرافعہ نہین ہوگا اور درصورتیکہ

---

[۱] یہ ہدایت نمبری ۱۷ مجریہ ۲۹ - جنوری ۱۸۹۰ء بذریعہ ہدایت نمبری ۲۳ مجریہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۰ء ترمیم ہوچکی ہے - من مؤلف

[۲] اوّل اشتہار کا میعادی پندرہ یوم جاری ہونا اور اوس میعاد مین عذرداری کا کیاجانا اور بعد میعاد اشتہار قرقی کا ہونا یہ کل منسوخ ہوگیا ہے بلکہ بروئے ہدایات مابعد اوّل قرقی ہوگی - قرقی ہونیکے بعد جائداد مقروقہ کا تخمینہ طلب ہوگا پھر تاریخ نیلام مقرر ہوکر اشتہار میعادی ایک ماہ جاری ہوگا - اس اشتہار کی میعاد مین عذرداری ہوسکتی ہے - بعد تصفیہ عذرداری یا ختم میعاد اشتہار مذکور قرقی کی ضرورت نہین ہے - من مؤلف

[۳] [illegible]

[۴] اُس عدالت سے مراد وہ عدالت ہے کہ جسمین درخواست قرقی پیش ہوکر قرقی و اجرائے اشتہار کی کارروائی کیجاوے - من مؤلف

عذرداری واجب اور درست پائی گئی تو منظوری عذرداری قرقی واگذاشت کیجاویگی اور اُس واگذاشت قرقی کے حکم کا بھی مرافعہ نہین ہوگا لیکن عذردار کو اختیار ہوگا کہ نمبری نالش ڈگریدار پر اور بصورت ہوجانے نیلام کے مع مشتری نیلام دایر عدالت کرے۔

ہدایت نمبری ۱۰۸ مجریہ ۱۵ فروری ۱۸۸۶ء

عذرداری پیش ہونے پر مقدمہ عذرداری جُداگانہ مرتب ہوکر تحقیقات اور تجویز کیا جانا مناسب ہے۔ عذرداری کی درخواست ۸ رکے کاغذ اسٹامپ پر پیش ہونا چاہیے اور نالش[1] عذرداری پیش ہونے پر اظہار عذردار اوّل قلمبند کرکے حسب ضابطہ تاریخ پیشی مُعین کیجا کر اطلاعنامہ بنام مدعاعلیہ جاری کیا جاوے اور اگر عذرداری قابل التفات نہ ہو تو اسی روز بتحریر حکم نامنظور کیجاوے۔

ہدایت نمبری ۱۱ مجریہ ۱۶ فروری ۱۸۹۱ء

جو حاکم ابتدائی مقدمہ فیصلہ کرے وہی حاکم اُسکا اجرا سماعت کرے اور جو کچھ عذرداری ہو تو اُسکی سماعت اور تجویز مناسب بھی وہی حاکم کیا کرے۔

ہدایت[2] نمبری ۲۶ مجریہ ۱۰ اگست ۱۸۹۳ء

بعض اوقات مقدمات اجرائے ڈگری مین معرفت اوستاکاران محکمہ عمارت عدالت دیوانی و منصفی مین بوجہہ عذرداری یا نہ بٹوارہ یا تخمینہ جائداد مدیون کا تیار کرایا جاتا ہے اوسکی تعمیل مین مدیون کے مکان مقفل کر جانے یا عذردار کے غیرحاضر ہونے یا اوستاکار کو فرصت نہ ہونیکی وجہہ سے اکثر دیر ہوجاتی ہے اور باہم عدالت منصفی اور عمارت کے فضول بار بار تحریرات کا اجرا ہوکر کارروائی تعویق مین پڑجاتی ہے اسلیے تعمیل آیندہ کیلیے طریقہ ذیل مقرر کیا جاتا ہے۔ عدالت دیوانی یا منصفی مین بوجہہ عذرداری یا نہ بٹوارہ یا تخمینہ جائداد مدیون کا اس طریقہ سے تیار ہونا چاہیے کہ جب بوجہہ عذرداری اجرائے ڈگری بٹوارہ یا تخمینہ کرانیکی ضرورت ہو تو اہل مقدمہ سے ایک فہرست مفصل جائداد کی داخل کرائی جایا کرے یا اونکی تصدیق سے مرتب کرلیجایا کرے۔ بعد تیاری فہرست کے

---

[1] لفظ نالش بالکل غلط اور قابل حذف ہے۔ من مولف

[2] ہدایت ہذا کے ساتھ ہدایت نمبری ۸۶ مجریہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء و ہدایت نمبری ۴۴ مجریہ ۱۸۹۵ء جو طریقہ کارروائی قرقی جائداد مشترکہ مین درج ہین اور ہدایت نمبری ۱۳۲ مجریہ ۵ جنوری ۱۹۱۳ء جو آگے درج ہین دیکھنی چاہیئین۔ مولف

اسکی تعمیل کیواسطے عدالت سے جہان کارروائی درپیش ہے ایک تاریخ مقرر کیجاکر محکمہ عمارت و فریقین کو اطلاع دیجاوے- محکمہ عمارت کو ہنگام مطلع ہوتے تاریخ سے اوستاکار کو تعمیل کیلیے حکم دیکر قبل از تاریخ منصفی یا عدالت کو بقید نام اوستا اطلاع دینی چاہیے اور اگر کوئی وجہ ایسی پیش آجاوے کہ جسکے سبب سے اوستاکار تاریخ مذکور پر تعمیل نہین کرسکتا تو ویسی اطلاع دینی ہوگی تاکہ آیندہ دوسری تاریخ مقرر ہوجاوے اور بتاریخ مقررہ ناظر و خبرنویس[۹۱] عدالت یا منصفی کو مع اوستاکار کے موقع پر بھیجواکر تعمیل کرائیجاوے- اگر فریقین یا کوئی فریق موجود نہ ہو تو بلا انتظار اونکے ناظر و اوستاکار تعمیل کرلین اور کم ازکم دو شخص اہل محلہ کو شہادتاً موقع پر طلب کرلین مگر اوستاکار و ناظر اس امر کا پورا خیال رکھین کہ قبل از بٹوارہ کے جو فہرست جائداد کی پیش ہوئی ہے یا مرتب کیگئی ہے اوسکو موقع پر مطابق کرکے اس امر کی تشریح کرلین کہ کون کون مکانات مندرجہ فہرست مقبوضہ مدیون ڈگریدار ہین اور کون کون مکانات مقبوضہ عذرداران کے ہین جب اس امر کی تشریح کرلین تب بانٹوارہ کو اسطرح تیار کرین کہ مکانات مقبوضہ فریقین کی وہی قیمت ہو جو دیگر حصہ داران کی ہے اگر کم و بیش ہو تو دیکھنا چاہیے کہ کون کون مکان کمی والیکو دلانے سے قیمت برابر ہوسکتی ہے اور بٹوارہ مین یہ بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ مکانات مقبوضہ مدیون بحصہ حصہ داران و مکانات حصہ داران بحصہ مدیون نہ آجاوین کیونکہ بمقابلت عرصہ کی جائداد غیر منقولہ مشترکہ مین ہر ایک قابض اون مکانات سے ایک نسبت پیدا کردیتی ہے احیاناً کوئی موقع ایسا پیش آجاوے کہ مکان مقفل ہو تو پولس کی شہادت اور امداد سے بطریق کارروائی نیلام قفل کھلواکر تعمیل انجام دیجاوے[۹۲]-

ہدایت نمبری ۶۹ تجریہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۳ء	جس صیغہ سے کارروائی نیلام ہوتی ہو اوسی صیغہ مین اولی عذرداری بھی سماعت ہوسکتی ہے-

تجریہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۴ء	ایک عذرداری بسبیل ڈاک وصول ہوئی اور درج رجسٹر ہوکر سمن جاری ہوگئے لیکن

عذردار نے اطلاع پاکر بضرورت مہلت طلب کی تو عذرداری داخل دفتر کردیگئی اس حکم کا مرافعہ ہونے پر

[۹۱] خبرنویس کی موجودگی مسدود کی گئی - من مؤلف
[۹۲] انجام دیجاوے کی بجائے کی جاوے پڑھنا چاہیے - من مؤلف

محکمہ عالیہ سے حکم ہوا کہ کارروائی شروع ہوجانیکے بعد وہ صورت نہ رہی جسکا ذکر ہدایت نمبری ۱۱ سنہ ۱۸۹۶ء بابت مرافعہ جات لسیبل ڈاک مین ہے مقدمہ مین تجویز تجدد کیجاوے۔

جزو ہدایت نمبری ۲۸ سنہ ۱۹۰۵ء مجریہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء
مقدمات اجرائے ڈگری متدائرہ عدالت صدر مین معرفت کسی نظامت کے مدیون کی جائداد قرق کرائیجاوے اور اسکی بابت عذرداری پیش ہو تو اوسکی تحقیقات نظامت مین کیجانے مین سہولیت ہے البتہ فیصلہ ناظمان نہ کیا کرین۔

مجریہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء
اجرا مین اگر کسیکو عذرداری کرنا منظور ہو تو اسی محکمہ اجرا مین کیجاوے دوسرے محکمہ مین ایسی عذرداری کا سماعت کرنا مناسب نہین ہے۔ مثلاً عدالت کے مقدمہ کی عذرداری نظامت سوائی حج پور مین نہین ہو سکتی۔

ہدایت نمبری ۱۵ سنہ ۱۹۰۹ء مجریہ ۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء
مقدمات عذرداری جو لصیغہ متفرق ہین ان مین اسیقدر کارروائی کرنا مقتضائے ضابطہ ہے جو مقدمات متفرق مین ہونی چاہیے۔ مقدمات متفرق مین تحقیقات مقدمات نمبری کرنا خلاف ضابطہ ہے آیندہ ایسا نہین ہونا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱۳ سنہ ۱۹۱۳ء مجریہ ۵ - جنوری سنہ ۱۹۱۳ء
اجرائے ڈگری کے مقدمات مین اکثر دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ جب بمطالبہ ڈگری ڈگریدار جائداد مدیون کی قرق کیگئی تو دیگر برادران و حصہ داران نے غیر منقسمہ ہونے جائداد کی حجت کھڑی کر کے عذرداری کردی باتباع ہدایت مجریہ عدالت سے عذرداران و مدیون کو ہدایت کیگئی کہ اندر میعاد معینہ باہمی بٹوارہ کر کے حصہ مدیون کا مشخص کردین مگر اونکو تو محرومی ڈگریدار اور تحفظ حصہ مدیون منظور ہوتا ہے۔ باہمی طور پر بٹوارہ نہین کرتے بحالت مجبوری درخواست ڈگریدار پر عدالت کو خود توجہ مبذول کرنی پڑتی ہے کسی اوستا کی معرفت حصہ داران کی تعداد کے موافق تقاسمہ جائداد کرانیکا حکم دیا جاتا ہے۔ بتعمیل حکم عدالت اوستا کارپانہ بٹوارہ مرتب کر کے پیش کرتا ہے کمی بیشی کا تصفیہ مقدر روپیہ کے ذریعہ سے کرالیا جاتا ہے اور قرعہ برادری کے طریقہ سے حصہ مدیون کی تشخیص کیجا کر بمطالبہ ڈگری ڈگریدار نیلام کردیا جاتا ہے اس قسم کی کارروائی ہوتی ہے مگر اس طریقہ عمل سے ڈگریدار حصہ داران مدیونکو

تو فائدہ پہونچتا ہے ڈگریدار کو یہ فائدہ ہوا کہ حصہ مدیون کا مشخص ہو کر روپیہ ڈگری کا وصول ہوگیا - حصہ داران مدیون کو یہ فائدہ ملا کہ بلا کسی قسم کے مالی اصراف کے جائداد کا تقاسمہ ہوگیا نہ سر دردی کرنی پڑی نہ بہم رسانی ثبوت مین پریشانی اوٹھانی پڑی نہ رسوم راج کی دینی پڑی اگر ہرج و نقصان رہا تو عدالت کو بھگتنا پڑا کہ وقت بھی ضایع ہوا دقت بھی اوٹھانی پڑی راج کی رسوم بھی کچھ وصول نہ ہوئی نظر بحالات صدر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقۂ مروجہ کی اصلاح کیجاوے - لہذا جب کبھی بموجب ہدایات مجریہ بمقدمات اجرائے ڈگری مین معرفت عدالت بٹوارہ کرانیکی نوبت آوے تو ہر حصہ دار سے بموجب اوسکے حصہ کے تخمینہ کے باضابطہ رسوم سرکاری وصول کیجاوے ابتدائی ہدایت تقاسمۂ باہمی کے ساتھ ہی جسطرح یہ درج کیا جاتا ہے کہ اگر باہمی بٹوارہ میعاد معینہ مین نہین کیا جاویگا تو معرفت عدالت کرادیا جاویگا یہ فقرا اور ایزاد کیا جایا کرے کہ "عدالت کی معرفت بٹوارہ کرانے پر رسوم راج کی باضابطہ ہر حصہ دار سے وصول کیجاویگی" اس طریقہ کے اجرا مین بخوف ادائگی رسوم سرکاری تعمیل ہدایت عدالت بٹوارہ باہمی حصہ دار کرکے پیش کردیا کرینگے اگر نہ کرینگے تو فیس سرکاری کا بھی نقصان نہ ہوگا اور بٹوارہ پیش ہوجانیکی حالت مین عدالت کو بھی حصہ داران کی حجبت نا حقہ[۱] و فضول سے زیادہ پریشانی اوٹھانی نہ پڑیگی -

سرکاری بقایا کا حال دریافت کرنا

مجریہ ۱۱- اکتوبر ۱۸۸۶ء جب مقدمات اجرائے ڈگری مین کسی مدیون کی جائداد نیلام کیجاوے تو قبل دینے روپیہ کے ڈگریدار کو دریافت بقایائے سرکاری ضروری ہے اور جس محکمہ سے حال بقایائے سرکاری دریافت کیا جاوے اگر اوس محکمہ سے چھ ہفتہ کے اندر جواب آجاوے تو خیر ورنہ بعد گذرنے چھ ہفتہ کے زر نیلام ڈگریدار کو دیدیا جاوے - اور اس باب مین جلد جواب بھیجا کرین چھ ہفتہ کے اندر جواب پہونچ جایا کرے اگر اس میعاد مین جواب نہ جاویگا اور روپیہ ڈگریدار کو ملجاویگا اور پھر کوئی رقم راج کی برآمد ہوگی اوسکا مواخذہ اوس محکمہ سے کیا جاویگا کہ جہانسے جواب جانے مین پہلو تہی ہوئی -

[۱] لفظ ناحق ہونا چاہیئے - من مؤلف

ہدایت نمبری ۱۷ - مجریہ ۲۹ - جنوری ۱۸۹۰ء

بعد[۵۱] نیلام کے جہان سے بقایائے سرکاری کا حال دریافت کرنا ہو تو وہان کے نام تحریرات جاری ہو جانا چاہیئین اور اون تحریرات مین لکھدیا جاوے کہ تاریخ رسید کیفیت سے تیس[۳۰] یوم مین جواب مکمل آجاوے۔

جزو ہدایت نمبری ۱۲۳ مجریہ ۲۹ - ستمبر ۱۸۹۱ء جس سے ہدایت مجریہ ۲۹ - جنوری ۱۸۹۰ء ترمیم ہوئی

ہنگام اجرائے اشتہار قرقی ہی دریافت کرلینا واجب ہے کہ مدیون کی نسبت باقیات کا کیا حال ہے تاکہ نیلام سے پیشتر حال باقی کا معلوم ہوجاوے اور وجود دقتین کہ بعد مین نیلام جائداد ہوکر پیش آتی ہین وہ جاتی رہین۔

مجریہ ۸ - فروری ۱۸۹۱ء

شئے منقولہ بقرو قہ یا مرہونہ کے نیلام مین محکمہ حساب سے بقایا کا حال دریافت کرنا اور مطالبہ ڈگریدار پر بقایائے دیگر کو مقدم سمجھنا مثل جائداد غیر منقولہ کے مناسب نہین ہے کیونکہ بطور خود بھی مدیون اس مال کو فروخت کرکے مطالبہ مین ادا کردے تو کوئی ذریعہ مزاحمت کا نہین ہوسکتا۔

مجریہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۲ء

وقت نیلام جائداد مدیون مثل عملدرآمد خط چھپی بقایا کا حال ہر دو دیوانی سے بھی دریافت کرلیا جایا کرے[۵۲]۔

ہدایت نمبری ۸ سمبت ۱۹۶۷ مجریہ ۲۲ - ستمبر ۱۹۱۰ء

اگر نیلام کے وقت بقایائے سرکاری کا عذر مدیون کی طرف سے کیاجاوے یا اور طرح پر معلوم ہو تو نیلام ملتوی نہ کیاجاوے بلکہ بعد نیلام اول بقایائے سرکاری مین روپیہ لیاجاوے پھر جو بچے وہ ڈگریدار کو دیاجاوے۔

ہدایت نمبری ۲۲ سمبت ۱۹۶۸ مجریہ ۲۶ - نومبر ۱۹۱۱ء

جب کسی ڈگریدار کی درخواست بابت نیلام جائداد مدیون ملازم بیڑہ خواص چیلان پیش ہووے تو پہلے بابت سبیل زر ڈگری وحیثیت جائداد مدیون منتظم جی خواص چیلان سے دریافت کیاجاکر حکم باضابطہ دیاجاوے۔

---

[۵۱] بعد نیلام دریافت کیے جانیکا قاعدہ بذریعہ ہدایت نمبری ۱۲۳ مجریہ ۲۹ - ستمبر ۱۸۹۱ء جو آگے درج ہے منسوخ ہوچکا - من مؤلف

[۵۲] حسب ہدایت نمبری ۲۲ مجریہ ۲۸ - جولائی ۱۸۹۳ء مقدمات خط چھپی مین بابت مطالبہ سرکاری محکمہ حسابیا و زنانی ڈیوڑھی اور بابت حق خالصہ سررشتہ تجارت اور بابت جاگیر ذیل سے دریافت کرنیکا حکم ہے - وقت نیلام جائداد غیر منقولہ مدیون بھی محکمات مذکور وہر دو دیوانی سے دریافت ہونا چاہیے - من مؤلف

کارروائی وقت نیلام

متعلق جائداد منقولہ

(ہدایت نمبری ۱۱ مجریہ ۱۷- اکتوبر ۱۸۹۲ء) نیلام اشیاء منقولہ کا بازار مانک چوک[1] مین بہ مجمع عام ہوا کرے۔

(دفعہ ۲۹۰- دستور العمل و ہدایت نمبری ۱۲۱ ۱۸۸۶ء و ہدایت نمبری ۴- مجریہ ۱۶- جنوری ۱۸۸۷ء) بصورت نیلام جائداد منقولہ کے فوراً قیمت مشتری سے لیجاویگی اور پھر شے نیلام شدہ اوسکے حوالہ کیجاویگی اگر فی الفور قیمت داخل نکرے تو مکرر نیلام کرکے مشتری کو زیدا اوس روپیہ کی کہ جو نیلام کنندہ کو بابت قیمت کے دیگا اوسی وقت دینی لازم ہوگی۔

(ہدایت نمبری ۱۲۱ مجریہ ۱۳- دسمبر ۱۸۸۸ء) جس مال کا محصول راہداری راج مین جمع ہونا چاہیے اوسکا محصول وقت نیلام امین نیلام وصول کرکے داخل کردیا کرے۔

(ہدایت نمبری ۲۸ مجریہ ۶- ابریل ۱۸۹۱ء) اجراء ڈگری کے مقدمات دیوانی مین اگر مویشی وغیرہ یا دیگر مال منقولہ ایسا نیلام کیا جاوے کہ جو قابل وصول محصول راہداری کے ہو اوسکے لیے بر وقت بولی نیلام اوسکا اظہار کردیا جاوے کہ اوسکا محصول بھی لیا جاویگا اور داروغہ راہداری وصول کرتا ہے۔

(مجریہ ۲۵- اگست ۱۸۹۸ء) مال منقولہ کسی نیلام مین بوقت رپورٹ جسکے نام بولی ختم ہوئی کا نام موافق عملدرآمد لکھنا چاہیے۔

متعلق جائداد غیر منقولہ

(ہدایت نمبری ۱۷- مجریہ ۲۶- جنوری ۱۸۹۰ء) (جس دن قرقی کیجاوے) اوسی دن امین نیلام کو اطلاع دیجاوے اور تاریخ پر حسب ضابطہ نیلام ہوجاوے۔

(ہدایت نمبری ۸۴- مجریہ ۲۱- اپریل ۱۸۵۰ء و دستور العمل دفعہ ۲۹۵ و ۲۹۶ مجریہ ۲۹- ستمبر ۱۸۹۰ء) اگر تاریخ معینہ نیلام تک کوئی عذرداری پیش نہو یا عذرداری گذر کر نامنظور ہوجاوے تب تاریخ معینہ نیلام پر نیلام جائداد مقروقہ حسب ضابطہ عمل مین آویگا اور نیلام کنندہ رپورٹ تعمیلی عدالت مین پیش کریگا۔

[1] اب بجائے مانک چوک کے متصل کسان نیلام ہوتا ہے۔ من مؤلف۔

ہدایت نمبری ۲ ۵ مجریۂ ۲۶- اپریل ۱۸۹۰ء

تاریخ معینۂ نیلام پر اگر مدعی موقع پر حاضر نہ آوے تو نیلام مین کچھ ہرج نہ ہوگا- اُسکی حاضری کی کوئی ضرورت نہین اگر حاضر آجاوے تو کوئی ممانعت نہین ہے مگر مدعی کو ہمیشہ فہمائش کیجاوے کہ بروز نیلام موقع پر حاضر ہو اگر حاضر نہ آوے تو اُسکا قصور رہیگا حیثیت مشتری کی تحقیقات کی ضرورت نہین جو کارروائی وصول زر چہارم کی ہے وہ کافی ہے- بموقع شادی وغمی وپیدائش لڑکا لڑکی یا چیچک کا واقع ہو توامین نیلام کو بالتوائے نیلام اوس روز کے فوراً رپورٹ کرنا چاہیے-

دستور العمل دفعہ ۲۶ و ہدایت مجریۂ ۲۶- اپریل ۱۸۹۰ء

بروز نیلام یہ بات معلوم ہو کہ مدیون قابض مکان اس غرض سے کہ نیلام کی کارروائی مین ہرج واقع ہو قفل لگا کر مزاحمت کرے تب امین نیلام کو خود تالہ کھلوا اُسکی کارروائی نہین کرنی چاہیے بلکہ اوسی وقت اطلاعی رپورٹ مفصل لکھکر بھیجدینی چاہیے کہ حاکم صادر کنندۂ نیلام اُس رپورٹ پر حکم صادر کریگا[۱]-

اگر بروقت نیلام کے یہ بات معلوم ہو کہ مطابق فرد قرقی کے مکانات مین کمی بیشی ہے تو نیلام ملتوی کرکے پہلے بذریعۂ رپورٹ اُسکا مفصل حال لکھکر تصفیہ کرالینا چاہیے-

اگر وقت نیلام یہ بات معلوم ہو کہ مکان مقروقہ زیادہ مالیت کے ہین اور ڈگری کی تعداد اُس کی بہت کم ہے تو ایسی صورت مین امین نیلام کو مناسب ہوگا کہ پہلے اطلاع کرکے جو کچھ کہ حکم صادر ہو اوسکے بموجب تعمیل کرے-

اگر روز نیلام مدعی کیطرف سے تحریری درخواست حسب ضابطہ امین نیلام کے روبرو پیش ہو کہ آج نیلام کی کارروائی ملتوی رکھی جاوے اسوجہہ سے کہ مدعا علیہ انتظام ادائے زر ڈگری کا اقرار کرتا ہے یا مدعا علیہ نے انتظام کر دیا ہے تو ایسی صورت مین امین نیلام کو مناسب ہوگا کہ بالتوائے کارروائی نیلام اپنی رپورٹ کے ذریعہ سے مدعی کی عرضی کو حاکم عدالت کے روبرو بھیجدے بعدہ جو کچھ کہ حکم صادر ہو اوسکے بموجب تعمیل کرے اور مدیون کی درخواست پر بغیر رضامندی ڈگریدار کے التوا نیلام کا نہین ہونا چاہیے- اگر مکانات زیادہ قیمت کے ہون اور کسی وجہہ سے موقت

[۱] اسکے ساتھ ہدایت نمبری ۶ مجریۂ ۱۰- فروری ۱۸۹۰ء جو آگے درج ہے دیکھنی چاہیے- من مؤلف

بولی واجبی قیمت کی نہین ہوئی تو امین نیلام کو اوسکی اطلاع بذریعہ رپورٹ مفصل کردینی چاہیے اور امین نیلام کے اختیار سے بولی ختم تصور نہین ہوسکتی جبتک کہ منظوری نیلام کا حکم حاکم مجاز نہ لکھدے۔

اگر بروز نیلام کوئی عذر روبرو امین نیلام کے ظاہر کیا جاوے تو نیلام ملتوی نہین ہوگا مگر امین نیلام اسکا ذکر اپنی رپورٹ نیلام مین لکھدیگا اور عذر دار کو ہدایت چارہ جوئی کی کریگا۔

اگر کسی شخص نے بولی بولی اور نیلام اس روز طے نہین ہوا دوسرے روز پھر نیلام بولا گیا اور کسی شخص نے اس سے زیادہ بولی بولی تو وہ زیادہ بولی بولنے والا آخری خریدار تصور ہوگا اور جو کسی نے اس سے زیادہ بولی نہین بولی تو وہی شخص ذمہ دار قرار پاویگا خواہ دوسرے جلسہ نیلام مین حاضر آوے یا نہ آوے مگر اسکا ذکر رپورٹ مین امین نیلام بھی لکھدیگا اور امین نیلام بولی بولنیوالے کو اسیوقت مطلع کردیگا کہ ابھی نیلام ختم نہین ہوا۔ اگر بروز دیگر نیلام ثانی مین زیادہ بولی نہ بولیگئی تو بشرط منظوری ذمہ داری ہوگی اور دستخط بولی بولنے والیکے کرائے جاوینگے اور اطلاع تاریخ نیلام مقررہ سے اسکو پہنچا[1] دیگی۔ بعد ختم کرنے نیلام کے اگر امین نیلام سے کوئی بیشی کی درخواست کرے تو اسکو ہدایت چارہ جوئی عدالت کی کردے مگر اپنی رپورٹ مین اسکا ذکر ضروری لکھدینا ہوگا۔

اگر امین نیلام سے کوئی ہارج و مزاحم ہو تو اسکی بابت فوجداری مین سپرد کرنیکی رپورٹ مفصل حاکم کو لکھدینی چاہیے کہ وہان سے بعد ضروری کارروائی کے تجویز مناسب ہوگی۔

جزو ہدایت نمبری ۲۷ تحریریہ ۲۹ - اپریل سنہ ۱۸۹۲ء

بعد قرقی بموجب رپورٹ قرقی مکانات کی کارروائی نیلام ہوتی ہے اور امین نیلام کی کتاب مین مفصل طور پر پتہ مکانات کا مع حدود درج ہوا کرے۔

ہدایت نمبری ۷ - تحریریہ ۱۷ - فروری سنہ ۱۸۹۴ء

بحالت روپوشی و عدم موجودگی مدیون کارروائی نیلام اسکی جائداد کی ملتوی رہنا باعث حق تلفی ڈگریدار کا ہے کیونکہ مدیون اپنی جائداد کو بچانیکے خیال سے ہمیشہ روپوش رہیگا۔ پس قرقی و نیلام کیوقت قفل بند ہو اور مدیون روپوش ہو تو شہر مین

[1] بولی نیلام کی ذمہ داری کی سرخی کے تحت مین دیگر ہدایات درج ہین وہ اسکے ساتھ دیکھنے کے قابل ہین۔ من مولف

پولسدار کی معرفت اور بیرونجات مین معرفت تھانہ دار قفل کھلوا کر کارروائی قرقی و نیلام ہونی چاہیے۔

تحریریہ ۲۷ - جولائی ۱۸۹۴ء | اگر مدیون موجود نہ ہو اور مکان نیلام شدہ مین اوسکی کوئی چیز نکلے تو اسکو مالخانہ سرکاری مین رکھنا چاہیے۔

تحریریہ ۴ - فروری ۱۸۹۵ء | بولی نیلام کی معرفت ڈیلی یا چپراسی ملازم راج کے بلوانی چاہیے بلائی کی معرفت بلوانا درست نہین -

ہدایت نمبری ۱۹ - تحریریہ ۹ - اپریل ۱۸۹۲ء و ہدایت نمبری ۷۸ تحریریہ ۲۴ - نومبر ۱۸۹۲ء | ناظر عدالت و منصفی ہا مین نیلام کا رجسٹر ایک نمونہ کا ہے اور بعد ختم نیلام کے ایک دوسرے کے رجسٹر مین دستخط کر دیا کرین [ف ۱]۔

ہدایت نمبری ۲۵ تحریریہ ۷ - دسمبر ۱۸۹۵ء | رجسٹر کارروائی نیلام مین بہ تحت خانہ العبد گیرندہ زر چہارم یعنی لینے والے سے رسید کرائیجاوے۔

مشتری نیلام سے زر قیمت کا لیا جانا اور کمیشن کی کارروائی اور بولی نیلام کی ذمہ داری

دفعہ ۹۸ دستور العمل ہدایت تحریریہ ۳ - مئی ۱۸۹۸ء ہم مضمون دستور العمل | بصورت نیلام جائداد غیر منقولہ کے چہارم حصہ قیمت اُسیوقت مشتری کو جمع کرانی ہوگی اور باقیماندہ روپیہ پندرہ یوم کے اندر جمع کرانا لازم ہوگا اور درصورتیکہ مشتری زر پیشگی اُسوقت داخل نہین کریگا تو امین نیلام کو لازم ہوگا کہ اُسوقت دوبارہ نیلام کرے۔

دفعہ ۹۹ - دستور العمل | اور اگر یہ بات پائیجاوے کہ مشتری نے بدنیتی سے بولی بولکر بوقت اہتمام بولی ادخال چہارم روپیہ قیمت سے انکار کیا اور ناحق تکلیف دہی کا باعث ہوا تو رپورٹ امین نیلام پر حاکم عدالت کو اختیار ہوگا کہ بصورت مناسب مشتری کا جواب قلمبند کرنیکے بعد تجویز عدالت مین اسکی نسبت سزائے جرمانہ حیثیت کے موافق کرے جو پچاس سے زیادہ نہ ہو۔

ف ۱ نمونہ رجسٹر ضمیمہ منسلکہ مین درج ہے۔ من مؤلف

دفعہ ۱۰۰۔ دستور العمل درصورتیکہ خریدار نے چہارم حصہ یا اس سے کم روپیہ داخل کیا اور باقی تین
چوتھائی روپیہ کے ادخال کی بابت میعاد پندرہ یوم معینہ مین نہین کی تو جو روپیہ اس نے داخل کیے
ہین وہ راج مین ضبط کیے جاوینگے اور دوبارہ نیلام کیے جاینگا حسب قاعدہ وحکم ہوگا۔

دفعہ ۱۰۱۔ دستور العمل اور اگر دوبارہ نیلام پر بمقابلہ نیلام سابق زیادہ قیمت اوٹھیگی تو مشتری
سابق کا اس زیادہ قیمت مین کچھ استحقاق نہین ہوگا بلکہ وہ قیمت مالک مال کا حق متصور ہوگی
کہ جو بعد دینے ڈگریدار کے اسکو ملیگا۔

دفعہ ۱۰۲۔ دستور العمل درصورتیکہ خریدار جائداد نیلام شدہ ڈگریدار ہو کہ جسکی درخواست اجرا پر
جائداد مذکور نیلام ہوتی ہے تب اگر بولی قیمت نیلام جائداد مذکور کی مساوی زرڈگری ڈگریدار
کے ہے تو ایسے مشتری سے مطالبہ زرچہارم کا فوراً اور مابقی زرنیلام چہارم کا اندر پندرہ روز
کے مثل قاعدہ عام کے نہین کیا جاویگا لیکن ایسے مشتری کو زرکمیشن اندر پندرہ روز کے
داخل کرنا ہوگا ورنہ نیلام مکرر عمل مین آویگا اور مکرر نیلام کی قیمت سے جو ڈگریدار کو زر
ڈگری ملیگا اسمین زرکمیشن بموجب مقدار نیلام اول کے وضع کرلیا جاویگا اور دوسری مرتبہ
کے نیلام کا کمیشن اسکے علاوہ مثل عام قاعدہ کے زرنیلام ثانی مین سے وضع کیا جاویگا۔

دفعہ ۱۰۳۔ دستور العمل اگر نیلام بنام ڈگریدار ختم ہوا مگر تعداد ڈگری سے قیمت جائداد نیلام شدہ کی
کم حاصل ہوئی تو بھی ایسی صورت مین مطالبہ زرچہارم کا فوراً اور مابقی روپیہ کا اندر پندرہ روز کے
نہین لیا جاویگا البتہ زرکمیشن ایسے مشتری کو پندرہ روز کے اندر داخل کرنا ہوگا۔ اگر میعاد مذکور
مین داخل نہین کریگا تو مکرر نیلام عمل مین آویگا اور اس نیلام مکرر سے جو زرڈگری ڈگریدار
واجب الادا ہوگا اوسمین سے زرکمیشن نیلام اول کا وضع کرلیا جاویگا اور دوسری مرتبہ کے
نیلام کا کمیشن اسکے علاوہ مثل عام قاعدہ کے زرنیلام ثانی سے وضع ہوگا۔

دفعہ ۱۰۴۔ دستور العمل اگر ڈگریدار نے جائداد زرنیلام مدیون کو خرید کیا اور زرڈگری ڈگریدار کی تعداد
سے نیلام کی بولی زیادہ ہوئی تب جو روپیہ کہ ڈگریدار کا زیادہ ہوگا اسکا چہارم اسیوقت اور مابقی

پندرہ روز کے اندر داخل کرنا ہوگا۔ اگر زر چہارم فوراً اور مابقی روپیہ پندرہ روز مین ادا نہین کریگا تو نیلام جائداد مذکور عمل مین آویگا اور قیمت نیلام ثانی سے جو زر ڈگری ڈگریدار واجب الادا ہوگا اوسمین سے زر کمیشن نیلام اوّل وضع کر کے مابقی روپیہ ڈگریدار کو دیا جاویگا۔

دفعہ ۱۰۔ دستور العمل | اگر ایک مدیون کی جائداد بمطالبہ چند ڈگریداران ایک وقت مین نیلام ہووے اور منجملہ ڈگریداران کے کوئی ایک ڈگریدار نیلام مین جائداد کو خرید کرے تو زر چہارم نیلام کا اسیوقت موافق قاعدہ کے مشتری کو داخل کرنا ہوگا اور اندر عرصہ پندرہ روز کے مابقی روپیہ بعد منہائی حصہ ڈگری خود از کل قیمت نیلام یعنی زر چہارم و مابقی وضع ہو کر باقی روپیہ مشتری کو داخل کرنا ہوگا۔ اگر زر چہارم و مابقی داخل نہین کریگا تو مکرر نیلام کیا جاویگا[۱]

ہدایت مجریہ ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء | اگر خریدار نیلام تعداد زر نیلام ختم شدہ کا چہارم حصہ جمع کرا کر باقی روپیہ میعاد معینہ (یعنی دو ہفتہ) مین ادا کرنے سے قاصر رہیگا تو دوبارہ جائداد مذکور کا نیلام حسب ضابطہ بتقرر تاریخ و اجرائے اشتہار کیا جاویگا۔

اور وہ نیلام دو صورت سے تجاوز نہ کریگا یعنی نیلام اوّل سے کم مین ختم ہوگا یا زیادہ مین۔ کمی کی صورت مین زر چہارم سے حق کمیشن اوّل مجرا ہو کر جو روپیہ بچیگا اوسمین سے بقدر کمی نیلام ثانی مین محسوب ہو کر اگر کچھ باقی رہیگا مشتری نیلام اوّل کو واپس ملیگا اور نیلام ثانی کی قیمت مین سے بھی پہلے حق کمیشن نیلام ثانی وضع ہو کر باقیماندہ زر قیمت اور نیز اوس روپیہ سے کہ جو بابت کمی نیلام ثانی زر چہارم نیلام اوّل سے لیا جاویگا بابت ڈگری کے ڈگریدار کو ملیگا۔ اگر کچھ باقی رہیگا تو وہ مالک جائداد کو دیا جاویگا اور بیشی کی صورت مین مشتری نیلام اوّل سے جو چہارم قیمت نیلام کا داخل کرایا گیا ہے اوسمین سے صرف حق کمیشن وضع ہوگا باقی جو بچیگا وہ مشتری اوّل کو واپس دیا جاویگا خواہ مطالبہ ڈگری کا نیلام ثانی کی قیمت سے بیباق ہو یا نہ ہو۔

ہدایت نمبری ۱۱۴ مجریہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء | بروز نیلام کل روپیہ اشیائے نیلام شدہ کا وصول ہو کر عدالت مین آنا چاہیے

---

[۱] ہدایت مجریہ ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء جو آگے درج ہے اسکو اسکے ساتھ دیکھنا چاہیے۔ من مولف

عدالت کو مناسب ہے کہ یہ روپیہ امین نیلام سے لیکر اُسی روز خزانہ میں داخل کردیا کرے۔ سنہ ۱۸۸۵ء بابت جائداد غیر منقولہ کی بابت بھی کارروائی ہونی چاہیے اور تاکید وصول قیمت کی کارروائی اور نگرانی اسکی خود عدالت کو کرنی چاہیے۔ امین نیلام پر بھروسہ نہیں رکھنا چاہیے۔ جب روپیہ قیمت جائداد غیر منقولہ کا مشتری داخل کرے تو وہ براہ راست عدالت میں حاضر لاوے اور معرفت عدالت کے مشتری کی رسید ملا کرے۔ امین نیلام سے روپیہ کے لین دین کا سلسلہ جاتا رہے۔ کچھ ضرور نہیں ہے کہ امین نیلام کے پاس پہلے روپیہ داخل ہوا اور پھر امین نیلام خزانہ میں داخل کرے اور حساب کا بکھیڑا ہوتا ہے۔

ہدایت نمبری ۱۱ مجریہ ۲۰ - مئی سنہ ۱۸۹۱ء	زرکمیشن علاوہ زر نیلام مشتری نیلام سے وصول کرنا نہ چاہیے زر نیلام میں کو ہی وضع کرنا چاہیے۔
ہدایت نمبری ۲۳ مجریہ ۲۵ - نومبر سنہ ۱۸۸۱ء	ہر رقم پر ۵ ؎ فیصدی کمیشن یعنی فیس نیلام لیجایا کرے۔
مجریہ ۱۱ - فروری سنہ ۱۸۹۱ء	قبل منظوری نیلام زرکمیشن کسی سے قابل وصول نہیں۔
ہدایت نمبری ۴۲ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۲ء مجریہ ۵ - جنوری سنہ ۱۸۹۱ء	دیہات اجارہ پر جنکا اجارہ معرفت سرشتہ نیلام کے نیلام کیا جاوے کمیشن یعنی فیس نیلام کا لیا جانا مناسب ہے۔
ہدایت نمبری ۵ مجریہ ۱۶ - نومبر سنہ ۱۸۹۲ء	جو غلہ مطالبہ ڈگریات میں قرق ہو معرفت سپرنٹنڈنٹ نیلام کے نیلام ہوا کرے اور کمیشن لیا جاوے۔
مجریہ ۱۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء مجریہ ۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۹۱ء	نیلام کے وقت آخری بولی بولنے والا ذمہ وار ہوتا ہے اس سے پہلے بولی بولنے والونکی ذمہ داری جاتی رہتی ہے۔
مجریہ ۲ - جون سنہ ۱۹۰۲ء	بروقت نیلام جائداد دفعہ ۹ ہدایت مجریہ ۲۶ - اپریل سنہ ۱۸۸۱ء کی پوری پابندی ہونی چاہیے [۲]
ہدایت نمبری ۲۸ ستمبر مجریہ ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء	امین نیلام کو لازم ہے کہ جہانتک ہو کارروائی نیلام کو با قاعدہ جلد ختم کیا جاوے اور آخری بولی لگانیوالیکو ذمہ وار سمجھا جاوے۔ بالفرض اسکو ضرورت نہ ہے تا

---

[۱] ہدایت ہذا تک جائداد منقولہ کے زر قیمت نیلام وصول ہونیکے متعلق ہے۔ مترجم مؤلف

[۲] دفعہ (پابندی) کی ذمہ داری کے متعلق ہے مترجم مؤلف

اور کوئی وجہہ پیش آوے تو لازم ہے کہ تاریخ نیلام سے یعنی جس روز کہ اوس نے بولی نیلام کی لگائی ہے اندر میعاد ایک ماہ اپنی درخواست انکاری عدالت مجاز مین پیش کرے اور حاکم باقاعدہ اوسکی تصدیق کر کے حکم مناسب دے اور پھر کارروائی نیلام کی کرے - اگر اندر میعاد مقررہ ایسی درخواست نہین دیگا تو اوسکا کوئی عذر نہ سنا جاویگا اور بدستور ذمہ وار رہیگا اور ایسی عدالت مین کہ جہان یہ کارروائی درپیش ہو اوس سے جواب لیکر تجویز جرمانہ بمقدار مناسب بلحاظ حیثیت نیلام و خریدار کیجاویگی

ہدایات متفرق

| جریدہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء | تعطیلات ذیل مین تاریخ نیلام نہ مقرر ہوا کرے - |

نو روز یکم جنوری - داغ تھہ دادی جی صاحبہ - ہولی - دھولینڈی - دوات پوجن - سالگرہ قیصر ہند سالگرہ مبارک سری جی دام اقبالہ - جشن سالگرہ مبارک - داغ تھہ بڑے سری جی - ماتر نومی دیپ مالکا - انکوٹ - دوات پوجن دیپ مالکا - چندر گرہن - سورج گرہن - یوم کلان - داغ تھہ ماجی صاحبہ سری جودھی جی -

| ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۲۲ - ستمبر ۱۸۸۱ء | بیرونجات مین کارروائی نیلام تحصیلدارون تعلقہ دارون کی معرفت کرائی جایا کرے - |

رسید زر نیلام

| دفعہ ۹۶ - دستور العمل | (بصورت نیلام جائداد منقولہ) مشتری کو رسید اوس روپیہ کی کہ جو نیلام کنندہ کو بابت قیمت کے دیگا اوسیوقت دینی لازم ہوگی - |

| ہدایت نمبری ۱۲۵ مجریہ ۲۳ - نومبر ۱۸۸۱ء | (رسید زر نیلام شہر بونیکو سطرح دیجاوے) زرچہارم کی رسید ناظر مشتری کو دیتا ہے اوسکا ایک چک بک رہنا مناسب ہے - اور جو نصف حصہ رسید کا چک بک مین |

رہے اوسکی پشت پر داخلہ روزانہ جبوقت ناظر کی معرفت روپیہ جمع و خرچنویس کے پاس داخل ہو جمع و خرچنویس

کر دیا کرے اور جب کل روپیہ داخل ہو جاوے اور رسید مشتری نیلام کو پورے روپیہ کی دیجاوے اوسمین تفصیل کر دیجاوے کہ اسقدر بابت چہارم فلان تاریخ کو داخل ہوا اور اسقدر فلان کو۔ ایسی رسید کے ہونے سے ناظر کی رسید زر چہارم کی واپسی کی مطلق ضرورت نرہیگی اور کسی قسم کا فرق حساب مین بھی نہ رہیگا۔

ہدایت نمبری ۱۴۵ مجریہ ۲۷۔ جون ۱۸۹۱ء

جو رسیدات زر قیمت نیلام کی بابت سابقاً طبع ہوئین اون مین مشتری کے نام کا خانہ نہین ہے اور ناظر یا اور کوئی اہلکار جمع وخرچنویس کے پاس روپیہ جمع کراوے اوسکی رسید کیلیے بھی خانہ نہین ہے۔ بالفعل جو کتابین چھپی ہین ان پر نمبر مقدمہ کے آگے بہت سی جگہ خالی ہے بعد درج نمبر مقدمہ کے نام مشتری بقید ولدیت قومیت اور پھر نام داخل کنندہ زر بقید ولدیت و قومیت و سکونت لکھنا کافی ہے۔ اور جب روپیہ جمع وخرچنویس کے پاس جمع کرایا جاوے تو جو حصہ رسید کا شامل کتاب ہے اسکی پشت پر رسید جمع وخرچنویس کی لکھا لینا کافی ہے۔ آیندہ کتاب رسید کی چھپوائیجاوے تو ان باتون کا لحاظ کر لیا جاوے[۱]

منظوری نیلام

ہدایت نمبری ۸۴ مجریہ ۱۲۔ اپریل ۱۸۸۰ء

(بعد ختم نیلام نیلام کنندہ کی رپورٹ پیش ہونے پر) حاکم عدالت ضروری امورات یعنی تخمینہ قیمت و تعداد قیمت نیلام اور دیگر امورات ضروری پر غور کرنیکے بعد تحریری حکم منظوری یا التوائے منظوری نیلام کا رپورٹ نیلام کنندہ پر لکھیگا۔

ہدایت نمبری ۱۹ ۱۸۹۵ء

ختم نیلام سے مراد عدالت سے نیلام منظور ہونا ہے۔ اسلیے منظوری نیلام کی بابت حکم جلد صادر کیا جایا کرے ایسا نہ ہو کہ عرصہ تک حکم نہ دیا جاوے جس سے آیندہ جھگڑے بکھیڑے ہون

استرداد نیلام

مجریہ ۔۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

نیلام منسوخ ہونیکی صورت مین فیس یعنی کمیشن واپس نہین ہونی چاہیے کیونکہ

[۱] نمونہ رسید کا ضمیمہ مین شامل کیا ہے۔ من مؤلف

جنس نیلام صرف حق الخدمت ہے چنانچہ بجا آوری خدمت ہوتی ہے خواہ نیلام منظور ہو یا مسترد

ہدایت نمبری ۸۴ مجریہ ۲۱ اپریل ۱۸۹۰ء دستور العمل دفعہ ۹۴	جب حکم منظوری نیلام کا صادر ہو جاویگا تو پھر کسی دوسرے کی درخواست بیشی قیمت پر نیلام مذکور مسترد نہ ہو سکیگا۔

دستور العمل مطبوعہ دفعہ ۹۵	درصورت ہو جانے نیلام جائداد اور صادر ہو جانے منظوری نیلام مذکور کے

پھر مدیون ڈگری اگر زر ڈگری پیش کرکے جائداد واپس لینا چاہے تو اسکا کچھ استحقاق تصور نہیں کیا جاویگا۔

دستور العمل مطبوعہ دفعہ ۹۷	نیلام جائداد منقولہ بوجہ بیضابطگی کے قابل منسوخی نہوگا لیکن اگر کسی شخص کو

ضرر پہونچے تو اسکو اختیار ہے کہ اپنے ہرجہ کی نالش حسب ضابطہ اس شخص کی نسبت کہ جس سے اسکو ہرج پہونچا ہے دایر کرے۔

دفعہ ۱۰۹	اگر بوجہ بیضابطگی نیلام منسوخ ہوا تو زر قیمت داخل کنندہ کو واپس دیا جاویگا اور

بابت فیس وغیرہ اس سے کچھ بھی نہ لیا جاویگا۔

دفعہ ۱۱۰	درصورتیکہ بموجب ڈگری اپیل عذرداری کو جائداد (نیلام شدہ) واپس ملیگی تو خرچہ اور

کمیشن وغیرہ اصل مقدمہ کے ڈگریدار اور مشتری کو دینا پڑیگا۔

ہدایت مجریہ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء	جبکہ تاریخ نیلام مقرر ہو کر مجمع عام بولی نیلام کی ہوتی ہے تو کسیکی درخواست

اضافہ پر نیلام منسوخ نہ ہوا کرے

ہدایت نمبری ۷۶ مجریہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۳ء و مجریہ ۲۸ اپریل ۱۸۹۵ء	جب نیلام ختم ہو جاوے تو بلا رضامندی مشتری نیلام محض اس بنا پر کہ بعد ختم نیلام مدیون نے درستی زر ڈگری ڈگریدار کردی نیلام مسترد نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر

عدالت کسی وجہ بیضابطگی سررشتہ سے اول نیلام کو مسترد کرکے دوبارہ نیلام کیے جانیکا حکم دے اور بعد قبل دوبارہ نیلام ہونیکے ادائی زر ڈگری ڈگریدار کردے تو البتہ وہ نیلام ثانی ملتوی رہ سکتا ہے ورنہ بعد ختم نیلام درستی زر ڈگری ڈگریدار منجانب مدیون ہو جانیسے نیلام ہرگز مسترد نہیں ہوسکتا

مجریہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۶ء	جب جاگیردار خود اپنے مکان کو بیع کردے اور پھر بوجہ انکاری ہوجانے بایع کے

مشتری اپنے روپیہ کی ڈگری حاصل کرکے جائداد کو نیلام کراوے اور پروانہ حاصل کرکے قبضہ پاوے تو نیلام کا مسترد ہونا نا واجب ہے۔

مجریہ ۱۴- فروری ۱۹۱۱ء جب بولی نیلام کی ختم ہو جاوے اور اسکے بعد مدیون ڈگری ڈگریدار کا فیصلہ کر دیوے اور مشتری نیلام بھی جائداد نیلام کا چاہے تو نیلام بیشک مسترد ہونا چاہیے مگر زرکیشن اول مدیون ڈگری سے وصول ہونا چاہیے اور اگر وہ نہ داخل کرے تو مشتری سے باقیماندہ روپیہ داخل کراکے اور زرکیشن اوسمین سے وضع کیا جاکر پروانہ نیلام کا اسکو دیا جاوے۔

سند نیلام

دستور العمل مطبوعہ دفعہ ۱۱ درصورت نیلام جائداد غیر منقولہ کے جب نیلام ختم اور مکمل ہو جاوے تب مشتری کو حسب ضابطہ بیعنامہ یعنی پروانہ نیلام کاغذ اسٹامپ مقررہ پر لکھدینا ہوگا اور اسمین تشریح جائداد نیلام شدہ کی پوری پوری لکھنی ہوگی اور جس محکمہ کے حاکم کے حکم سے نیلام مذکور ہوا تھا اوس محکمہ کے حاکم کے دستخط اور مہر عدالت بیعنامہ مذکور پر ثبت کیجاویگی۔

ہدایات مجریہ ۱۴- اپریل ۱۸۸۱ء پروانہ نیلام کا مشتری کو زرنیلام داخل کردینے کے بعد دیدیا جایا کرے تعمیل ڈگری مدیون کے فیصلہ پر پروانہ کا دینا منحصر نہ رکھا جاوے۔

مجریہ ۱۳- دسمبر ۱۸۹۹ء
مجریہ ۲۰- دسمبر ۱۸۹۹ء
مشتریان نیلام کو پروانہ دینے کے وقت مہرانہ لیا جاوے چنانچہ ایک روپیہ کا کاغذ مہرانہ کا لینا چاہیے۔

مجریہ ۱۲ جون ۱۹۰۰ء جب پروانہ نیلام تیار ہو جاوے اسوقت اہلمد بذریعہ رپورٹ صیغہ خط چھپی مین دیدے اور صیغہ خط چھپی مین درج نمبر ہو کر بعد لینے کاغذ مہرانہ نقل اسکی کتاب خط چھپی مین مثل دیگر خطوط درج کیجاوے اور یہ عبارت درج پروانہ کرکے کہ (مطالبہ اجرائے ڈگری فلان ڈگریدار ذمگی فلان مدیون بمقدار مطالبہ مین فلان جائداد واقع محلہ فلان اتنے روپیہ مین فلان تاریخ کو بنام فلان مشتری نیلام ہو کر فلان تاریخ کو بعد وصول کل زرنیلام منظوری نیلام کا حکم

ہوکر فلان تاریخ کو سند نیلامی مشتری نیلام کو دیگئی اور باخذ ایک روپیہ کاغذ مہرانہ رجسٹر نقل خطوط کے صفحہ فلان نمبر فلان پر نقل اسکی رکھکر قبض تیار کرکے مشتری نیلام کو دیگئی) مشتری کو دیا جاوے اور تیاری قبض کے بعد قبضہ مشتری کی تاریخ مقرر کیجاوے۔

| تحریریہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء | مشتری نیلام سے جو کاغذ مہرانہ لیا جایا کرے وہ بذریعہ درخواست لیا جایا کرے۔

| تحریریہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء | جب کوئی ڈگریدار (اپنے مدیون کی جائداد کا حق راہنی نیلام مین خرید کرے اور وہ جائداد رہن بھی اسی ڈگریدار کے پاس ہو تو حق مرتہنی اور نیلام دونوں کی تعداد کے موافق کاغذ فیس بموجب ضابطہ مشتری نیلام سے لیکر بابت حق راہنی نیلام شدہ پروانہ اور بابت حق مرتہنی قبض مالا کلامی حسب قاعدہ دیدیجاوے اور کاغذ فیس مالا کلامی اس مقدار پر داخل کرایا جاوے کہ جو بروئے حساب اصل و سود کے قایم ہو۔

| ہدایت نمبری ۵ سمبت ۱۹۵ - تحریریہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء | جو پروانہ نیلام کے دیے جاوین یا رہن نامہ و بعنیامہ رجسٹری کیے جاوین اُن مین واضح طور پر اس امر کو درج کردیا جاوے کہ مشتری نیلام یا مرتہن وغیرہ کا بحیثیت مالک اصلی یہ یہ حق فلان فلان مکان اور حق نال و طہارت و پکول مین ہوگا اور اسقدر منزل تک مکان مین نال سے اور اسقدر منزل تک مشترکہ اور اسقدر منزل تک غیر مشترکہ اور طہارت مین یہ حق ہے تاکہ آیندہ اوّل تو رعایا کو مقدمات کے رجوع اور دایر کرنے سے نجات ملے۔ دوسرے عدالت کو تجویز مین مغالطہ نہ ہووے۔

| ہدایت نمبری ۱۸ سمبت ۱۹۵ - تحریریہ ۴ ستمبر ۱۹۱۰ء | جو نیلام وکیل سرکار کی بولی پر ختم کیا جاوے اُسکا پروانہ (سند نیلام) سادہ کاغذ پر دیا جاوے۔

گرفتاری و قیدی مدیونان

| دستور العمل مطبوعہ دفعہ ۷۶ | سوائے ڈگری زر نقد کے ڈگریدار مجاز اس بات کا نہین رکھیگا کہ مدیون ڈگری کو قید کراوے اور جب ایک مرتبہ کوئی مدیون قید پاکر رہائی پاویگا تو پھر اسی ڈگری کی علت مین

ہدایت نمبری ۱۰ مجریہ ۲۶ - مئی ۱۸۸۳ء	بمطالبہ ڈگری عدالت دیوانی عورت مدیونہ کی گرفتاری اور قید کا یہاں دستور نہیں ہے -

ہدایت نمبری ۲۴ مجریہ ۱۵ - اگست ۱۸۸۵ء و ہدایت نمبری ۱۰۸ - مجریہ ۱۸ - اگست ۱۸۹۰ء	در باب مقیدی مدیونان حسب ذیل کارروائی ہو گی -

(۱) جس وقت کوئی ڈگریدار درخواست مقیدی مدیون مع زرخوراک پیش کرے تو اس درخواست میں ڈگریدار سے ہمیشہ یہ بات لکھوانی چاہیے کہ کسقدر عرصہ کیواسطے مقیدی کی درخواست کرتا ہے -

(۲) بموجب حیثیت مدیون زرخوراک روزمرہ کے حساب سے اُسقدر روپیہ کہ جسقدر ایام مقیدی کیلیے چاہیے ڈگریدار سے لیا جاوے -

(۳) جب حکم مقیدی لکھا جاوے تو اسمیں ہمیشہ میعاد قید درج کرنی چاہیے تاکہ بروقت اختتام اسکی فوراً تاریخ معینہ پر رہائی دیجا سکے -

(۴) ناظر اور محافظان حوالات کے اختیا میں مقیدی مدیونان نہ رکھی جاوے کہ ڈگریدار بطور خود اونکو زرخوراک دیکر قید رکھاوے بلکہ اگر واسطے مقیدی دیگر عرصہ کے ڈگریدار کو مقید کرانا مدیون کا منظور ہے تو حسب ضابطہ درخواست اور خوراک عدالت میں پیش کرنی چاہیے اور اوس پر جیسا حکم کہ عدالت سے صادر ہو اُسکے بموجب تعمیل ہونی چاہیے -

ہدایت نمبری ۱۴۴ مجریہ ۲۲ - جون ۱۸۹۱ء	اگر موروثی جائداد منقولہ وغیر منقولہ وارث مدیون متوفی کے قبضہ میں نہ ہو تو ڈگری کا اجرا وارث پر بذریعہ قید نہیں ہو سکتا

ہدایت نمبری ۱۴۵ مجریہ یکم مئی ۱۸۸۶ء	جملہ عدالتوں سے نقشہ مقیدان مدیونان نا دہندہ حسب ذیل نمونہ کا ہر ماہ پر آنا ضروری ہے -

نمبر شمار - تعداد مقدمات جنمیں تجویز مقیدی مدیونان ہوئی - تعداد مدیونان - تعداد زر ڈگری باقی بذمہ مدیون ہے - تعداد قید جملہ مدیونان جو اس ماہ میں مقید ہوئے - تعداد زرخوراک جو انکی واسطے ڈگریداران نے داخل کیا - تعداد ایام قید واسطے جملہ مدیونان کے - تعداد روپیہ جو اس ماہ میں

مدیونان مقیدان ماہ حال نے داخل کیا - تعداد مدیونان جو مقید شدہ ماہ حال سے رہائی پاگئے - تعداد مدیونان باقیماندہ - تعداد مدیونان مقید ماہ گذشتہ - تعداد روپیہ جو ماہ گذشتہ کو مدیونان نے داخل کیا - تعداد مدیونان جو رہا ہوئے - تعداد مدیونان باقیماہ ماہ گذشتہ - تعداد جملہ مدیونان مقید آخر ماہ حال یعنی میزان خانہ نمبر ۱۰ و ۱۳ - کیفیت

ہدایت چیت بدی ۱۹۲۲ سمبت دفعہ یازدہم | جو آسامی صاحب جائداد ہے بعوض زر ڈگری قید نہین ہوگی -

دفعہ دوازدہم | جو مدعا علیہ مفلس ہوگا اور اوسکے واسطے مدعی درخواست قید کی کریگا تو اس مدعا علیہ کو قید رکھا جاویگا لیکن واسطے اوس آسامی کے مدعی کو خوراک ایک ماہ کی داخل کرنی ہوگی -

دفعہ سیزدہم | مدعی کو اختیار ہے مدعا علیہ مفلس کو خواہ ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ تا میعاد شش ماہ قید کراوے لیکن مدعا علیہ مفلس زیادہ شش ماہ سے قید نہین ہوگا -

دفعہ چہاردہم | جو مدعا علیہ مفلس خواہ ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کرکے تا میعاد شش ماہ قید رہچکا ہے اور اوسکے ذمہ روپیہ اوسی ڈگری کے باقی ہونگے تو پھر اوس ڈگری کے مطالبہ مین مواخذہ قید کا اوس مدعا علیہ سے نہین ہوگا لیکن مدعی جب جائداد اوس مدعا علیہ کی نشان دیگا اوس جائداد سے درستی مدعی کرائیجاوے -

لہذا برائے آیندہ ہدایت کیجاتی ہے کہ ہدایت نمبری ۲۹ مجریہ ۱۰ - اگست ۱۸۸۱ء کو بخوبی دیکھ لین اور اسکی پوری تعمیل کرائین اور آیندہ کیلیے عدالت دیوانی منصفی و نظامت سوائی جیپور کیواسطے یہ قاعدہ جاری کیا جاتا ہے کہ

جب کوئی ڈگریدار زر خوراک پیش کرکے مدیون کی مقیدی کی درخواست کرے اور حکام اوسکو منظور کرکے حسب ضابطہ حکم مقیدی کا جاری کرین تو زر خوراک مذکور بذریعہ حکم قید پاس متصدی حوالات[۵۱] کے بھیجدیا جاوے اور ایک رجسٹر اوسکا حسب نمونہ ہر ایک محکمہ مین رکھا جاوے جسمین حال درج کیا جاوے اور اوسی رجسٹر پر رسید متصدی حوالات کی لکھالیجاوے اور متصدی حوالات کے پاس بھی ایک رجسٹر

---

[۵۰] دیگر ہدایات کے ذریعہ سے یہ قاعدہ ترمیم ہوگیا ایک مرتبہ قید پانیکے بعد مدیون دوبارہ اوس مطالبہ مین قید نہین ہوسکتا - من مؤلف

[۵۱] حوالات اسوقت قایم نہین ہے جیل مین ایسے قیدی رہتے ہین - من مؤلف

حسب نمونہ ذیل تحریر ہے تاکہ بروقت پہونچنے زرخوراک و حکم مقیدی کے فوراً اوس رجسٹر میں درج کرلیا کرے اور اوسکے بموجب تعمیل کرتا رہے اور خوراک کا روپیہ اپنے بکس مقفل مین مہر کرکے اندر ٹریلان مین علحدہ علحدہ رکھا کرے اور اوسکے اوپر نمبر رجسٹرڈ نام مدیون لکھدیا کرے اور نقد و خوراک معینہ روز مرہ خوراک مدیون کیواسطے بہم پہونچا دیا کرے خواہ بنا یا ہوا کھانا بازار کا کھانا چاہے تو وہ منگوا کر کھلا دیا کرے۔ اگر ہاتھ سے پکا کر کھانا چاہے تو جنس منگا کر پکانے اور رکھانیکے لیے انکو دیدیا کرے۔

ہدایت نمبری ۱۴ تحریرہ ۵ - اکتوبر ۱۸۹۱ء	اجرائے ڈگری کے مقدمات مین جو مدیون حسب درخواست ڈگریدار ایک بار قید پاکر چھوٹ جاوے وہ دوبارہ قید نہین ہوسکتا۔

ہدایت نمبری ۱۶ تحریرہ ۱۵ - ستمبر ۱۸۹۲ء	کارروائی مقیدی مدیون عدالت دیوانی اور منصفی مین مختلف طور پر ہوتی ہے یہ ناواجب ہے آیندہ اسطرح کارروائی ہونی چاہیے کہ مدعی سے خوراک لیکر

مدیون کی طلبی بمعرفت ضمانت ہو کر بشرطیکہ مدیون سیل ڈگریدار کی نہ کرے اور جائداد منقولہ و غیر منقولہ مدیون ڈگری کے نہ ہووے اور حاضر ضمانت یا مال ضمانت زرڈگری کی نہ دے تو مقیدی مدیون حسب ضابطہ کارروائی کرنا چاہیے۔

ہدایت نمبری ۱۷ تحریرہ ۲۶ ستمبر ۱۸۹۲ء	مدیون مقید کو نشہ کی بابت کچھ دلوایا جانا ضرور نہین ہے جو خوراک بموجب قاعدہ دلوائیجاتی ہے کفایت کرتی ہے۔

ہدایت نمبری ۱۸ تحریرہ ۱۱ - نومبر ۱۸۹۶ء	ایک ماہ تک کی میعاد کے مدیونان جو بمطالبۂ ڈگری قید کیے جاوین انکا قید کیا جانا تحصیل مین ہی مناسب ہے۔

ہدایت نمبری ۱۹ تحریرہ ۱۷ - اکتوبر ۱۸۹۴ء	چونکہ بصیغۂ عدالت دیوانی اجرائے ڈگری کے مقدمات مین جو مدعا علیہ کو قید رکھا جاتا ہے انکی تعداد قید کیواسطے ابتک یہی قاعدہ جاری ہے کہ ڈگریاں

کے عدالت مین زرخوراک پیشکر نے پر چھ ماہ تک قید رکھا جاتا ہے اور اسکے درمیان اگر مدعی خوراک داخل کرنے مین کوتاہی کرتا ہے تو جسوقت زرخوراک تمام ہوجاتا ہے تو اوسی وقت مدعا علیہ

ؔ نمبر ۶ ہدایت کے نقل تاریخ نمونہ پر درج ہیں - مین مولف

رہائی دیدیجاتی ہے اس قاعدہ کے مطابق وہی چھ ماہ کی قید قلیل روپیہ کی ڈگری کی بابت بھی مدعا علیہ کو ڈگریدار کروا سکتا ہے جیسا کہ کثیر روپیہ کی ڈگری مین۔ اس باب مین ایک شرح مقرر ہونی مناسب ہے جسمین قید کی میعاد بھی کم و بیش ہو اور حسب ذیل شرح واجب نظر آتی ہے۔

شرح مقدار قید مدیونان ڈگری بحیثیت زر ڈگری

ایک روپیہ سے ... ... ۵ روپیہ تک ... ... ایک ہفتہ قید
۵ سے زیادہ ... ... ۱۰ روپیہ تک ... ... دو ہفتہ "
۱۰ سے زیادہ ... ... ۲۵ روپیہ تک ... ... تین ہفتہ "
۲۵ روپیہ سے زیادہ ... ... ۵۰ روپیہ تک ... ... ایک ماہ "
۵۰ روپیہ سے زیادہ ... ... ۱۰۰ روپیہ تک ... ... ڈیڑھ ماہ "
۱۰۰ روپیہ سے زیادہ ... ... ۲۰۰ روپیہ تک ... ... دو ماہ "
۲۰۰ روپیہ سے زیادہ ... ... ۳۰۰ روپیہ تک ... ... تین ماہ "
۳۰۰ روپیہ سے زیادہ ... ... ۴۰۰ روپیہ تک ... ... چار ماہ "
۴۰۰ روپیہ سے زیادہ ... ... ۵۰۰ روپیہ تک ... ... پانچ ماہ "

اور پانسو سے زیادہ کی بابت چھ ماہ۔ بموجب اس تعداد کے ڈگریدار باد خال خوراک مدیون کو قید کرا سکتا ہے اور ڈگریدار جب خوراک داخل نہ کریگا مدیون فوراً رہا کر دیا جاویگا اور ایک مرتبہ رہائی پانیکے بعد پھر دوبارہ مدیون قید نہین ہو سکیگا۔

مجریہ ۱۸۔ اپریل ۱۸۹۵ء — مدیون ایک مرتبہ قید ہونیکے بعد اسی مطالبہ مین مکرر قید نہین ہو سکتا مگر مطالبہ ڈگری سے بری نہ ہو سکیگا۔

مجریہ ۱۴۔ اگست ۱۸۹۸ء — اگر اصل مطالبہ ڈگری مع خرچہ کے مدیون نے بیباق کر دیا ہو تو محض زر خوراک کی عوض مدیون قید نہین رہ سکتا۔

ہدایت نمبری ۱۴ ۱۳ سمبت ۱۹۶۵ مجریہ ۲۔ ستمبر ۱۹۰۸ء	وقت گرفتاری مدیون سے جسقدر عرصہ حوالات مین بھیجنے تک مدیون ڈگری کو گذرے وہ میعاد ایام مقیدی مین محسوب کیجاوے اور روز گرفتاری سے ہی

خوراک مدیون کو دلائیجاوے۔

ہدایت نمبری ۱۹ سمبت ۱۹ مجریہ ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء	مدیون مقید کے ہاتھون مین ہتھکڑی نہ ڈالی جایا کرے۔

ہدایت نمبری ۱۰ سمبت ۱۹۶۹ مجریہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۱۳ء	عدالت دیوانی نے بتوسط محکمہ اپیل درخواست کی کہ مدیونان بمطالبہ اجراء ڈگری ڈگرپداران حوالات مین بھیجے جاتے ہین اونکی خوراک بموجب ہدایت

۱۴۔ دسمبر ۱۸۶۶ء اس تشریح سے مقرر ہوئی ہے۔ قلی وغیرہ کم رتبہ ۱۰؍ یومیہ۔ اوسط درجہ کے لوگ ۲؍ یومیہ۔ اعلیٰ درجہ کے لوگ ۴؍ یومیہ۔ مگر ۱۸۶۶ء سے فی الحال ہر شئے کی گرانی ہے شرح مقررہ مین شکم پری مشکل ہے۔ اسلیے حسب ذیل دلوایا جاوے قلی وغیرہ کم رتبہ بجائے ۱۰؍ کے ۳؍ یومیہ۔ اوسط درجہ کے لوگ بجائے ۲؍ کے ۴؍ یومیہ۔ اعلیٰ درجہ کے لوگ بجائے ۴؍ کے ۶؍ یومیہ۔

چونکہ درخواست مختاران عدالت قابل منظوری تھی۔ بوساطت محکمہ اپیل رائے عدالت کی منظوری دیگئی۔

مدیونان دیوالیہ

دستور العمل دفعہ ۱۱۶	ہر مدیون جو بعلت اجرائے ڈگری زرنقد کے گرفتار یا قید کیا جاوے یا اوسکی

جائداد کی نسبت حکم قرقی صادر ہوا ہو مختار ہے کہ اپنی درخواست تحریری واسطے قرار دیے جانے دیوالیہ کے محکمہ عدالت دیوانی گذرانے اور درخواست مذکور مین مدارج ذیل درج کرے۔

(۱) فلان مقدمہ اجرائے ڈگری زرنقد مین گرفتار یا قید کیا گیا یا حکم واسطے قرقی جائداد کے صادر ہوا اور نام اس عدالت کا جہان سے ایسا حکم صادر ہوا۔

(۲) تعداد و تفصیل اور اقسام جائداد کی مع تخمینہ مالیت۔

(۳) تعداد اور تفصیل تمام مطالبہ جات زر نقد کی کہ بجواب اسکے ذمہ ہو خواہ اونکی ڈگریان ہو گئی ہون خواہ اسوقت تک نہ ہوئی ہون مع نام و سکونت قرضخواہان درخواست مذکور حتی الامکان اپنی طرف سے تحریر ہو کر گذریگی اور سپر دستخط یا مہر یا نشانی اور عبارت تصدیق حسب قانون درج ہوگی -

دفعہ ۱۱۷ ایسی درخواست کو گذرنے پر اشتہار میعادی ایک ماہ تعیین تاریخ واسطے اطلاع دہی عام اشخاص اور اطلاعنامہ بغرض اطلاع دہی اون اشخاص ڈگریداران و قرضخواہان کو کہ جنکا نام وغیرہ دیوالیہ نے اپنی درخواست مین لکھا ہے جاری کیا جاوے اور بمعرفت کوتوالی اوسکی تشہیر کیجاویگی اور پھر بصورت دینے ضمانت کے فوراً تجویز التوائے گرفتاری یا رہائی مدیون مذکور کی. اگر قید کیا گیا ہو یا گرفتار کیا گیا ہو یا حکم گرفتاری جاری ہوا ہو صادر کیجاویگی -

دفعہ ۱۱۸ تاریخ معینہ پر بحاضری ڈگریداران و قرضخواہان مقدمہ پیش ہو کر اظہارات لکھے جاوینگے اور شہادت اور ثبوت اس امر کا قرضخواہان اور ڈگریداران سے لیا جاویگا کہ مدیون ڈگری مستحق قرار دیے جانے دیوالیہ کا ہے یا نہین ہے۔ جب عدالت کو اطمینان ہو جاوے کہ فی الحقیقت مدیون جائداد قابل ادائے ڈگریداران رکھتا ہے اور بدنیتی سے قرض کا ادا کرنا نہین چاہتا ہے تو درخواست نامنظور کیجاویگی۔ اور در صورتیکہ یہ بات عدالت کو معلوم ہو جاوے کہ فی الحقیقت اسکی درخواست صحیح ہے اور قرضخواہان کا کل روپیہ ادا نہین کر سکتا ہے تو اوس کی درخواست منظور کر کے حکم رہائی کا دیویگی -

دفعہ ۱۱۹ عدالت قرضخواہون کو ہدایت کریگی کہ اپنے اپنے دعوی زر نقد کی تعداد اور تفصیل پیش کرین اور تاریخ معینہ پر ہر ایک قرضخواہ کا علیحدہ علیحدہ بیان اور فہرست قرضہ تحریر ہو کر دیوالیہ کا جواب اور ثبوت مدعی اور تردید مدعا علیہ لیکر واجبی رقم ہر ایک کی مقرر کریگی -

دفعہ ۱۲۰ | جس قرضخواہ کا نام عدالت مذکور فہرست قرضہ سے خارج کریگی اوسکو اختیار حسب ضابطہ مرافعہ کرنیکا ہوگا

دفعہ ۱۲۱ | جب اسطرح سے کل تعداد قرضہ اور جائداد ڈگریدار کی فہرست مرتب ہوجاوے تب انتظام فروخت جائداد کا عدالت مذکور کریگی اور جسقدر کہ کل روپیہ حاصل ہو اوسمین بحساب فیصدی کے زرخرچہ وضع ہوکر باقی روپیہ مین سے اوّل بقایائے راج موافق قاعدہ بعدہٗ قرضہ مرتہنان جائداد مذکور کا اگر کوئی ہو ادا کرکے باقی جو بچیگا اوسمین جملہ قرضخواہان کو بحساب رسدی تقسیم کردیا جاویگا اور اگر بعد ادا ہوجانے سالم قرضہ قرضخواہان کے کچھ بچ رہے تو وہ دیوالیہ کو دیا جاویگا اور آیندہ کو پھر مطالبہ قرضخواہان مذکور کا ذمۂ مدیون بابت قرضہ کے اوسوقت کے بیباق سمجھا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۲ - مجریۂ ۲۷ - جنوری ۱۸۹۷ء | بابت ڈگریات ذمگی دیوالیہ ایسا عملدرآمد مناسب ہے کہ فیرلقین مین سے جب دیوالیہ یا کوئی قرضخواہ اطلاع عدالت مین پیش کرے تو عدالت اوسوقت حسب نشاندہی قرضخواہان دیوالیہ کی کل جائداد کو قرق کرے اور بعد تحقیقات اوسکے دیوالیہ ہونیکے جو روپیہ جائداد سے وصول ہو اوسمین سے اوّل زررہن اگر ہو تو دیا جاوے بعدازان دیگر ڈگریداران کو حصہ رسد دیا جاوے اور پھر اگر بعد بیباقی ڈگریداران کچھ بچے تو وہ اون قرضخواہان کو جنکی ڈگری نہین ہوئی ہے بشرطیکہ دیوالیہ اوسکو قبول کرے تو اونکو حصہ رسد دیا جاوے اور عدالت اس بات کا خیال رکھے کہ جب دیوالیہ کی کارروائی ہو تو اجرا ڈگری ذمگی دیوالیہ کی کارروائی بند رکھے۔

مجریۂ ۳۰ جون ۱۸۹۷ء | عدالت علاقہ غیر مین دیوالیہ قرار پانے سے عدالت راج پر لازم نہین آتا کہ اوسکے نسبتی مقدمات کو نہ سُنے۔

دخلِ زوجیت

ہدایت مجریہ ۱۲- اکتوبر ۱۸۹۲ء لڑکا اور اوسکی زوجہ دونون نا بالغ ہون تو ایسی صورت مین لڑکے کے باپ کو دخلِ زوجیت کی نالش کرنیکا حق حاصل نہین دعویٰ خارج کیا جاوے۔ البتہ لڑکے کا باپ نابالغ لڑکے کا ولی ہے اوسکو اپنے لڑکے اور اوسکی زوجہ کی حفاظت اور تربیت کا حق حاصل ہے پس اگر وہ بنا بر تربیت و حفاظت و صحت اپنے لڑکے کی زوجہ کو اپنے پاس رکھنا چاہے اور اس بابت عدالت مین درخواست کرے تو حکم مناسب دیا جاویگا۔

ہدایت نمبری ۵۰ مجریہ ۲۲- جون ۱۸۹۳ء طریقہ کارروائی اجرائے دخلِ زوجیت حسب ذیل مناسب ہے۔ اجرا کیوقت عورت اگر عذرات پیش کرے کہ خاوند بلا وجہ زدوکوب کیا کرتا ہے یا کہ حسب حیثیت خود نان و پارچہ نہین دیتا یا اوسکی دوسری زوجہ تکلیف دیتی ہے یا شوہر اوسکا اوباش و بدچلن ہے تو ایسی صورت مین تصدیق بیان عورت کیجا کر تجویز تحریر محکمہ سے انسداد و احتمال تکلیف کیا جا کر عورت کو ہدایت کیجاوے کہ شوہر کے پاس رہے۔ اس کارروائی کے بعد بھی اگر عورت کوئی خاص وجہ بیان نہ کرے اور خود سری سے شوہر کے پاس رہنا منظور نہ کرے تو عدو لحکمی مین سزائے قید دیجا کر حراست مین دیجاوے کہ تبدیل مذہب کا اوسکو موقع نہ ملے۔ بعد ایک دفعہ قید ہو جانیکے عدالت مین دخلِ زوجیت کی بابت کوئی کارروائی نہین ہوتی۔

مجریہ ۲۷ اپنی ۱۸۹۵ء بروقت شادی خود شوہر اپنی زوجہ کی بابت اپنے خسر کو نوشت لکھدے کہ مین اپنی زوجہ کو یہان ہی رکھونگا اور کہین لیکر نہ جاؤنگا اگر دیگر جگہ لیجانیکا ارادہ کرون تو تمکو اپنی دختر کا اختیار ہے۔ اور دعوی دخلِ زوجیت مین خسر مدعا علیہ یہی عذر کرے تو ایسی نوشت بروئے پوستھ دھرم شاستر اور اہلِ اسلام مین بروئے فتویٰ ایسی نوشت جایز نہین سمجھی جا سکتی

خاوند کو اختیار ہے کہ اپنی زوجہ کو کہین لیجاوے معاہدہ مذکورہ قابل پذیرائی نہین ہوسکتا شوہر کو ڈگری دخل زوجیت کی دیجاوے -

مجریہ ۴ - جون ۱۸۹۵ء
دخل زوجیت کی ڈگری صادر ہوجانیکے بعد مدعی اجرا کراتا ہے تو مدعا علیہا کے عذر تکلیف دہی و نقصان رسانی کی بابت مدعی سے مچلکہ عدم تکلیف دہی و خبرگیری نان نفقہ لکھایا جاتا ہے - یہ کارروائی مچلکہ بصیغہ فوجداری ہونی چاہیے - بصیغہ دیوانی ڈگری کے خلاف مچلکہ وغیرہ ہونا مناسب نہین -

مجریہ ۲۴ مئی ۱۸۹۹ء
مچلکہ ایذا رسانی وغیرہ کی تجویز صیغہ دیوانی مین نہ ہو آیندہ کارروائی مچلکہ وغیرہ کی صیغہ فوجداری سے ہونی چاہیے -

مجریہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۹ء
حسب ہدایت ۲۲ - جون ۱۸۹۳ء جو مجبرد بیان مدعا علیہا مچلکہ اوسکے شوہر سے لکھالیا جاتا ہے یہ غلط فہمی مجوزین کی ہے - بلکہ مسماۃ کو ہدایت کرنی چاہیے کہ اگر شوہر کی نسبت شکایت نان و نفقہ کی لاحق ہو تو محکمہ عدالت دیوانی سے اور مارپیٹ کی شکایت ہو تو محکمہ فوجداری سے چارہ جوئی کرے تاکہ ایسے استغاثہ مسماۃ پر عدالت مجاز سے تجویز مناسب ہو سکے

نان و نفقہ

ہدایت نمبری ۱۹ مجریہ ۶ - اکتوبر ۱۸۸۶ء
جن لوگونکا کہ نان و نفقہ حسب استغاثہ اونکے عدالت سے مقرر ہو جاتا ہے اور بعد مین جسقدر ایام کا کہ اونکو بھی اونکے دہندگان سے وصول نہین ہوتا ہے یابندگان اوسکے اوسی حکم تقرری نان و نفقہ کے ذریعہ سے بطور اجراء ڈگری خواہ ہنگام دلا پاسکے مستغیث مبلغان کے ہوتے ہین کہ جو بابت نان و نفقہ مذکور کے چڑھا ہوا ہوتا ہے اور اوسکے دہندگان کو عذرات اوسکے ادا کرنے مین ہوتے ہین - ابھی تک یہ قاعدہ جاری تھا کہ ایسی درخواست اجراء ڈگری مذکور کے ذریعہ سے وہ روپیہ دلایا جاتا تھا اور تنقیح عذرات کی بھی کی جاتی تھی لیکن یہ دستور ضابطہ کے موافق نہین ہے کیونکہ ڈگری نان نفقہ کی صرف بابت

مقرر تعداد روپیے ہوتی ہے نکہ ڈگری کیقدر چڑھے ہوئے روپیہ کی کہ اوسکا اجرا عمل مین آوے
پس آیندہ کیلیے یہ ضابطہ مقرر کیا جاتا ہے کہ جب تعداد نان ونفقہ کی معرفت عدالت مقرر
ہوجاوے اوسکے پابندہ کو اوسکے بموجب جب کبھی کیقدر ایام کا روپیہ بطور خود وصول
نہ ہو تو پابندہ کو لازم ہوگا کہ اوس چڑھے ہوئے روپیہ کی بابت حسب ضابطہ عدالت دیوانی
مین نالش دایر کرکے ڈگری حاصل کرے اور حسب ضابطہ بصیغہ اجرا روپیہ کو وصول کرے
مگر حکام عدالت کو واجب ہوگا کہ ایسی ڈگری کے صادر کرنے اور اجرائے ڈگری مذکور
مین جہانتک کہ ممکن ہو جلد تجویز کرین اور بلا ضرورت وقفہ کے کارروائی مین التوا نہ
ہونے دین اور اگر وہ درخواست دہندہ مفلس ہو تو اوسکی سماعت بصیغہ سرسری کیا جانا
چاہیے - اگر نادار نہین ہو تو حسب ضابطہ رسوم لیکر سماعت کیا کرین[۱]۔

ہدایت نمبری ۲۲۶ و ۲۲۲ مجریہ ۱۳ - دسمبر ۱۸۸۶ء

جب کسی مدعی کے حق مین ڈگری استحقاق نان ونفقہ کی عدالت سے صادر
ہوا کرے تو اوس ڈگری مین یہ بات درج ہو جانا چاہیے کہ مدعاعلیہ
ہر دو ماہہ پر روپیہ اوس تعداد سے جو ڈگری مین مقرر ہوا ہے عدالت مین جمع کرا دیا کرے
اور عدالت سے ہر دو ماہہ پر ڈگریدار کو ملجایا کرے - اور کارروائی لین دین اس ڈگری
کی مثل کارروائی بحیثیت ڈگریداران کے ہوا کرے - یعنی حکام عدالت اوس ڈگری کا روپیہ
اپنے سامنے ڈگریدار کو دیکر اوس سے رسید لکھا کر اوسپر اپنی تصدیق کر دیا کرین - اور اگر
مدیون ڈگری دو ماہہ پر موافق حکم عدالت روپیہ ڈگری کا عدالت مین جمع نہ کرے تو حکام
عدالت کو واجب ہوگا کہ فوراً مدیون ڈگری سے روپیہ مذکور بقرقی جائداد وغیرہ وصول
کرکے ڈگریدار کو دلا دیا کرین - اور اگر فریقین مقدمہ باہمد گر رضامند ہو جاوین کہ روپیہ
ڈگری کا بطور خود بالا بالا لیتے دیتے رہینگے تو تحریری درخواست عدالت مین پیش کرکے
تصدیق کرا دینی لازم ہوگی کہ ہم باہمد گر لیتے دیتے رہینگے - اوسوقت عدالت بابت وصول ڈگری

---

[۱] بذریعہ ہدایت نمبری ۲۲۲ مجریہ ۱۳ - دسمبر ۱۸۸۶ء یہ ہدایت کسیقدر ترمیم ہو چکی ہے - من مؤلف

کارروائی نکریگی مگر بعد پیش ہونے درخوست رضامندی کے پھر دوبارہ نزاع وصول اور عدم
وصول کا پیدا ہوگا اسوقت ڈگریدار کو نمبری نالش کرنی پڑیگی اور اگر مدیون ڈگری کو کوئی ایسا
عذر ہو کہ جن شرائط پر ڈگری نان و پارچہ کی صادر ہوئی تھی اب وہ شرائط نہین رہین یا
ڈگریدار نے اون پر عمل نہین کیا اور اب ڈگری بوجہ معدوم ہو جانے اون شرائط کے قابل اجرا
نہین ہے تو ایسے عذرات اوسکے اجرائے ڈگری مین قابل سماعت متصور نہین ہونگے ۔ اور
اجرائے ڈگری ملتوی نہین رہیگی ۔ مدیون ڈگری کو واسطے منسوخی ڈگری کے نالش نمبری کرنی
ہوگی اور جبتک ڈگری مذکور کی منسوخی کی ڈگری نہ ہو جاوے اسوقت تک بموجب ڈگری
نان و نفقہ مدیون سے دلایا جاویگا اور کارروائی ہذا جملہ اس قسم کی ڈگریات سابقہ و حال
مین جاری ہوگی ۔

مجریہ ۱۰ جون ۱۸۹۵ء — چھٹ بھیا تنخواہ داران اور بیوہ نان و نفقہ پانیکے مستحق ہین ۔

مجریہ ۸ نومبر ۱۸۹۵ء — مسماۃ موتی نے اپنے شوہر کی نسبت امتناع شادی ثانی کا دعوی کیا ۔ دعوی
مذکور تو خارج ہوا مگر باثبات رنجش باہمی تجویز ہوئی کہ مدعیہ اپنے شوہر کی نگرانی مین اوسکے
مکان کے اندر علیحدہ رہے اور مدعا علیہ اوسکو مکان برائے سکونت بتلاوے اور للعہ ماہوار
دو ماہہ پر اوسکے دینے کیلیے بقاعدہ بحیثیت عدالت دیوانی مین جمع کرتا رہے ۔ اگر اپنے
مکان مین نہ رکھے یا اوسکو تکلیف دینا پایا جاوے تو مدعیہ کو دوسرا مکان دلوایا جاوے
اور عورت اگر اپنے باپ کے گھر رہنا چاہے تو اوسکو تہتیا سہے اور نان پارچہ کے دو روپیہ
ماہوار لیتی رہے ۔ فقط ۔

تمام شد

(تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۲ء)

نوٹ

چونکہ ہدایاتِ ذیل بوجہ ثبت ہو جانے مجموعہ ہدایا عدالت دیوانی۔ اجلاس سے نافذ ہو کر بر آمد ہوئی ہین۔ اسلیے اس جگہ درج کی گئین فقط

ہدایت نمبری ۸۰ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۹ء مجریہ ۶۔ جون سنہ ۱۹۱۲ء

(نقل روبکار آمدہ صیغہ کورٹ آف وارڈس) چونکہ بابت قرضہ جاگیرداران و بھوگ مندران اشتہار جاری ہو چکا ہے کہ جو قرضہ بلا اجازت راج دیا گیا ہے اوسکی نالش بمیعاد چھ ماہ کیجاوے۔ بعد انقضائے میعاد سماعت نہ کیجاویگی۔ لیکن بہت سے ٹھکانہ زیرنگرانی کورٹ آف وارڈس مین بنظر واقعات مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو میعاد مقرر کیگئی ہے اسکے اندر اگر قرضہ دہندہ جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے متعلق اپنا دعویٰ کورٹ آف وارڈس مین پیش کردے تو بمنزلہ اسکے تصور کیا جاویگا کہ گویا اوس نے دعوے کو عدالت مجاز مین دایر کر دیا۔ تعمیل کیلیے محکمہ اپیل کو لکھا گیا۔ فقط

(ہدایت ذیل متعلق اجرائے ڈگری ہے۔ لہذا بیان اجرائے ڈگری کے ساتھ دیکھنا چاہیے۔)

ہدایت نمبری ۹۰ مورخہ ۱۹ستمبر ۱۹۱۱ء مجریہ ۱۷۔ جون سنہ ۱۹۱۲ء

تحریر محکمہ اپیل مورخہ ۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو یہ ہدایت جاری ہوئی تھی کہ ڈگریات بنسبتی کاشتکاران خالصہ کی کارروائی وصول کی بذریعہ نقشہ ڈگریات معرفت تعلقداران و تحصیلداران کے ہوا کرے اسکی تعمیل کی غرض سے ناظم جی دوسہ و ناظم جی سوائی مادھوپور نے بابت تقرر وقت درخواست ڈگریداران اپنی یہ رائے دی کہ فصل خریف کی بابت تو آسوج سدی ۱۵۔ تک اور فصل ربیع کی بابت جیٹھ سدی ۱۵۔ تک درخواستین پیش ہو جایا کرین۔ اور منظوری اس رائے کی سرداران اپیل سے طلب کی اور یہ بھی استصواب کیا کہ دیہات اجارہ اور چکبندی مین عموماً بندوبست راج کا نہین ہوتا ہے۔ انکی کارروائی وصول کی کیونکر ہوگی۔

سرداران اپیل نے حسب رائے ناظمان مندرجۂ بالا میعاد مقرر کر دیجانیکی رائے ظاہر کی اور دیہات متعلقۂ اجارہ و چکبندی کی بھی کارروائی وصول بصرفت تحصیلدار اور تعلقدار ونکے ہوتی رہنا قرار دیکر منظوری محکمۂ عالیہ سے چاہی - ۲- جولائی ۱۹۱۱ء کو منظوری اس رائے کی یہان سے دیگئی -

آب ۸- جنوری ۱۹۱۲ء کو ناظم جی سوائی مادھوپور نے محکمۂ اپیل کو یہ لکھا کہ سال گذشتہ کی دونون فصلونکے نقشہ تحصیلات مین بھجوائے گئے تو وصول زر ڈگریات مین بہت کمی رہی تحصیل کھنڈار اور تحصیل مادھوپور سے یہ بھی لکھا آیا کہ نقشہ بھیجنے سے پہلے مال اوٹھ چکا تھا - اسپر نظامت سے چارون تحصیلونکو ٹھیک وقت مقرر کرکے لکھنے کیلیے لکھا گیا تو ہر چہار تحصیل سے یہ جواب آیا کہ فصل خریف کا نقشہ بھادون سدی ۲- اور فصل ربیع کا نقشہ پھاگن سدی ۲- تحصیل مین پہنچ جایا کرے تو بہت بہتر ہے وقت پر نقشہ پہنچنے سے انتظام مال پیدا وار کا باسلوبی ہوسکتا ہے لیکن یہ تحریر تحصیلدارونکی نیز ذیل درست نہین معلوم ہوتی کیلیے کہ وصول فصل ربیع کا وقت عموماً علاقہ راج مین بیساکھ سدی ۲- اور بلکہ جیٹھ بدی ۱۵- اور فصل خریف کا کاتک سدی ۲- اور کاتک بدی ۱۵- مقرر ہے - اسلیے فصل خریف مین بجائے آسوج سدی ۱۵ کے آسوج بدی ۱۲- اور فصل ربیع مین بجائے چیت سدی ۱۵ چیت بدی ۱۲ کے درخواست اجرائے ڈگریات کی نظامت مین لیجایا کرین - اسکے بعد جو درخواستین پیش ہون وہ فصل آیندہ پر ملتوی کر دیجاوین - اور فصل خریف کا نقشہ تحصیلات مین آسوج بدی ۱۵ (اماوس) کو اور فصل ربیع کا چیت بدی ۱۵ (اماوس) کو پہنچ جایا کرے تو محذر تحصیلدارونکا دیر سے نقشہ پہنچنے کا ہے وہ رفع ہوجاتا ہے اور راج مین عموماً جو وقت تیاری فصل کا ہے اوس سے ڈیڑھ ماہ پہلے نقشہ تحصیلات مین پہنچ جانے سے انتظام پیدا وار کا بہت اچھی طرح سے ہوسکتا ہے اسکی منظوری فرمائی جاوے - سرداران اپیل اب کاغذات یہان بھیجتے ہین اور لکھتے ہین کہ درخواست تحصیلداران بابت تقرر تاریخ رسید نقشہ درست معلوم ہوتی ہے اسکے بموجب کارروائی ہونی چاہیے - پہلے جو منظوری محکمۂ عالیہ سے آئی ہے اُسمین درخواست تحصیلداران بابت ہر دو فصل ڈیڑھ ماہ پیشتر کی ہے -

دیکھا جاتا ہے تو ہماری رائے مین تجویز ناظم صاحب قابل منظوری قرار پاتی ہے کیلیے کہ علاقہ راج مین

عموماً وصول فصل ربیع کا وقت بیساکھ سُدی ۲- اور بیساکھ سُدی ۱۵- اور وصول فصل خریف کا وقت کاتک سُدی ۲- اور کاتک سدی ۱۵- مقرر ہے تو اس سے پہلے درخواستون کا پیش ہونا ضرور ہے - اگر فصل ربیع کی بابت بجائے چیت سُدی ۵ اسکے چیت بدی ۱۰- کو اور فصل خریف کی بابت بجائے آسوج سُدی ۵ اسکے آسوج بدی ۱۰- تک نظامت مین درخواستین اجرا ڈگری کی لیجائین اور جو درخواستین اسکے بعد مین پیش ہون وہ آیندہ فصل پر ملتوی کر دیجائین اور فصل ربیع کا نقشہ چیت بدی اماوس تک اور فصل خریف کا نقشہ آسوج بدی اماوس تک تحصیل متعلقہ مین پہنچ جایا کرے تو انتظام پیداوار کا اچھیطرح سے ہو سکتا ہے - منظوری اسکی محکمہ اپیل کو لکھی جاوے اور نقل ہدایت مین رکھی جاوے

اس تجویز صیغہ سے اجلاس جملہ ممبران مین اتفاق ہوا - فقط

(ہدایت ذیل طلبی گواہان کے متعلق ہے لہذا بیان طلبی گواہان کے ذیل مین اسکو پڑھنا چاہیے

ہدایت نمبری ۵۸ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۱۰ع مجریہ ۲۷ اگست ۱۹۱۰ع

نظامت سوائی جے پور سے بوساطت محکمہ اپیل یہ لکھا آیا ہے کہ بعض مقدمہ دیوانی مین ایسا ہوتا ہے کہ گواہ مدعی یا گواہ مدعا علیہ تاریخ پر حاضر ہوتے ہین تو اونکی شہادت کا لیا جانا فریق ثانی کی کوتاہی یا عذر کی وجہہ سے ملتوی رکھا جاتا ہے اور دوسری تاریخ پر گواہونکو حاضر آنیکی ہدایت کیجاتی ہے اور خرچہ وہی دلایا جاتا ہے جو ایک دفعہ کیلیے کسی فریق نے داخل کیا ہے - الضافاً وہ خرچ خوراک داخل شدہ تو اونکو ملنا چاہیے - اور دوسری دفعہ جب اونکو بلایا جاتا ہے تو مکرر خرچہ اُس فریق سے دلایا جائے کہ جسکے عذر یا معمولی باتونکی وجہہ سے گواہونکی شہادت بوقت حاضری نہین لیگئی - تاکہ اونکو زیر باری نہ ہو - اور فریق عذر کنندہ اپنی غلطی کا خمیازہ برداشت کرے -

سرداران اپیل بھی اس رائے سے اتفاق کرتے ہین اور منظوری کیلیے یہان کو لکھتے ہین -

ہمارے نزدیک بھی یہ رائے درست ہے - جواب مین منظوری اسکی سرداران اپیل کو لکھی جائے - اور تحریر ہو کہ جملہ ماتحت محکمات کو اس سے مطلع کر دین - ایک نقل ہدایت مین رکھی جاوے - اس رائے سے اجلاس جملہ ممبران مین اتفاق ہوا - فقط

تمام شد

ضمیمہ

مجموعہ ہدایات عدالت دیوانی راج

سوائی جے پور

ضمیمہ متعلقہ ہدایت نمبری (۱) مجریہ ۷ و ۸ دی ۱۸۸۸ء مندرجہ صفحہ

اشتہار مجریہ ۱ جنوری ۱۸۸۸ء

چونکہ سپاہ کا زیادہ مقروض ہونا ظاہر ہوا وجہ اوسکی یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ضرورت پر بلا لحاظ کمی و بیشی سود قرضہ لے لیتا ہے اور رفتہ رفتہ سود در سود نوبت پہونچکر افزونی قرض ہوتی جاتی ہے اسکا انسداد بنظر رفاہ و انتظام تہذیب فوج پر ضرور ہے۔ لہذا یہ اشتہار عام جاری کیا جاتا ہے کہ جسقدر قرض اخیر دسمبر ۱۸۸۷ء تک نسبت سپاہ کے ہے اوسکے ایصال کا عملدرآمد توحسب قاعدۂ مجاریہ بدستور رہیگا مگر یکم جنوری ۱۸۸۸ء سے کوئی شخص کسی ملازم فوج کو بلا اجازت بخشیخانۂ فوج قرض نہ دیوے اگر دیگا تو اوسکی سماعت کسی محکمۂ راج مین نہ ہوگی اور نہ ایصال کرایا جاویگا بلکہ جو شخص قرضۂ سابق مین کوئی رقم یکم جنوری سے بعد کی شامل کرکے نالش کریگا تاہم وہ نالش سماعت نہ ہوگی۔ اور واسطے رفع ضرورت ملازمان فوج کے سود مناسب مقرر ہوکر وقت ضرورت بخشیخانہ سے بلحاظ تعداد تنخواہ و قرضۂ سابق و رفع ضرورت کے قرض دلایا جاویگا۔ ہر شخص اس سے مطلع ہوکر بموجب اسکے کاربند رہے۔ فقط

ضمیمہ متعلقہ ہدایت نمبر ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء مندرجہ صفحہ ۹

اشتہار مجریہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء

سابق ازین اشتہار بنا بر آگاہی ہر خاص و عام جاری ہوچکا ہے کہ اخیر دسمبر ۱۸۸۷ء تک جسقدر قرض نسبت سپاہی کے ہے اوسکے ایصال کا عملدرآمد حسب قاعدۂ مجاریہ بدستور رہیگا مگر یکم جنوری ۱۸۸۸ء سے کوئی شخص کسی ملازم فوج کو بلا اجازت بخشیخانۂ فوج قرض نہ دیوے اگر دیگا تو اوسکی سماعت کسی محکمۂ راج مین نہوگی اور نہ ایصال کرایا جاویگا بلکہ جو شخص قرضۂ سابق مین کوئی رقم یکم جنوری سے بعد کی شامل کر نالش کریگا تاہم وہ نالش سماعت نہ ہوگی۔ مگر بعد مین اکثر احکام متعلق قرضۂ زنگی اہلکاران بخشیخانۂ فوج و قرضۂ قبل از ملازمت بخشیخانہ وغیرہ جو جاری ہوئے وقتی اونسے ترمیم اشتہار مجریہ ۱۸۸۸ء کی ہوتی ہے جسکی وجہ سے باہم محکمہ جات منصفی و عدالت دیوانی و بخشیخانۂ فوج بحث پیدا ہوکر نوبت محکمۂ عالیہ تک پہونچی۔ اسلیے بذریعۂ اس اشتہار کے عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آیندہ سے جو اشخاص کہ تحت متعلقہ بخشیخانہ فوج کی تنخواہ پاتے ہین وہ سب ملازم بخشیخانۂ فوج سمجھے جاوینگے اونکو بمنشاے اشتہار مجریہ ۱۸۸۸ء کوئی شخص بلا اجازت بخشیخانۂ فوج قرضہ سودی دیگا تو اوسکی سماعت کسی محکمۂ راج مین نہوگی اور نہ ایصال

کرایا جاویگا۔ کسی ملازم فوج کو جائداد غیر منقولہ رہن و بیع کرنیکی ضرورت ہو یا قرضہ سودی لینے کی ضرورت پیش آوے تو بخشیخانہ فوج مین درخواست بحال مفصل پیش کرے۔ وہانسے اجازت ہونے پر کارروائی داد وستد و انتقال جائداد کی کیجاویگی۔ اگر بلا اجازت بخشیخانۂ فوج ایسی کارروائی ہوگی تو قابل سماعت تصور نہ ہوگی۔ قرضۂ بلا اجازتی کا ایصال تنخواہ یا جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے نہ ہوسکیگا اور انتقال جائداد بذریعۂ رہن و بیع و ہبہ وغیرہ کے قابل جواز قرار نہ پاویگا ملازمان بخشیخانۂ فوج کو بھی متنبہ کردیا گیا ہے کہ خلاف اسکے کوئی شخص کارروائی نہ کرے۔ فقط۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء۔

ضمیمہ متعلقہ ہدایت محرریہ ۲۸ اگست ۱۸۸۴ء و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۰

اشتہار محرریہ ۲۸ اگست ۱۸۸۴ء

جو کہ جاگیردار لوگ اکثر بباعث صرف زاید کے بوجہہ قرضہ لیکر دیہات جاگیر بطور برس کٹی مکفول کردیتے ہین اور دیہات مذکور کے رہن ہوجانے سے زیر باری ٹھکانہ ظہور مین آتی ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سواران جاگیر مستعد لایق نوکری راج حاضر نہین ہوتے اور نوکری راج مین ہرج واقع ہوتا ہے اسواسطے باجرائے اشتہار عام اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی جاگیردار بوجہہ ضرورت قوی دیہات جاگیر سے رہن رکھکر روپیہ قرض لینا چاہے تو اول درخواست اپنی باندراج حال ضرورت لینے قرضہ کی محکمۂ عالیہ کونسل مین گذرانے اور محکمۂ موصوفہ سے اگر مناسب معلوم ہوگا منظوری دیجاویگی مگر بلا حصول اجازت راج کیطرح پر رہن رکھنا دیہات جاگیر کا جایز نہ سمجھا جاویگا اور ایسی رہن کی بنا پر جو نالشات محکمہ جات راج مین دایر ہونگی اونکی سماعت نہوگی۔ پس راہن و مرتہن ہر دو کو چاہیے کہ کوئی کارروائی خلاف اس ضابطہ کے نہ کرین۔ علاوہ ازین اگر کوئی شخص بلا رہن رکھنے دیہات جاگیر کے کسی جاگیردار کو بلا اجازت راج قرض دیگا اور ایسے قرضہ کی بنا پر حسب ضابطہ ڈگری حاصل کرکے اسکا اجرا دیہات جاگیر سے کرانا چاہیگا تو ڈگری مذکور کا اجرا دیہات جاگیر سے نہ ہوگا۔ چاہیے کہ بپابندی اس قاعدہ کے آیندہ کارروائی ہوتی رہے۔

فقط

ضمیمہ متعلقہ ہدایت ۲۷ مجریہ یکم ستمبر ۱۹۱۳ء و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۱

اشتہار مجریہ یکم ستمبر ۱۹۱۳ء

۱۰- جنوری ۱۸۸۲ء کو اشتہار بابت ممانعت دینے قرضہ دیہات بھوگ مندرا اور ۲۸- اگست ۱۸۸۲ء کو اشتہار اس امر کی بابت کہ کسی ٹھکانہ کو بلا منظوری محکمہ عالیہ کونسل اگر کوئی دیہات جاگیر کو رہن کرکے قرضہ دیگا تو اوس قرضہ کی سماعت راج مین نہین کیجاویگی اور اگر بلا رہن بھی کوئی قرضہ دیگا تو اوسکی ڈگری کا اجراء دیہات جاگیر پر نہین کرایا جاویگا- پیشگاہ بندگانعالی متعالی سری جی دام اقبالہ مین معلوم کیا جاکر جاری ہوچکے ہین مگر دیکھا جاتا ہے تو اون اشتہارات کی پابندی جیسا کہ چاہیے تھی نہین ہوئی- انکی منشا کے خلاف لوگ قرضہ دیتے رہے اور ڈگریان ہوکر جاری ہوتی رہین اور محکمہ عالیہ کونسل سے بھی منشائے اشتہارات کی خلاف عمل پر زیادہ توجہ نہین ہوئی- اب اگرچہ یہ عمل خلاف منشائے حکم معلوم قابل جواز نہین ہوسکتا لیکن اس عرصہ دراز کے سکوت مین لاکھون روپیہ کا لین دین ہوگیا اور اب اسوقت بلا کسی ترمیم منشائے اشتہار کے عمل کرنے پر نقصان عظیم کی صورت پیدا ہوگی-

اسلیے بعد معلوم پیشگاہ بندگانعالی متعالی سری جی دام اقبالہ یہ اشتہار بنابر آگاہی ہر خاص و عام میعادی چھ ماہ جاری کیا جاتا ہے کہ جن ٹھکانجات جاگیر اور بھوگ پر جسقدر رقم قرضہ قرض دہندگان کا ہے وہ یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے میعاد چھ ماہ کے اندر نالش کرلین اگر بعد میعاد معینہ کے کوئی قرضہ بلا اجازت نالش کریگا تو اسکی نالش سماعت نہین ہوگی- اگر غلطی سے کوئی شخص ڈگری بھی حاصل کرلیگا تو وہ قابل اجراکے نہین ہوگی- البتہ جن قرضہ جات کی ڈگریان ہوگئی ہین اور نیز جو بموجب اشتہار ہذا کے آیندہ ہونگی اونکا اجرا حسب قاعدہ ہوتا رہیگا- جو روپیہ قرضہ بکفالت جائداد بلا حصول اجازت راج لیا گیا ہے وہ جسطرح ابتک ناجائز سمجھا گیا ہے آیندہ بھی بموجب اشتہارات مجریہ سابقہ ناجائز متصور ہوگا فقط-

المرقوم ۲۱- ستمبر ۱۹۱۳ء

ضمیمہ ہدایت ۱۶- جون ۱۹۱۴ء و نوٹ مندرجہ صفحہ (۱۱)

اشتہار مجریہ ۱۶- جون ۱۹۱۴ء

بابت ممانعت قرضہ جاگیر جاگیرداران بذریعہ اشتہار یکم ستمبر ۱۹۱۳ء یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ جن ٹھکانجات جاگیر و بھوگ پر قرضہ قرض دہندگان ہے وہ یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے میعاد چھ ماہ کے اندر نالش کرلین اگر بعد میعاد معینہ کے کوئی قرضہ بلا اجازت کی نالش کریگا تو اوسکی نالش سماعت نہین ہوگی- اس اشتہار کی

میعاد ۳۰ جون ۱۹۱۴ء تک ختم ہونیوالی ہے مگر بہت سے اشخاص نے استصواب اپیل کے انتظار مین
ابتک نالشات نہین کین اور میعاد قریب الاختتام ہے - لہذا یکم جولائی ۱۹۱۴ء سے دسمبر ۱۹۱۴ء
تک چھ ماہ کی میعاد اور توسیع کیجاتی ہے تاکہ قرضہ دہندگان اس میعاد مین آسانی کے ساتھ نالش
کرلین - فقط

اشتہار مجریہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۲ء

ترمیم متعلقہ ہدایت نمبری ۱۲ مجریہ ۴ - نومبر ۱۹۱۳ء و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۲

جوکہ آجکل اکثر آدمیون باشندگان شہر سوائی جےپور نے اپنے باپ دادا کے پیشونکو چھوڑ دیا ہے اور یا اسطرف
کم راغب ہوتے ہین اور ناجایز وسیلون سے معاش پیدا کرنا چاہتے ہین جسکے سبب سے اونکی حالت
خراب و خستہ ہوتی چلی جاتی ہے جیسے کہ افیون کا سودا جو نرخ پر ہر ماہ مین ہوا کرتا ہے اوسمین لوگونکو
کمال مصروفیت اور رغبت ہے - اگرچہ راج سے بہ تنبیہ و تعزیر ایسے ناجایز و خراب کامونسے باز رکھا
جاسکتا ہے لیکن بنظر رعایا پروری اور بخیال اسکے کہ وہ ایسے ناجایز کامونکو چھوڑکر اچھے پیشون
مین مصروف ہوکر فارغ البالی اور آسایش حاصل کرین مناسب معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ ایسے لوگونکو
نصیحتانہ آگاہ و خبردار کردیا جاوے کہ اپنا پیشہ آبائی جو عزت و حرمت کا بے زوال ہے اختیار کرین
لہذا یہ اشتہار واسطے اطلاع ہر خاص و عام کے جاری کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ بطور نصیحت کے
سمجھایا جاتا ہے کہ راج کی اس نصیحت کو سوچ بچار کر ایسے ناقص کامونسے باز رہین اور یک لخت
چھوڑ دین اور اچھے پیشون مین مصروف رہکر اوقات گذرانی کرین اور اپنی عزت و آبرو کو
ایسے ناقص اور ناجایز کامون قمار بازی وغیرہ مین تلف نہ کرین - کیونکہ یہ ایک ادنی مثل
ہے کہ اگر کسی مجمع اشرافون مین کسی ایسے شخص بٹھا ٹکہ باز سے پوچھا جاوے کہ تمہاری معاش
کس ذریعہ سے ہوتی ہے تو کوئی شک نہین کہ وہ نادم و پشیمان ہوکر سرنگون ہوجاویگا -

پس جبکہ ناقص اور ناجایز کامون کا نتیجہ ایسا ہے تو اس صورت مین مناسب ہے کہ فوراً
ایسے کامون سے پرہیز رکھین اور اچھے کام اور پیشون مین مصروف ہون - فقط

ضمیمہ نمبر (۱) متعلقہ ہدایت نمبری ۵۳ مجریہ ۲۸ جون سنہ ۱۸۹۱ء و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۸۲ -

رسید زر نیلام حصہ چہارم از سررشتہ راج سوائی جیپور

نمبر مقدمہ ———— نمبر شمار ————

مدعی ————

مدعا علیہ ————

دعویٰ ————

تعداد کل زر نیلام ⟨ ⟩ تعداد زر نیلام حصہ چہارم جو کہ وصول کیا گیا ہو وقت

مثل ———— سمبت ————

تاریخ ———— ماہ ———— سنہ ء

تعداد زر جو داخل ہو رقم ہندسہ مین

(تنبیہ)

گیرندۂ رسید کو واضح ہے کہ جب تم باقی تین چہارم حصہ عدالت مین داخل کرکے رسید اسکی حاصل کروگے تو اسوقت تمکو مناسب ہوگا کہ یہ رسید بھی مع اپنی درخواست کے داخل کردو تو تمکو بعوض اس چہارم حصہ کے کل زر نیلام کی رسید ملجاویگی اور اگر ایسا نہین کروگے تو صرف انہی تین چوتھائی روپیہ کی رسید ملیگی جو کہ تم اب داخل کروگے فقط

رسید زر نیلام حصہ چہارم از سررشتہ راج سوائی جیپور

نمبر مقدمہ ———— نمبر شمار ————

مدعی ————

مدعا علیہ ————

دعویٰ ————

تعداد کل زر نیلام ⟨ ⟩ تعداد زر نیلام حصہ چہارم جو کہ وصول کیا گیا ہو وقت

مثل ———— سمبت ————

تاریخ ———— ماہ ———— سنہ ء

تعداد زر جو داخل ہو رقم ہندسہ مین

ضمیمہ نمبر ۲ متعلقہ ہدایت نمبری ۳۵ مجریہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۸۲ -

مثنیٰ

ماہ ماہ

نقل

نمبر شمار ——— نمبر مقدمہ ———

تعداد کل زر نیلام ———

تعداد زر جو ہنگام نیلام وصول ہوگیا ———

تعداد اس روپیہ کی جو داخل ہوا ———

دستخط حاکم ———

تاریخ ——— ماہ ——— سنہ ۱۹ء

نمونہ رسید زر نیلام از عدالت

راج سوائی جے پور

نمبر شمار ——— نمبر مقدمہ ———

مدعی ———

مدعا علیہ ——— مہر عدالت

دعویٰ ———

تعداد کل زر نیلام ———

تعداد زر جو ہنگام نیلام وصول ہوگیا ———

تعداد روپیہ جو اب وصول ہوا مندرجہ ذیل ——— تعداد زر باقی جو کہ اب نیلام ہوا رقم میں ———

نام گیرندہ زر ——— دستخط حاکم ———

عہدہ ——— مِتی ——— سمبت ۱۹

مطابق

تاریخ ——— ماہ ——— سنہ ۱۹ء

ضمیمہ (۱) متعلقہ ہدایات چیف مدی ۱۱ سمبت ۱۹۹۰ء دفعہ چہاردہم و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۹۰

وارنٹ مقیدی مدیونان نادہند

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
[illegible]	[illegible]	نمبر سلسل	نام مدعی	نام مدعا علیہ	دعویٰ	نام مدیون ماخوذ بعقید و ولدیت قومیت و سکونت	تعداد کل زر خوراک	کس شرح یومیہ سے خوراک داخل ہوئی	تعداد قید اور تاریخ رہائی	کیفیت

ضمیمہ (۲) متعلقہ ہدایت نمبر مادی ۱۱ اسبت ۱۹۲۲ - دفعہ چہاردہم و نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۹۰ -

رجسٹر سزایابی مدیونان نادہند متعلقہ تحصیل راج سوائی جے پور ریاست سنہ ۱۹ء

[illegible]	نمبر رجسٹر	نام محکمہ	نام مدعی	نام ماخوذ بقید ولدیت و قومیت و سکونت وغیرہ	علت	تاریخ قید	تعداد ایام ماخوذی	تاریخ رہائی	تعداد زر خوراک بحساب یومیہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱